سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

مئی 2026ء / ذوالحجۃ الحرام 1447ھ
(دعوتِ اسلامی)

- تہمت و بہتان 7
- رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا اندازِ قربانی 11
- حج سے واپسی پر! 17
- حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے 10 اوصاف 33
- بچوں کی مایوسی اور والدین کی ذمہ داری 58

نظر بد اور درد کا روحانی علاج

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 786 بار

کاغذ پر لکھ (یا لکھوا کر تعویذ) کی طرح لپیٹ کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے ریگزین یا کپڑے وغیرہ میں سی کر بازو پر باندھ یا گلے میں پہن لیجئے ان شاءَ اللہ الکریم نظر بد کا اثر ختم ہو جائے گا۔

جس کے ہاتھ پاؤں میں درد ہو اُس کے لیے بھی یہ تعویذ ان شاءَ اللہ الکریم مفید ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص 251)

گھر میں جھگڑے ہوتے ہوں تو

یَا وَدُوْدُ یَا سَلَامُ

ہر نماز کے بعد 100 بار روزانہ پڑھئے۔

اِن شآءَ اللہُ الکریم گھر میں محبت بھری فضا قائم ہو گی۔

(اوّل آخر ایک بار دُرود پاک پڑھنا ہے، تا حصولِ مراد وظیفہ جاری رکھنا ہے)

امیر اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری

24 رمضانِ کریم 1446ھ۔ 25-3-25

جب کوئی چیز غمگین کرتی تو

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دعا پڑھتے:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

(یعنی اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں) (ترمذی، 5/311، حدیث: 3535)

رنج و غم دور ہونے کے لیے فجر کے سنت و فرض کے درمیان 40 مرتبہ پڑھنا مفید ہے اور مقروض روزانہ کسی بھی وقت دن میں 100 بار پڑھے تو قرض سے چھٹکارا پائے گا، اِن شآءَ اللہُ الکریم۔

امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری

28 رمضانِ کریم 1446ھ 25-3-29

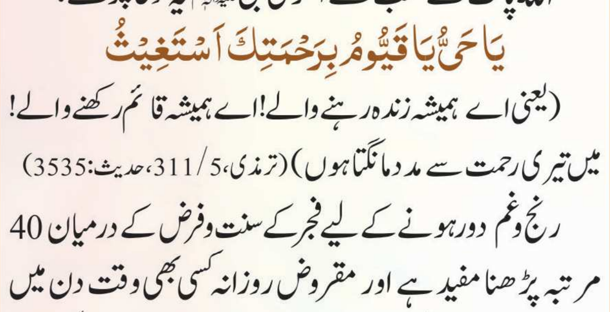

مُراد پوری ہو

یَا رَحْمٰنُ 11 بار

(اوّل آخر ایک بار درود شریف)

فرض یا نفل روزہ کھولتے وقت سورج غروب ہونے سے معمولی وقت پہلے پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پڑھ لیجیے اور وقت ہونے پر افطار کر لیجیے ان شاءَ اللہ الکریم دل کی مُراد پوری ہو گی۔

امیر اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری

8 رمضانِ کریم 1446ھ 25-3-9

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

رنگین شمارہ

(دعوتِ اسلامی)

مئی 2026ء / ذوالحجۃ الحرام 1447ھ

جلد: 10 شمارہ: 05

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

آراء و تجاویز کے لیے

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923103330935

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

- قیمت رنگین شمارہ: 220 روپے سادہ شمارہ: 110 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات رنگین شمارہ: 3700 روپے سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرآن وحدیث	1	تقویٰ میں تعاون	مولانا ابو النّور راشد علی عطّاری مدنی	4
	2	تہمت و بہتان	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	7
فیضانِ سیرت	3	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ قربانی	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	11
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	4	قربانی کے جانوروں کو چادر پہنانا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	13
دارالافتاء اہلِ سنّت	5	غیر مسلم سے قربانی کا جانور خریدنے کا حکم مع دیگر سوالات	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	15
مختلف مضامین	6	حج سے واپسی پر!	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	17
	7	طبقاتِ معاشرہ کی تربیت اور اسلام	مولانا فرمان علی عطّاری مدنی	20
	8	بزرگانِ دین کے مبارک فرامین	مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی	22
	9	اسلام یتیموں کا رکھوالا (قسط:01)	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	23
	10	افضل عمل	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	25
	11	خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ کا اجر و ثواب (قسط:01)	مولانا شہزاد یونس عطّاری مدنی	27
تاجروں کے لیے	12	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	29
بزرگانِ دین کی سیرت	13	حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	31
	14	حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے 10 اوصاف	مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی	33
	15	حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہما	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	35
	16	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	36
متفرق	17	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں: ککڑی	مولانا ابو محمد عطّاری مدنی	38
	18	چند قدیم مدارس و جامعات (قسط:01)	مولانا احمد رضا شامی عطّاری مدنی	40
	19	فقہی مسائل اور رسائلِ امیرِ اہلسنّت (قسط:02)	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	42
	20	ذہنی آزمائش (سیزن:17)	مولانا عبد الحبیب عطّاری	44
قارئین کے صفحات	21	نئے لکھاری	مبشر عبد الرزاق/محمد فیضان علی/سید محمد ارسلان	47
	22	آپ کے تأثرات		51
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	23	جس نے دھوکا دیا!	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	52
	24	ہڈیوں پر دستِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	مولانا سیّد عمران اختر عطّاری مدنی	53
	25	قطرہ قطرہ موتی	مولانا حیدر علی مدنی	55
	26	بچوں کی مایوسی اور والدین کی ذمہ داری	مولانا حافظ حفیظ الرّحمٰن عطّاری مدنی	58
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	27	پڑوسیوں سے حسنِ سلوک	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	28	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	29	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤ الدین عطّاری مدنی	63

قراٰنی تعلیمات

تقویٰ میں تعاون

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مَدَنی*

قراٰن کریم نے ”البرّ“ اور ”التقویٰ“ میں باہمی تعاون کی تعلیم دی ہے، ”البر“ یعنی بھلائی کا قراٰنی مفہوم گذشتہ شمارے میں بیان ہوا، آیئے !اب تقویٰ کے بارے میں قراٰنی بیان ملاحظہ کریں:

تقویٰ کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ لفظ ”تقویٰ“ عربی زبان کے مادہ ”وقی“ سے ہے جس کے معنیٰ بچاؤ اور حفاظت کے ہیں۔ اصطلاح میں تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ ”اللہ کریم نے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا ہے اُن کو کر کے اور جن سے منع فرمایا ہے اُن کو نہ کر کے اپنے آپ کو اس کے عذاب سے بچایا جائے۔“(1)

قراٰن کریم میں تقویٰ اور اس کے مشتقات تقریباً 200 سے زائد مقامات پر آئے ہیں، یہ اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو تقویٰ کی تعلیم دی، اور یہ تمام شریعتوں کا مشترک اصول ہے۔ چونکہ اللہ کریم نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے کہ ”تقویٰ“ میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں تو ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ تقویٰ میں کیا کیا شامل ہے؟

تقویٰ نماز روزے اور عبادات سمیت ایک مکمل طرزِ زندگی ہے جس میں ہر عمل اللہ کی رضا کے مطابق ہوتا ہے۔ قراٰن کریم کی مختلف آیات میں تقویٰ کا اطلاق متعدّد اعمال اور صفات پر ہوا، چنانچہ

1 عقائد کی درستی ”تقویٰ“ ہے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات میں ”تقویٰ“ کا اطلاق عقائد کی درستی پر ہوا ہے جسے اللہ کریم نے متقین کی صفات کے طور پر بیان فرمایا: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ(۲) الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ(۳) وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ(۴)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قراٰن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔(2)

تقویٰ کی سب سے پہلی بنیاد عقیدہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی صفات بیان کیں تو سب سے پہلے ”غیب پر ایمان“ کا ذکر فرمایا۔ غیب وہ حقائق ہیں جن کا ادراک حواسِ ظاہری سے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، ملائکہ، قیامت، جنت و جہنم، اور آخرت کے احوال۔ ان سب پر پختہ ایمان رکھنا تقویٰ کی پہلی شرط ہے۔ مزید یہ کہ آیت میں تمام آسمانی کتابوں پر ایمان کا بھی ذکر ہے یعنی توریت، زبور، انجیل اور قراٰن سبھی پر ایمان لانا ضروری ہے۔

2 عبادات، نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی ”تقویٰ“ ہے تقویٰ کا اطلاق عبادات پر بھی ہوتا ہے، سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کو مخاطب کیا: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(۲۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔(3)

سورۃ البقرۃ کی ابتداء میں ہے: ﴿الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ(۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل علوم اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔[4]

روزے کے بارے میں فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والوتم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔[5]

عبادت کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ عبادت اللہ کی بندگی کا نام ہے اور بندگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی تمام خواہشات، ارادوں اور اعمال کو اللہ کی مرضی کے تابع کرلے۔ یہی تقویٰ کا جوہر ہے۔ عبادت اسلام میں صرف نماز، روزہ اور حج تک محدود نہیں۔ عبادت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اللہ کا ذکر، قرآن کی تلاوت، دعا، توبہ، استغفار، اللہ کی نعمتوں پر شکر، بیمار کی عیادت، مسکین کی مدد، ماں باپ کی خدمت یہ سب عبادت ہیں جب یہ اللہ کی رضا کے لیے کیے جائیں تو یہ سب تقویٰ بن جاتے ہیں۔ عبادت اور تقویٰ کا یہ تعلق سمجھنے سے انسان کی پوری زندگی عبادت بن جاتی ہے۔

3 ایمان پر استقامت تقویٰ ہے ایمان لانا تقویٰ ہے، عبادات تقویٰ ہیں، اسی طرح ایمان پر قائم رہنا بھی تقویٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(۱۰۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔[6]

ایمان پر استقامت تقویٰ کا وہ پہلو ہے جو سب سے زیادہ آزمائشوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب دنیا کی چمک دمک ایمان کو للچاتی ہو، جب گناہوں کا راستہ آسان نظر آتا ہو، جب ساتھی، دوست یا معاشرہ برائی کی طرف بلا رہا ہو ان تمام حالات میں ڈٹے رہنا، ایمان پر قائم رہنا اور اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور بالآخر ایمان ہی پر دنیا سے رخصت ہونا یہی حقیقی تقویٰ ہے۔

4 اطاعتِ انبیاء تقویٰ ہے اطاعتِ انبیاء کے بغیر تقویٰ کا مفہوم ادھورا ہے کیونکہ یہ انبیائے کرام ہی ہیں جنہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے، قراٰن کریم میں کئی انبیائے کرام نے اپنی قوموں کو اپنی اطاعت اور تقویٰ کا حکم اکٹھا ذکر فرمایا، جیساکہ سورۃ الشعراء میں بہت ہی پُرتاثیر انداز ہے، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، اور حضرت شعیب علیہم السّلام پانچوں انبیاء کرام نے اپنی اپنی قوموں کو تقریباً ایک ہی الفاظ میں پکارا: ﴿اَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ﴾ بےشک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ﴾ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے بھی اپنی قوم کو ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ﴾ فرمایا۔

آج ہمارے لیے اطاعتِ رسول کا مطلب ہے کہ ہم نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتِ مبارکہ کو اپنی زندگی میں اختیار کریں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین کو دل سے مانیں، اور اپنی خواہشات کو سنت کے تابع کریں۔ جو شخص سنتِ نبوی سے منہ موڑ کر تقویٰ کا دعویٰ کرے وہ دھوکے میں ہے۔

5 انفاق فی سبیلِ اللہ اور صبر تقویٰ ہے انفاق فی سبیل اللہ اور صبر کو بھی متقین کی صفات میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ بھی تقویٰ ہیں، سورۃ البقرۃ کی آیتِ بِر میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور تقویٰ کا ایک جامع نقشہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس آیت میں متعدد اعمال کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ اور ہر حال میں صبر کرنے کو متقین کی صفات بتایا ہے: ﴿وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْاۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْاؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(۱۷۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔[7]

6 عدل و انصاف تقویٰ ہے اسلامی تعلیمات میں عدل و انصاف کی اہمیت اس قدر بنیادی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تقویٰ کے قریب ترین عمل قرار دیا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْاؕ اِعْدِلُوْا- هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے

Go To Index

ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے اور تم کو کسی قوم کی عداوت (دشمنی) اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے۔(8)

یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کہ جب قراٰن عدل کو تقویٰ کا قریب ترین عمل بتاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ظلم اور ناانصافی تقویٰ سے دور لے جانے والا عمل ہے۔ آیت کا ایک انتہائی اہم پہلو یہ ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرنا ضروری ہے۔ کسی قوم یا گروہ کی دشمنی انصاف ترک کرنے پر نہ ابھارے۔

7 حدود اللہ کی پابندی تقویٰ ہے اللہ کریم نے حلال و حرام کی جو حدود ارشاد فرمائی ہیں ان کی پابندی کرنا بھی تقویٰ ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَاؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ(۱۸۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیز گاری ملے۔(9)

اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے لیے کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں جنھیں "حدود اللہ" کہتے ہیں۔ یہ حدود دراصل اللہ کی رحمت کا اظہار ہیں جیسے ایک محبت کرنے والے والدین اپنے بچے کو نقصان دہ چیزوں سے روکتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے ایسی حدیں قائم کی ہیں جو انھیں دنیوی اور اخروی نقصان سے محفوظ رکھتی ہیں۔ شراب، زنا، سود، جوا، غیبت، چوری یہ سب اللہ کی ممنوعات ہیں جن کے قریب جانا بھی تقویٰ کے خلاف ہے۔

آیت میں غور طلب بات یہ ہے کہ فرمایا: ﴿فَلَا تَقْرَبُوْهَا﴾ ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کا ارتکاب نہ کرو بلکہ فرمایا کہ ان کے قریب تک نہ جاؤ۔ اس میں ایک اہم تربیتی پہلو ہے۔ تقویٰ صرف گناہ سے بچنے کا نام نہیں بلکہ گناہ کے راستے، گناہ کے مواقع، اور گناہ کے محرکات سے بھی بچنے کا نام ہے۔ جو شخص شراب تو نہیں پیتا لیکن شرابیوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، وہ حد کے قریب ہے۔ جو زنا تو نہیں کرتا لیکن بے حیائی کی جگہوں پر جاتا ہے، وہ حد کے قریب ہے۔ متقی وہ ہے جو حدود سے دور بھاگے، نہ کہ ان کی سرحدوں پر کھیلے۔

8 ایفائے عہد تقویٰ ہے قراٰنِ کریم نے ایفائے عہد کو تقویٰ کے ساتھ جوڑا ہے اور اسے اللہ کی محبت کا ذریعہ بتایا ہے:

﴿بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ(۷۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیز گاری کی اور بے شک پرہیز گار اللہ کو خوش آتے ہیں۔(10)

یاد رکھیے! معاشرے کی اخلاقی بنیاد وعدے اور عہد پر قائم ہے۔ جب کوئی شخص وعدہ پورا کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنی زبان کی حرمت قائم کرتا ہے، اپنی عزتِ نفس کی حفاظت کرتا ہے، اور دوسرے کا حق ادا کرتا ہے اور یہ سب تقویٰ کے مظاہر ہیں۔ اور جو وعدہ توڑتا ہے وہ نہ صرف بے ایمانی کرتا ہے بلکہ تقویٰ بھی کھو دیتا ہے۔

تقویٰ مکمل طرزِ زندگی ہے قراٰن کریم کی مذکورہ بالا آیات کا مطالعہ ہمیں یہ عظیم سبق دیتا ہے کہ تقویٰ کوئی محدود یا جزوی عمل نہیں بلکہ یہ ایک مکمل، ہمہ گیر اور جامع طرزِ زندگی ہے۔ تقویٰ عقیدے میں بھی ہے اور عمل میں بھی، عبادت میں بھی ہے اور معاملات میں بھی، اخلاق میں بھی ہے اور سماج میں بھی۔

حقیقی متقی وہ ہے جس کا عقیدہ درست ہو، جس کی نماز، روزہ اور زکوٰۃ بروقت اور مکمل طریقے سے ادا ہو، جو ہر حال میں ایمان پر ثابت قدم رہے، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مکمل اطاعت کرے، صبر و استقامت کا پیکر ہو، ہر فیصلے میں عدل و انصاف کا دامن تھامے، ہر قدم پر اللہ کی بندگی کو یاد رکھے، حدود اللہ کی پوری پابندی کرے، اور اپنے وعدے اور عہد کا وفادار ہو۔ یہ سب مل کر تقویٰ بنتے ہیں اور تقویٰ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔(11) یعنی اللہ کے ہاں عزت کا معیار نسل، رنگ، زبان، دولت یا منصب نہیں بلکہ تقویٰ ہے۔ پس اگر ہم اللہ کی نظر میں معزز ہونا چاہتے ہیں اور ہر مومن کی یہی خواہش ہونی چاہیے تو ہمیں تقویٰ کی راہ اختیار کرنی ہوگی اور تقویٰ کے تمام پہلوؤں کو اپنی زندگی میں سمیٹنا ہوگا۔

اللہ ہم سب کو تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) دلیل الفالحین، 2/24، تحت الحدیث: 236 (2) پ1، البقرۃ: 2تا4 (3) پ1، البقرۃ: 21 (4) پ1، البقرۃ: 3 (5) پ2، البقرۃ: 183 (6) پ4، اٰل عمرٰن: 102 (7) پ2، البقرۃ: 177 (8) پ6، المآئدۃ: 8 (9) پ2، البقرۃ: 187 (10) پ3، اٰل عمرٰن: 76 (11) پ26، الحجرات: 13۔

Go To Index

لو مدینے کا پھول لایا ہوں
میں حدیثِ رسول لایا ہوں

شرحِ حدیثِ رسول

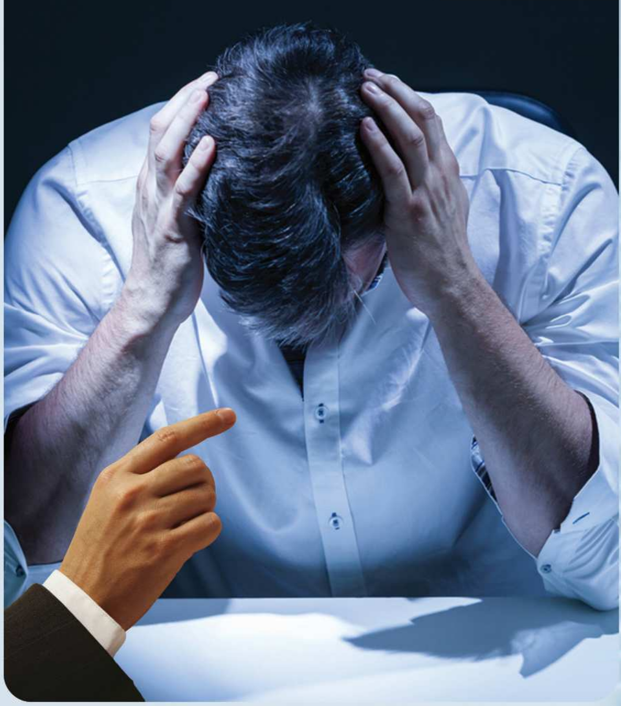

تہمت و بہتان (Slander)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

کسی مسلمان کا بُرائیوں اور گُناہوں میں مبتلا ہونا بلاشبہ بُرا ہے لیکن کسی پر گُناہوں اور بُرائیوں کا جھوٹا اِلزام لگانا اِس سے کہیں زیادہ بُرا ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں جو برائیاں ناسُور کی طرح پھیل رہی ہیں ان میں سے ایک تُہمت و بہتان یعنی جھوٹا اِلزام لگانا بھی ہے۔ مسلم شریف میں ہے: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

ترجمہ: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تم اپنے بھائی کا اِس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر بہتان باندھا۔ (1)

حدیث پاک کی وضاحت

یہ فرمان بہت وسیع ہے۔ جب سائل نے پوچھا کہ جو عیب میں بیان کر رہا ہوں اگر وہ عیب اس میں موجود ہو تو کیا تب بھی غیبت ہوگی؟ اس کے جواب میں حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کچھ تو بیان کر رہا ہے اگر وہ تیرے بھائی میں موجود ہے تبھی تو وہ غیبت ہے اور اگر وہ بات اُس میں نہ ہو جو تو نے بیان کی تب تو تُو نے اُس پر بہتان لگا دیا۔

اس فرمانِ عالی کی نفاست پر حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: سُبْحَانَ الله! کیا نفیس جواب ہے کہ غیبت سچّے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور بہتان جھوٹے عیب بیان کرنے کو۔ غیبت ہوتا ہے سچ، مگر ہے حرام، اکثر گالیاں سچّی ہوتی ہیں مگر ہیں بے حیائی و حرام، ہر سچ حلال نہیں ہوتا، خُلاصہ یہ ہے کہ غیبت ایک گُناہ ہے بہتان دو گُناہ۔ (2)

بہتان کی تعریف اور شرعی حکم

حضرت علّامہ علی القاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بہتان کی تعریف ان الفاظ میں کی: وَهُوَ كَذِبٌ عَظِيمٌ يُبْهَتُ فِيهِ مَنْ يُقَالُ فِي حَقِّهِ بہتان ایسا بڑا جھوٹ ہے جسے سن کر آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ (3)

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: کسی مسلمان کو تہمت لگانی حرامِ قطعی ہے خصوصاً معاذ اللہ اگر

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

تہمتِ زنا ہو۔[4]

تہمت کی 5 سزائیں

1 سورۃُ النسآء میں ہے: ﴿وَ مَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓــٴَـةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓــٴًـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠(۱۱۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا۔[5]

2 نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ پاک اس وقت تک رَدْغَۃُ الْخَبَال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔[6] رَدْغَۃُ الْخَبَال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنّمیوں کا خون اور پیپ جمع ہو گا۔[7]

3 جھوٹے اِلزامات لگانے والوں کا انجام جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مناظر کا بیان فرماکر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ السّلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلاوجہ اِلزامِ گُناہ لگانے والے ہیں۔[8]

4 تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے اِسْتِفْسَار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: ہم میں مفلِس (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ دِرہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہو گی، فُلاں پر تہمت لگائی ہو گی، فُلاں کا مال کھایا ہو گا، فُلاں کا خون بہایا ہو گا اور فُلاں کو مارا ہو گا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصّہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمّے آنے والے حُقُوق پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔[9]

5 کسی عورت پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانا زیادہ خطرناک ہے لیکن بعض بےباک (Brazen) لوگ یہ بھی کر گُزرتے ہیں اور اتنا نہیں سوچتے کہ اس عورت اور اس کے گھر والوں پر کیا گزرے گی! جو کسی عورت پر زنا کا اِلزام لگائے اور چار گواہوں کی مدد سے اسے ثابت نہ کر سکے تو اس کی شرعی سزا ”حدِّ قذف“ ہے یعنی سلطانِ اسلام یا قاضیِ شرع کے حکم سے اسے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔ اس کا اُخروی نقصان بھی سن لیجئے، چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَةِ یَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ یعنی کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تُہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔[10] فیضُ القدیر میں ہے: یعنی اگر بِالفرض وہ شخص سو سال تک زندہ رہ کر عبادت کرے تو بھی یہ بُہتان اس کے ان اعمال کو ضائع کر دے گا۔[11]

تہمت کی 4 حکایات

1 بزرگ پر چوری کی تہمت لگادی

مکّۂ مکرّمہ میں ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ آرام فرمارہے تھے۔ ان کے قریب ایک آدمی سویا ہوا تھا جس کے پاس سکّوں کی تھیلی تھی۔ جب وہ بیدار ہوا تو تھیلی غائب تھی۔ اس نے ان بزرگ پر چوری کی تہمت لگادی۔ انہوں نے پوچھا: تمہاری تھیلی میں کتنے سکے تھے؟ اس نے سکے بتائے تو وہ بزرگ اس آدمی کو اپنے گھر لے گئے اور سکّے اس کے حوالے کر دیئے۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ دوستوں نے بطورِ شرارت سکّے چھپا لیے تھے۔ وہ شخص اپنے دوستوں کے ساتھ ان بُزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سکّے لوٹانا چاہے تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اسے رکھ لو! یہ تمہارے لیے حلال ہیں کیونکہ ہم جس مال کو راہِ خدا میں دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے۔ جب ان لوگوں کا اِصرار بڑھا تو بُزرگ نے اپنے

بیٹے کو بلایا اور تھیلیوں میں رکھوا کر تمام سکّے تقسیم کروا دیئے۔(12)

2 گورنر پر تہمت و بہتان لگانے کا انجام حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ پر ایک شخص نے تین جھوٹے الزامات لگائے:

(۱) یہ لشکرِ اسلام کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے

(۲) مالِ غنیمت برابر تقسیم نہیں کرتے

(۳) مقدمات کا فیصلہ کرنے میں عدل سے کام نہیں لیتے۔

یہ سن کر حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! میں اس کے خلاف تین دعائیں کرتا ہوں: یااللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے، دکھانے اور سنانے کے لئے کھڑا ہوا ہے تو

(۱) اس کی عمر دراز فرمادے

(۲) اس کے فَقْر میں اِضافہ فرمادے اور

(۳) اسے فتنوں میں مبتلا فرما۔

جب کوئی اس سے اس کا حال پوچھتا تو وہ کہا کرتا تھا: میں کیا بتاؤں؟ میں وہ بوڑھا ہوں جو فتنوں میں مبتلا ہوں کیونکہ مجھ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ کی بد دعا لگ گئی ہے۔ حضرت عبد الملک بن عمیر تابعی رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے: اس دعا کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ ”ابو سعدہ“ نامی وہ شخص اس قدر بوڑھا ہو چکا تھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی دونوں بھویں اس کی دونوں آنکھوں پر لٹک پڑی تھیں، وہ دربدر بھیک مانگ کر انتہائی فقیری اور محتاجی کی زندگی بسر کرتا تھا اور اس بڑھاپے میں بھی وہ راہ چلتی ہوئی جوان لڑکیوں کو چھیڑتا اور ان کے بدن میں چٹکیاں بھرتا رہتا تھا۔(13)

اس حکایت سے لوگوں پر جھوٹے الزام لگانے کے عادی افراد کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو موقع کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسروں پر جھوٹے الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں، نہ اس کے منصب کا لحاظ رکھتے ہیں نہ رُتبے کا خیال، شاید ایسا کرنے والوں کے دل و دماغ میں ایک ہی بات سمائی ہوتی ہے کہ ”ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں“ انہیں ڈرنا چاہئے کہ ہمارے ساتھ بھی اسی طرح مُکافاتِ عمل ہو سکتا ہے جیسا اس بوڑھے کے ساتھ ہوا۔

3 تم میرے پاس تین بُرائیاں لے کر آئے ایک شخص نے کسی بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں اُن کے دوست کی کچھ منفی (Negative) باتیں بتائیں، اِس پر اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: افسوس! تم میرے پاس تین بُرائیاں لے کر آئے:

(۱) مجھے میرے اسلامی بھائی سے نفرت دلائی

(۲) اس وجہ سے میرے دل کو (تشویشوں اور وسوسوں میں) مشغول کیا اور

(۳) اپنے امین نفس پر تہمت لگائی۔ (یعنی میں تمہیں امانت دار سمجھتا تھا مگر تم تو پیٹ کے ہلکے نکلے!)(14)

4 لڑکی نے پھانسی لے لی دشمنی، حسد، راستے سے ہٹانے، بدلہ لینے، سَستی شہرت حاصل کرنے کی کیفیات میں گُم ہو کر تُہمت و بہتان تراشی کرنے والے تو اِلزام لگانے کے بعد اپنی راہ لیتے ہیں لیکن جس پر جھوٹا الزام لگا وہ بقیہ زندگی رُسوائی اور بدنامی کا سامنا کرتا رہتا ہے اور بعض اوقات یہی جھوٹا اِلزام غلط فہمی کی بنا پر بھی لگا دیا جاتا ہے۔ جالندھر میں ایک بارہویں جماعت کی طالبہ نے اسکول میں خودکشی کرلی۔ رپورٹس کے مطابق ایک استاد نے اس پر پیسوں کی چوری کا الزام لگایا تھا، جس کے بعد وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ الزام غلط تھا، لیکن اس سے پہلے ہی طالبہ نے اسکول کے ایک کمرے میں خود کو پھانسی دے دی۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔(15)

تہمت کے مقامات سے بچو

مسلمان کو ایسی جگہوں، حالات اور کاموں سے بچنا چاہیے

Go To Index

جہاں اس پر تہمت یا بدگمانی ہو سکتی ہو۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جا رہے تھے تو دو صحابی گزرے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وضاحت فرمائی کہ یہ میری زوجہ صفیہ ہیں، تاکہ کوئی غلط گمان نہ کرے: اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِی مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ، وَاِنِّی خَشِیْتُ اَنْ یَقْذِفَ فِی قُلُوْبِکُمَا شَیْئًا ترجمہ: بے شک شیطان انسان کے اندر اس طرح گردش کرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تم دونوں کے دلوں میں کوئی شے نہ ڈال دے۔(16)

تہمت و بہتان سے توبہ ضروری ہے

صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بُہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضَرور ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔(17)

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ(18)
کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی(19)

---

(1) مسلم، ص1071، حدیث:6593 (2) دیکھئے: مراٰۃ المناجیح،6/456 (3) مرقاۃ المفاتیح،8/572، تحت الحدیث:4829 (4) فتاویٰ رضویہ،24/386 (5) پ5، النسآء:112 (6) ابوداؤد،3/427، حدیث:3597 (7) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح،5/313 (8) شرح الصدور، ص183 (9) مسلم، ص1069، حدیث:6579 (10) معجم کبیر، 3/168، حدیث: 3023 (11) فیض القدیر، 2/601، تحت الحدیث: 2340 (12) احیاء العلوم،4/349 (13) بخاری،1/266، حدیث:755 (14) احیاء العلوم، 3/193 (15) The times of india 3march (16) دیکھئے: بخاری،1/668، حدیث:2023 (17) بہارِ شریعت، 3/538 (18) وسائلِ بخشش، ص332 (19) وسائلِ بخشش، ص712۔

فروری 2026ء میں امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے مرحومین کے لواحقین اور مریضوں کے نام جاری ہونے والے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فروری 2026ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّاؔر“ کے ذریعے تقریباً 2395 پیغامات جاری فرمائے جن میں 475 تعزیت کے، 1757 عیادت کے جبکہ 163 دیگر پیغامات تھے۔

ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنت نے بیماروں کی صحت یابی کے لیے دعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعائیں کیں۔

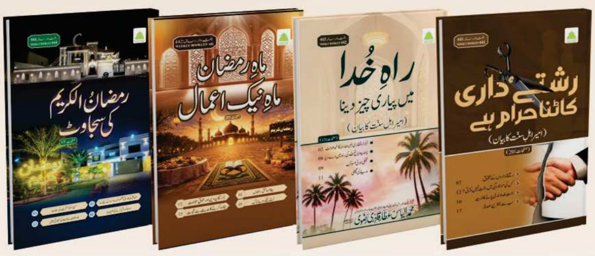

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (فروری 2026ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔

فروری 2026ء میں دیئے گئے 04 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 رشتے داری کاٹنا حرام ہے: 17لاکھ، 72ہزار 34 2 راہِ خدا میں پیاری چیز دینا: 18 لاکھ، 33 ہزار 764 3 ماہِ رمضان ماہِ نیک اعمال: 17لاکھ، 17ہزار 693 4 رمضان الکریم کی سجاوٹ: 15لاکھ، 26ہزار 76۔

Go To Index

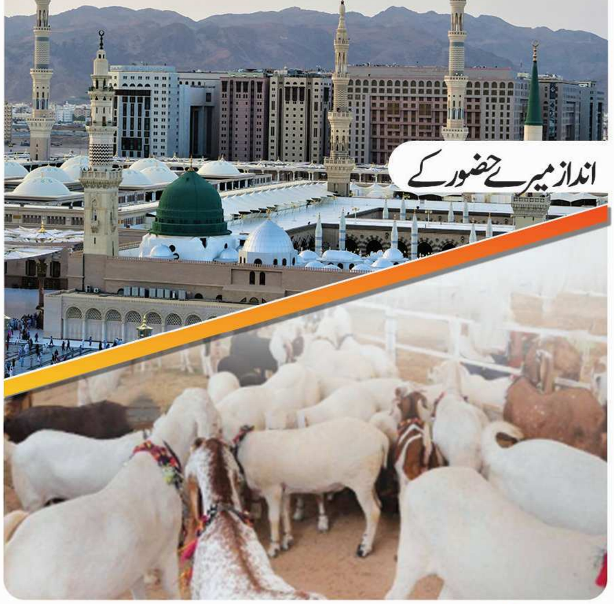

آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ قربانی

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

عمل(Action) کی تاثیر الفاظ سے کئی گُنا زیادہ ہوتی ہے، اچھی باتیں کہہ تو دی جاتی ہیں صرف اُن پر عمل کرنا باقی بچتا ہے اور جب ”کہے ہوئے“ کو ”کیا ہوا“ بنادیا جائے تو سوسائٹی میں خاموش انقلاب برپا ہوجاتا ہے۔ اِس نقطے کو ذہن میں رکھ کر سیرتِ مصطفےٰ کو نظروں کے سامنے لائیے، آپ کو احادیث میں اعمالِ مصطفےٰ کے کئی مناظر بھی پوری آب و تاب کے ساتھ نظر آئیں گے، اِنہی میں سے ایک منظر رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ قربانی بھی ہے، آئیے! اِسے ملاحظہ کیجیے:

یومِ قربانی کی اہمیت اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس مبارک دن کی اہمیت یوں بیان فرمائی: اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ یَوْمُ الْقَرِّ یعنی اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن (یعنی 10 ذوالحجہ) ہے، پھر اس کے بعد والا دن (یعنی 11 ذوالحجہ)۔[1]

قربانی کرنے کی اہمیت اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قربانی کی اہمیت یوں بیان فرمائی: 1 قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔[2] 2 جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتشِ جہنّم سے حجاب (یعنی رُوک) ہو جائے گی۔[3] 3 جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔[4]

قربانی ہے کیا؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السّلام کی سنّت ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! ان میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کیا: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔[5]

قربانی نمازِ عید کے بعد کی جائے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عیدِ قرباں کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی نہ کی ہو تو وہ اللہ کے نام پر قربانی کرے۔[6]

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنّت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔[7]

مقامِ قربانی کا انتخاب حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عیدگاہ میں ذبح و نحر فرماتے تھے۔[8]

آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عیدگاہ کے قریب قربانی کے جانور کو ذبح کرنے یا نحر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ (قربانی کا وقت شروع ہونے کی) خبر دینے کے لیے ایسا کرتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھ کر اپنی قربانیاں کرنا شروع کردیں۔[9] یاد رہے کہ قربانی شعارِ اسلام میں سے ہے، اس کا اظہار مجمعِ عام میں افضل ہے تاکہ لوگ دیکھیں اور قربانی کی سنّت کی اہمیّت کا اظہار ہو۔[10] نیز یہ بھی ضروری ہے کہ قربانی کے ساتھ صفائی کا بھی پورا پورا اہتمام کیا جائے تاکہ حقوقِ عامّہ تلف نہ ہوں۔

قربانی کیسے فرمائی؟ اِس سلسلے میں چند روایتیں ملاحظہ کیجیے:

1 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی

*ذمہ دار مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو چتکبرے سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی کہ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ و تکبیر کہی۔ حضرت انس مزید فرماتے ہیں: میں نے آپ کو ان مینڈھوں کی کروٹوں پر اپنا قدم رکھے دیکھا، آپ فرماتے تھے: بِسمِ اللہِ وَاللہُ اَکبر۔[11]

2 حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تاکہ اس کی قربانی کریں۔ آپ نے فرمایا: عائشہ! چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے کرلیا، پھر آپ نے چھری پکڑی، مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا پھر فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یعنی اللہ کے نام سے (شروع)، الٰہی! اِسے محمد و آلِ محمد اور امّتِ محمد کی طرف سے قبول فرما۔ پھر اس کی قربانی کی۔[12]

3 نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃُ الزہرا رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس موجود رہو کیونکہ جیسے ہی تمہاری قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گُناہ مُعاف کردیے جائیں گے۔[13]

قربانی کے وقت کی جانے والی دعا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذبح کے وقت جانور کو قبلہ رُخ کرکے یہ دعا پڑھی: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا، وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی میں نے خود کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان و زمین پیدا کیے دینِ ابراہیمی پر ہوں، ہر بے دینی سے الگ، مشرکوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت ربُّ العلمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ملا اور میں اطاعت گزاروں سے ہوں، الٰہی! یہ تیری توفیق سے، تیری بارگاہ میں (یہ قربانی پیش ہے)، محمد مصطفےٰ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور ان کی امّت کی طرف سے ہے۔[14]

قربانی کے جانور کی تقسیم کاری اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کے درمیان بکریاں تقسیم فرمائیں تاکہ صحابہ اپنی طرف سے بکریوں کی قربانی کرسکیں۔[15]

اللہ نے جن لوگوں کو نوازا ہے وہ جانور خرید کر غریبوں میں یوں بانٹنے لگ جائیں تو عید کی خوشی بہت تیزی سے سوسائٹی میں پھیلے گی اور شعارِ قربانی بھی زیادہ عام ہوگا۔

امّت کی طرف سے قربانی اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو جانوروں کی قربانی فرمائی، ایک کی قربانی کرکے یہ دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَاِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِهٖ یعنی اے اللہ! یہ تیری توفیق سے، تیری بارگاہ میں (یہ قربانی پیش ہے)، اے اللہ! یہ محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور اس کے گھر والوں کی طرف سے ہے۔

پھر دوسرے کی قربانی کرکے یہ دعا فرمائی: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَاِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنّٰیْ وَحْدَكَ مِنْ اُمَّتِیْ یعنی اللہ کے نام سے (شروع)، اے اللہ! تیری توفیق سے، تیری بارگاہ میں (یہ قربانی پیش ہے)، اے اللہ! یہ میری امّت میں سے ان لوگوں کی طرف سے ہے جو تجھے ایک مانتے ہیں۔[16]

قربانی کرنے کی وصیت مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ شیرِ خدا حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ قربانی میں دو جانور ذبح فرماتے، جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْهُ یعنی مجھے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وصیت فرمائی کہ میں آپ کی طرف سے بھی قربانی کیا کروں اس لیے میں آپ حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔[17]

اللہ کریم ہمیں بھی قربانی کے یہ انداز اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابوداؤد، 2/211، حدیث: 1765 (2) ترمذی، 3/162، حدیث: 1498 (3) معجم کبیر، 3/84، حدیث: 2736 (4) اِبن ماجہ، 3/529، حدیث: 3123 (5) ابن ماجہ، 3/531، حدیث: 3127 (6) بخاری، 1/338، حدیث: 985 (7) بخاری، 3/571، حدیث: 5545 (8) بخاری، 1/338، حدیث: 982 (9) دیکھیے: ضیاء الساری، 9/343 (10) فیوض الباری، 4/96 (11) مسلم، ص837، حدیث: 5088 (12) مسلم، ص837، حدیث: 5091 (13) سنن کبریٰ للبیہقی، 9/476، حدیث: 19161 (14) ابوداؤد، 3/126، حدیث: 2795 (15) دیکھیے: مسلم، ص837، حدیث: 5086، 5085 (16) حلیۃ الاولیاء، 8/190، حدیث: 11848 (17) ابوداؤد، 3/124، حدیث: 2790۔

Go To Index

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 نماز میں وسوسے آتے ہوں تو کیا کریں؟

سوال: نماز میں وسوسے آتے ہوں تو کیا کیا جائے؟

جواب: نماز شروع کرنے سے پہلے اُلٹے کندھے کی طرف تین مرتبہ اس طرح تُھتکاریں کہ نہ تھوک اُڑے، نہ آواز بُلند ہو، پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ لیں نیز نماز میں جہاں دیکھنا مستحب ہے وہاں نظر رکھیں مثلاً قیام میں سجدے کی جگہ پر، رکوع میں پشتِ قدم یعنی پاؤں کے اوپری حصے پر، سجدے میں ناک کی طرف، التحیات میں گود میں، اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم وسوسوں سے نجات حاصل ہوگی۔

(مدنی مذاکرہ، 11 ربیع الاول شریف 1442ھ)

2 حضرات ابراہیم و اسماعیل علیہما السّلام کے القابات

سوال: حضرت اِبراہیم علیہ السّلام اور حضرت اِسماعیل علیہ السّلام کے القابات بتادیجئے۔

جواب: حضرت اِبراہیم علیہ السّلام کا لقب خَلِیْلُ اللّٰہ اور حضرت اِسماعیل علیہ السّلام کا لقب ذَبِیْحُ اللّٰہ ہے۔ حضرت اِبراہیم علیہ السّلام کا ایک لقب اَبُوالانبیاء اور مہمان نواز ہونے کی وجہ سے اَبُو الضِّیفَان بھی ہے مگر خَلِیْلُ اللّٰہ لقب زیادہ مشہور ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 16 رمضان المبارک 1441ھ)

3 قربانی کرنے والے کی نیکیاں

سُوال: قربانی کرنے والے کو کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

جواب: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (دیکھئے: ترمذی، 3/162، حدیث: 1498- مدنی مذاکرہ، یکم ذوالحجۃ الحرام 1441ھ)

4 قربانی کے جانوروں کو چادر پہنانا کیسا؟

سوال: کیا قربانی کے جانوروں کو چادر پہنانے سے ثواب ملے گا؟

جواب: جی ہاں! قربانی کے جانور کو تعظیم کی نیت سے خوبصورت چادر پہنانے سے ثواب ملے گا۔ اگر بغیر کسی نیت کے چادر پہنائی یا وہ جانور قربانی کا نہ ہو تب بھی جائز ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ)

5 وہیل چیئر مسجد میں لانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ Wheel chair (معذوروں کی کرسی) مسجد میں لے کر آتے ہیں اور وہی Wheel chair باہر بھی گھوم رہی ہوتی ہے۔ اس بارے میں کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جب یقینی معلومات ہو کہ یہ ناپاک پانی سے گزری ہے اور پاک نہیں کی گئی تب تو مسجد میں نہ لائی جائے۔ اگر اس

میں کوئی مَیل کچیل نظر آرہا ہے جس سے مسجد کا فرش آلودہ ہو سکتا ہو تو بھی نہ لائیں۔ اگر خشک ہو تو اُس کا دار و مدار عُرف پر ہے، جیسے لوگ حرمین شریفین میں Wheel chair لے جاتے ہیں، کیونکہ وہاں کا عُرف ہے۔ جب یہ پاک ہو تو اسے دھونے کا حکم نہیں دے سکتے کہ معذور آدمی Wheel chair کیسے دھوئے گا! ناپاک پہیے تو مسجدِ نبوی شریف کے فَرش پر گھمانے کی اِجازت نہیں ملے گی۔ ہاں! اگر ناپاک نہیں ہیں اور ناپاک ہونے کا پتا بھی نہیں ہے تو پاک ہے۔ سُوال کرنے والے نے ہو سکتا ہے حرمین شریفین کا منظر دیکھا ہو اور اُسی کے بارے میں پوچھا ہو، کیونکہ ہمارے یہاں Wheel chair پر غالباً کسی کو مسجد نہیں لے جاتے، میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

(دیکھئے: مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول شریف 1442ھ)

6 مُعافی مانگنے کا اَنداز کیسا ہونا چاہیے؟

سُوال: مُعافی مانگنے کا اَنداز کیسا ہونا چاہیے؟ اگر کسی نے دِل سے اپنے حقوق مُعاف نہ کیے ہوں تو کیا پھر بھی ہماری مُعافی ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی کی مخصوص مُعاملے میں حق تلفی کی گئی اور اس سے مُعافی مانگی گئی اور اس نے مُعاف کر دیا تو مُعافی ہو جائے گی، اب اس کا دِل چیر کر دیکھنے کی ضَرورت نہیں۔ ہم خواہ مخواہ یہ وَسوسہ کیوں پالیں کہ اس نے دِل سے مُعاف نہیں کیا، ہاں مُعافی اِس اَنداز سے مانگی جائے جیسا مُعافی مانگنے کا حق ہے۔ یہ نہیں کہ اس کو مزید تکلیف دے کر مُعافی کا مُطالبہ کیا جائے مثلاً مُعاف کرتے ہو یا نہیں؟ اب کیا تمہارے پیر پکڑوں؟ وغیرہ۔ جس نے سب کے سامنے کسی کو بے عزت کیا تھا تو اسے چاہیے کہ سب کے سامنے مُعافی مانگے، یہ نہیں کہ کان میں ہلکے سے Sorry بول دیا۔ جس سے مُعافی مانگی جا رہی ہے اس کو بھی محسوس ہو کہ مجھ سے واقعی مُعافی مانگی گئی ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1440ھ)

7 قُربِ اِلٰہی کا بہترین ذَریعہ

سوال: اللہ پاک کا قُرب حاصل کرنے کے لیے کونسا وَظیفہ زیادہ پڑھنا چاہئے؟

جواب: پانچ وقت کی نماز پڑھنی چاہئے، قُربِ اِلٰہی حاصل کرنے کا اِس سے بہتر کوئی اور ذَریعہ نہیں ہے۔ فرض، واجب اور سنَّت نمازیں پڑھئے پھر نوافل پڑھ کر اللہ پاک کا قُرب (یعنی نزدیکی) حاصل کیجئے۔ اگر کوئی شخص فرض نمازیں نہ پڑھے مگر نوافل پڑھے تو وہ نوافل قُرب کا ذَریعہ کیسے بنیں گے! حدیثِ پاک میں بھی اِس طرح کا اِرشاد موجود ہے کہ بندہ فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل پڑھتا رہتا ہے تو پھر اسے اللہ پاک کا قُرب حاصل ہو جاتا ہے۔[1] لہٰذا فرض نماز ہی نہیں بلکہ فرائض عبادات کے ذَریعے قُرب حاصل کرنا یعنی جس پر روزہ فرض ہے وہ روزہ رکھتا ہو اور جس پر زکوٰۃ فرض ہے تو وہ زکوٰۃ کی اَدائیگی بھی کرتا ہو وغیرہ۔ (مدنی مذاکرہ، پہلی ربیع الاول 1442ھ)

8 چشمے کی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: بعض علاقوں میں کہا جاتا ہے کہ چشمے کی مچھلی کھانا جائز نہیں تو کیا چشمے کی مچھلی حلال ہے؟

جواب: جو پانی قدرتی طور پر زمین اور پہاڑوں سے اُبلتا ہے اسے چشمہ یا پانی کا سوتا کہا جاتا ہے اور گجراتی زبان میں اسے "جھرڑاں" کہتے ہیں۔ بہر حال چشمے کی مچھلی حلال ہے، اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو چشمے کی مچھلی کو حرام کہتے ہیں وہ غَلَط فہمی اور معلومات کی کمی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 24 ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

---

(1) حدیثِ قُدسی میں ہے: جس نے میرے کسی وَلی سے عداوت کی اس سے میرا اعلانِ جنگ ہے، بندہ کسی شے سے اس قدر قُرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے کرتا ہے اور نوافل کے ذَریعے سے ہمیشہ قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس بندے کو اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنالیتا ہوں اور جب میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ جب وہ مجھ سے کسی چیز کا سُوال کرتا ہے تو میں اُسے عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (دیکھئے: بخاری، 4/248، حدیث: 6502)

Go To Index

دارُالافتاء اہلسنت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چھ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔

1 غیر مسلم سے قربانی کا جانور خریدنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عیسائی بیوپاری سے قربانی کا جانور خریدنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خرید و فروخت درست واقع ہونے کے لیے عاقدین کا مسلمان ہونا شرط نہیں، کافر سے بھی خرید و فروخت کرنا شرعاً جائز ہے، لہٰذا عیسائی بیوپاری سے قربانی کا جانور خریدنا شرعاً جائز ہے، جبکہ وہ جانور قربانی کے لائق ہو اور اس میں قربانی درست ہونے کی تمام تر شرائط پائی جاتی ہوں۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5/135- فتاویٰ رضویہ، 14/421)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا میت کی قربانی کا گوشت خود کھانا جائز ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ میت کی طرف سے کی گئی قربانی کے گوشت میں سے خود نہیں کھا سکتے۔ شرعی طور پر اس بات کی کیا حقیقت ہے، کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کی طرف سے کی جانے والی قربانی عام طور پر میت کے ایصالِ ثواب کے لیے ہوتی ہے، اس میں سے قربانی والے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ خود بھی کھا سکتا ہے، دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے، فقراء و اغنیاء میں تقسیم بھی کر سکتا ہے۔ اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، 4/168- بہار شریعت، 3/345)

البتہ اگر میت کی وصیت کے مطابق قربانی کی جائے تو اب فقراء پر ہی اس کو صدقہ کرنا لازم ہے، اس میں سے نہ خود کھا سکتے ہیں، نہ کسی غنی کو کھلا سکتے ہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول، 2/444- بہار شریعت، 3/345)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 پیدائشی چھوٹی دم والے بکرے کی قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے قربانی کے لیے ایک بکرا خریدنا ہے۔ زید کو ایک خوبصورت بکرا پسند آیا ہے۔ وہ عیوب جن سے قربانی نہیں ہوتی، بکرے کے اندر موجود نہیں ہیں، لیکن اس بکرے کی دم پیدائشی اعتبار سے چھوٹی ہے۔ اس بات کی سو فیصد تحقیق ہے کہ بکرے کی دم کٹنے کی وجہ سے چھوٹی نہیں ہے، بلکہ پیدائشی طور پر ہی چھوٹی ہے۔ کیا ایسے بکرے کی قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت کے مطابق جس بکرے کی دم پیدائشی اعتبار سے چھوٹی ہے، تو ایسے بکرے کی قربانی جائز ہے۔

*محققِ اہلِ سنّت، دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

اس مسئلہ کی قریب ترین نظائر یہ ہیں کہ فقہائے کرام نے ایسی بکری جس کے پیدائشی کان چھوٹے ہوں اور اسی طرح بھیڑ یا دنبہ جس کی چکی پیدائشی اعتبار سے چھوٹی ہو، اس کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ فقہائے کرام نے یہ بیان فرمائی کہ عضو جب موجود ہو، خارجی اعتبار سے اس میں کوئی نقص یا عیب پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ خلقت یعنی پیدائشی اعتبار سے اس کے سائز میں کمی بیشی ہوئی ہے، تو اس عضو کے چھوٹے، بڑے، موٹے، پتلے، زیادہ یا کم گوشت والا ہونے سے قربانی میں کوئی فرق اور رکاوٹ نہیں ہوگی اور ایسے جانور کی قربانی ہوجائے گی، جبکہ دیگر کوئی شرعی خرابی نہ پائی جائے، لہٰذا سوال میں پوچھے گئے بکرے کی پیدائشی دم چھوٹی ہو، تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(جوہرہ نیرہ، 2/245- فتاوی ہندیہ، 5/279- فتاوی امجدیہ، 2/303)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 ایامِ قربانی کے بعد فوت شدہ قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ صاحبِ نصاب اور مقیم شخص نے قربانی نہیں کی جبکہ اس نے قربانی کے لیے کوئی جانور بھی نہیں خریدا تھا۔ اب ایام قربانی گزر جانے کے بعد اس کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا وہ صاحبِ نصاب جانور خرید کر صدقہ کردے یا اسے ذبح کرکے اس گوشت کو صدقہ کردے؟ کس طرح سے وہ بریُ الذمہ ہوگا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس صاحبِ نصاب شخص پر اوسطاً ایسی بکری کہ جس میں قربانی کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں اسے زندہ صدقہ کرنا یا پھر اس کی قیمت صدقہ کرنا، واجب ہے۔ نیز بلا وجہ شرعی قربانی نہ کرنے کے گناہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

البتہ قربانی کی قضا میں اب جانور کو ذبح نہیں کیا جاسکتا۔ (بدائع الصنائع، 6/280- درمختار مع ردالمحتار، 9/531 تا 533 ملتقطاً وملخصاً- فتاوی رضویہ، 20/361- بہار شریعت، 1/338، 339- فتاوی فقیہ ملت، 2/248)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 نمازِ عید کے بعد خطبے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازِ عید ہوجانے کے بعد خطبے سے پہلے قربانی کرنے سے کیا قربانی ادا ہوجائے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شہر میں قربانی درست ہونے کے لیے شرط ہے کہ نمازِ عید پڑھی جاچکی ہو کہ اصل نمازِ عید ہوجانے کا اعتبار ہے، لہٰذا نماز ہوجانے کے بعد خطبے سے پہلے ہی اگر کسی شخص نے قربانی کردی، تو اس صورت میں اُس کی قربانی تو ادا ہوجائے گی لیکن وہ شخص اساءت کا مرتکب ہوگا۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5/37- الدر المختار مع رد المحتار، 9/527، 528- حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، 11/14- بہار شریعت، 3/337 ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

6 واجب قربانی کے گوشت سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے واجب قربانی کی اور اس میں سے جو گوشت اسے حاصل ہوا اسے زکوٰۃ کے طور پر شرعی فقیر کو دے دیا تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟ کیونکہ 1200 روپے فی کلو گوشت ہے تو اگر دس کلو گوشت شرعی فقیر کو دے دے تو کیا یہ 12 ہزار روپے کا گوشت زکوٰۃ میں دیا جاسکتا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں قربانی کا گوشت کسی شرعی فقیر کو زکوٰۃ کے طور پر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ عید یا صدقہ واجبہ کی قربانی تو پہلے سے ایک واجب فریضہ ہے اس کا گوشت تو وہ ملکیت ہے جو اللہ کی راہ میں صرف ہوچکا۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ اس نے قربانی کرنے والے کو اسے کھانے اور استعمال کرنے کا حق دیا ہے۔ لیکن یہی گوشت کسی اور صدقہ واجبہ کی ادائیگی کے لیے استعمال نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی ہندیہ، 5/308)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

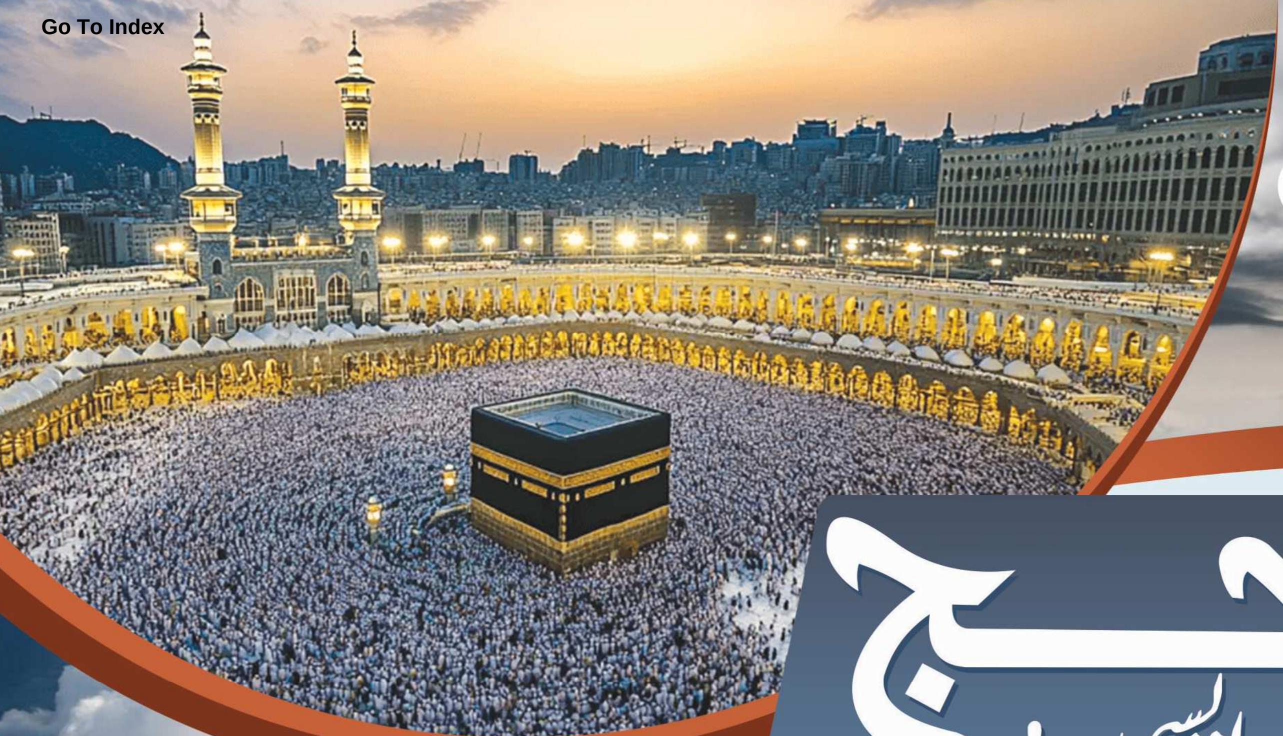

حج سے واپسی پر!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

حج، ارکانِ اسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عبادت ہے، ہر سال لاکھوں مسلمان ایک جیسے لباس میں رنگ و نسل کا فرق مٹا کر سرزمینِ حَرَم پر اِتّفاق واِتّحاد کی عظیم مثال قائم کرتے ہیں۔ دورانِ حج ان حاجیوں پر ایسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں کہ ان فضائل کو سن کر ہر ایک کے دل میں اس مُقدّس مقام کی زِیارت کا ارمان مچلنے لگتا ہے۔

حاجی کو چاہیے کہ وہ دورانِ حج اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے خوب دُعائیں کرے، بِالخصوص یہ دعا لازمی کرے کہ یا اللہ پاک اس حج کو میرے لیے حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج بنادے۔ حجِ مبرور کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے۔

نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حجِ مقبول کا ثواب جنّت سے کم نہیں۔ عرض کی گئی: مقبول سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔(1)

مزید فرمایا: حجِ مقبول کی جزا جنّت ہی ہے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حجِ مقبول کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ایسا حج جس میں (بھوکے کو) کھانا کِھلانا اور سَلام کو عام کرنا ہو۔(2)

مقبول حج کا مفہوم وسیع ہے حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولیّتِ حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مبتلا تھا، انہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکْر و فِکْر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔(3)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(4)

حضرت حسن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ ہے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا حجِ مقبول وہ ہے جو حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سَوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔[5]

حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جو حَلال کمائی اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے، اِخلاص کے ساتھ ہو اور مرتے دم تک کوئی ایسی حَرکت نہ ہو، جس سے حج باطِل ہو جائے یعنی مقبول کا بدلہ صرف دُنیاوی غذا اور گُناہوں کی معافی یا دوزخ سے نَجات یا عذاب میں کمی کی صورت میں نہ ہو گا بلکہ جنّت ضَرور ملے گی۔[6]

حاجی دورانِ حج نمازِ باجماعت کی پابندی، تلاوتِ قراٰن، ذکر و اَذکار، درود و سلام، صدقہ و خیرات، تقویٰ و پرہیز گاری جیسی کئی نیکیاں کرتا ہے اور اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق بھی ملتی ہے۔حج کے بعد وطن واپسی پر بھی یہی کیفیت اور ذوقِ عبادت باقی رہنا چاہیے کہ حجِ مقبول کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ”جس کے بعد حاجی مرتے دم تک گُناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔“

شیطان کسی حاجی صاحب کو اس خوش فہمی میں مبتلا کر سکتا ہے کہ حج کی برکت سے بخشش تو ہو گئی لہٰذا اب حسبِ معمول حرام و حلال کی تمیز کیے بغیر زندگی بسر کرو۔ اگر کسی کی ایسی سوچ ہے تو اسے فوراً اپنی اصلاح کرنی چاہیے اور اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے۔

حج کے بعد عبادت کا شوق کیسے باقی رکھا جائے؟

حج کے بعد عبادت کا ذوق برقرار رکھنے کے لیے چند مدنی پھول ملاحظہ کیجیے:

پہلا طریقہ (اطاعت کا ذہن بنائے)

دورانِ حج جس طرح اللہ پاک کے ہر حکم کی شوق سے بجا آوری کی اسی طرح حج کے بعد یہ ذوق باقی رکھنے کے لیے حاجی کو چاہیے ہر حکمِ الٰہی کی اطاعت کا ذہن بنائے اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کی پابندی، نماز اور دیگر عبادات کی ادائیگی میں اللہ پاک کی اطاعت کو پیشِ نظر رکھے، جب یہ ذہن بن جائے گا کہ مجھے اللہ پاک کی اطاعت کرنی ہے تو چاہے حج ہو یا نماز، زکوٰۃ ہو یا کوئی اور امرِ الٰہی ہم ہر حال اور وقت میں اللہ کی اطاعت کریں گے۔

دوسرا طریقہ (فضائل والی احادیث پر پختہ یقین رکھے)

حج سے واپسی کے بعد عبادت کے شوق کو برقرار رکھنے کے لیے حج کی فضیلت پر مشتمل احادیثِ مبارکہ پر پختہ یقین رکھے، بالخصوص یہ دو فرامینِ مصطفےٰ کو ہمیشہ ذہن میں رکھے 1 حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گُناہوں سے ایسا نکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔[7] 2 حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔[8]

جب یہ یقین ہو گا کہ حج کی برکت سے میرے گُناہ مُعاف ہو گئے ہیں اور نامۂ اعمال سے گُناہوں کی سیاہی دُھل چکی ہے تو اب عبادت کی طرف اُس کا شوق اور میلان بڑھ جائے گا اور اس کا دل گُناہوں سے نفرت کرنے لگے گا۔

تیسرا طریقہ (اچھی صحبت اختیار کرے)

حج سے واپسی کے بعد عبادت کا ذوق برقرار رکھنے کے لیے اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بھی مفید ثابت ہو گا کیونکہ حج کے اَیّام حاجی ایسے لوگوں کے درمیان گُزارتا ہے جو ہر وقت عبادت و تلاوت میں مصروف رہتے ہیں، مقدّس مقامات پر دعا، نوافل اور ذکر و دُرود میں مصروف رہتے ہیں تو انہیں دیکھ کر عبادت کا شوق پیدا ہوا اور نیکیاں کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حج سے واپسی پر اگر ایسے ہی اچھے لوگوں کی صحبت میسر آجائے تو عبادت کا شوق برقرار رہے گا۔ حدیث شریف میں اچھے دوست کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ اچّھا ہم نشین وہ ہے کہ اس

کے دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں اضافہ ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔[9]

لہٰذا بِالخصوص حاجی اور بِالعموم ہم سبھی کو اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کے لیے ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جن کی باتیں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ میں اضافے کا باعث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے رہیں۔

اَلحمدُللہ موجودہ دَور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی ہمارے لیے ایک عظیم نعمت ہے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد سیدھی راہ پر آ گئے۔

دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح اور نوجوانوں کی علمی، عملی و اَخلاقی تربیَت کے لیے جو اِقدامات کیے ہیں اُن سے لوگوں کی ایک تعداد واقف ہے۔ آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ رہیے اور عمل کا جذبہ بڑھائیے۔

چوتھا طریقہ (روزانہ نیک اعمال کا ہدف بنائیے)

عبادت کا ذوق برقرار رکھنے کے لیے روزانہ نیک اعمال کا ایک ہدف بنائیں کہ مجھے دن بھر میں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کے ساتھ اتنی نفل عبادت بھی کرنی ہے، پھر اس پر عمل کے لیے کوشش بھی کریں کہ اس طرح کرنے سے بھی نیک اعمال کی طرف رغبت باقی رہے گی۔

ہمارے بُزرگانِ دین بھی نیک اعمال کا ایک ہدف بنا لیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل کر لینے کے بعد بھی خود کو عبادت و ریاضت میں ہی مشغول رکھتے تھے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بھی اسلاف کی پیروی کرنے والی ایک عظیم شخصیت ہیں، آپ نے لوگوں کو اسلاف کی پیروی کا ذہن دیتے ہوئے **"نیک اعمال"** کا ایک عظیم نسخہ دیا ہے جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لے کر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی روزانہ نیک اعمال کا رسالہ پُر کیجیے اور اس پر عمل کی کوشش بھی کیجیے ان شآءَ اللہ نیکیوں میں رغبت پیدا ہو گی۔

پانچواں طریقہ (حج سے پہلے والی کیفیت اپنائے)

حاجی کو چاہیے کہ حج سے واپسی پر وہی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے جو جانے سے پہلے تھی۔ سفرِ حج سے پہلے حاجی کے دل میں ایک انقلاب پیدا ہوتا ہے، اس کا دل محبتِ الٰہی سے سرشار ہو کر نیک اعمال کا حریص اور گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے، اس کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ فضول گوئی، بے حیائی، بددیانتی جھوٹ، غیبت اور جھگڑے فساد سے بچتا ہے، حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد بھی ادا کرتا ہے، عزیز و اقارب سے ان کی حق تلفیوں کی مُعافی مانگتا ہے تاکہ دربارِ خداوندی میں حقوق العباد کا بوجھ ساتھ نہ جائے۔ حج سے واپس آنے کے بعد بھی حاجی کو چاہیے کہ اپنے اندر وہی کیفیت اور نیکیوں کی حرص پیدا کرے کیونکہ یہی حرص انسان کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور جنّت کے اعلیٰ درجات میں پہنچانے کا وسیلہ بنتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں اخلاص و استِقامت کے ساتھ عبادت و تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معجم اوسط،6/173، حدیث: 8405 (2) کنز العمال، الجزء5، 3/7، حدیث: 11830 (3) احیاء العلوم،1/354 (4) فتاویٰ رضویہ،24/467 (5) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح،5/441 (6) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح،4/96 (7) کنز العمال، الجزء5، 3/7، حدیث: 11837 (8) معجم اوسط،3/416، رقم: 4997 (9) جامع صغیر، ص247، حدیث: 4063۔

طبقاتِ معاشرہ کی تربیت اور اسلام

مولانا فرمان علی عطّاری مَدَنی*

دینِ اسلام نے تربیَت کا ایک ایسا جامع نظام دیا ہے جو ہر عمر، ہر حیثیت اور ہر کردار کے انسان کو مقصدِ حیات، اخلاق و کردار، اور اللہ سے تعلّق کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

1 بچّوں کی تربیَت اسلامی تعلیمات میں بچوں کی تربیت کو نہایت اہم مقام حاصل ہے، کیونکہ نونہال ہی مستقبل کے معمار اور اُمت کے امین ہوتے ہیں۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچوں کی تربیت میں نہایت حکمت، نرمی اور ان کی فطرت و ذہنی سطح کے مطابق انداز اختِیار فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ عملی مثال پیش فرمائی۔ بچوں کی تربیت کے حوالے سے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انداز یہ تھا کہ آپ ان کی سمجھ کے مطابق ان کی تربیت فرماتے اور سکھاتے تھے۔ ایک مرتبہ (بچپن میں) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں رکھ لی توآپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فوراً فرمایا: ”کخ کخ“یعنی اس کو پھینک دیں۔[1]

امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حالانکہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فصاحت اس بات سے عاجز نہ تھی کہ آپ یوں فرماتے ”یہ کھجور پھینک دو، یہ حرام ہے“لیکن آپ جانتے تھے کہ بچہ یہ کلام سمجھ نہ سکے گا لہٰذا فصاحت کو چھوڑ کر بچّے کی سمجھ کے مطابق کلام فرمایا۔[2]

2 خواتین کی تربیت اسلام میں خواتین کی تعلیم و تربیت کو وہی اہمیّت دی گئی ہے جو مردوں کو حاصل ہے۔ دینِ اسلام نے عورت کو معاشرے کا ایک فعّال اور باعزّت رُکن قرار دیا ہے، اور اس کی فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت کو اُمّت کی اصلاح کا لازمی جزو بنایا ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواتین کی دینی تعلیم و تربیَت کے لیے ایسا منظم اور رَحمت بھرا نظام قائم فرمایا جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام عورت کی ترقّی، علم وفہم، اور کردار سازی کا علمبردار ہے۔

دورِ نبوی میں خواتین کی دینی واخلاقی تعلیم و تربیَت کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جس طرح صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی تعلیم وتربیت فرمائی، اسی طرح صحابیات رضی اللہُ عنہن کی روحانی، اخلاقی اور علمی تربیَت کا بھی خصوصی خیال رکھا۔ آپ نے خواتین کو دین سیکھنے اور سکھانے کے مواقع فراہم کیے اور ان کی فکری و عملی رہنمائی فرمائی تاکہ وہ بھی دینِ اسلام کی فہم و بصیرت سے بہرہ مند ہوسکیں۔ ایک عورت نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: مرد حضرات توآپ کی بارگاہ میں حاضری دے کرآپ کے ارشادات سن لیتے ہیں، ہمیں بھی ایک دن عطافرمادیں جس میں آپ ہمیں وہ کچھ سکھائیں جو اللہ پاک نے آپ کو سکھایا ہے۔ ارشاد فرمایا: تم فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہوجایاکرو! چنانچہ وہ عورتیں جمع ہوگئیں۔ رسولُ اللہ نے انہیں اللہ کے سکھائے ہوئے (احکامات) میں سے کچھ سکھایا۔[3]

اسی طرح ایک موقع پر آپ نے تعلیمِ نسواں کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہووہ اسے اچھے آداب سکھائے، اچھی تعلیم دلائے اور جو نعمتیں اللہ پاک نے اسے دی ہیں ان میں سے خوب خرچ کرے تو یہ بیٹی اس کے لیے جہنّم سے رُکاوٹ بن جائے گی۔[4]

3 جوانوں کی تربیَت اسلام نے نوجوانوں کی تربیَت کو نہایت اَہم اور بنیادی حیثیت دی ہے، کیونکہ نوجوانی وہ دور ہے جب انسان کی صلاحیتیں، ارادے اور توانائیاں اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔ اگر اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اس طاقت کا استِعمال کیا جائے تو نوجوان کل کے باکِردار مسلمان، سچّے عاشقانِ رسول اور دین کے مضبوط داعی بن سکتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کو ہمیشہ خصوصی اہمیّت دی۔ آپ نے موقع محل کے مطابق ان کی اخلاقی، روحانی اور عملی رہنمائی فرمائی، تاکہ وہ معاشرے میں مثالی کردار ادا کر سکیں۔ حضرت علی، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ جنہوں نے بچپن سے ہی نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت میں وقت گزارا، اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ وہ کم سنی میں ہی دولتِ اسلام سے مشرّف ہوئے اور پھر ساری زندگی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیرِ سایہ رہ کر دین کی خدمت کرتے رہے۔

اسی طرح حجۃ الوداع کے موقعے پر حضرت فَضْل بن عباس رضی اللہ عنہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ اتنے میں قبیلہ خَثْعَم کی ایک عورت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہُ عنہ اس عورت کو دیکھنے لگے اور وہ عورت بھی انہیں دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فضل کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیا (تاکہ وہ عورت کو نہ دیکھیں)۔[5]

ایک اور واقعے میں ایک نوجوان نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زنا کی اجازت مانگتا ہے، تو آپ نے سختی کے بجائے محبت، حکمت اور دلیل سے اس کی اصلاح فرمائی۔[6] یہ تمام مثالیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ حضور نے نوجوانوں کے جوش کو دبایا نہیں، بلکہ اسے درست سمت میں پروان چڑھایا۔ آج بھی اگر نوجوانوں کی تربیت سیرتِ نبوی کی بنیاد پر کی جائے، تو وہ گمراہی کے راستوں سے بچ کر دین وملّت کے بہترین خادم بن سکتے ہیں۔

4 حکمران و ذمّہ داران کی تربیت

اسلام ایک ایسا کامل نظام ہے کہ حکومت و قیادت کے اُصول بھی سکھاتا ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ واضح فرمایا کہ قیادت دراصل امانت ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس ہوگی۔ لہٰذا اسلام میں حکمرانوں اور ذمّہ داران کی تربیت نہایت اہمیت رکھتی ہے تاکہ وہ اقتدار کو ذاتی مفاد کے بجائے عوامی بھلائی اور رضائے الٰہی کا ذریعہ بنائیں۔

اسلام سکھاتا ہے کہ حکمرانوں اور ذمہ داروں کو چاہیے کہ وہ عدل، امانت، مشورہ، اور رعایا کی خیر خواہی کو اپنا شعار بنائیں۔ ان کے کردار میں خوفِ خدا، عاجزی، اور جواب دہی کا احساس ہونا چاہیے، تاکہ وہ اقتدار کو خدمتِ خلق کا ذریعہ بنائیں، فخر و غرور کا نہیں۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف خود عدل و انصاف پر مبنی حکومت قائم کی بلکہ اپنے خلفاء، گورنروں اور قاضیوں کو بھی اسی کا حکم دیا۔ آئیے! اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عامل (سرکاری نمائندے) کی تربیت کرتے ہوئے یہ سکھایا کہ عوامی منصب کے دوران ملنے والا مال یا تحفہ تمہاری ملکیت نہیں بلکہ امانت ہوتا ہے، اور اسے دیانت داری سے بیتُ المال میں جمع کروانا چاہیے۔[7]

اسی طرح نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تربیت یافتہ صحابۂ کرام بھی نبوی اصولوں کی بنیاد پر اپنے عہدہ و منصب کو پوری ذمہ داری سے نبھایا کرتے تھے، جیسا کہ ایک مصری شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میں نے حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللہُ عنہ کے بیٹے سے دوڑ میں سبقت حاصل کی، تو اس نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: تو مجھے شکست دیتا ہے؟ میں دو کریموں کا بیٹا ہوں۔ حضرت عمر نے فوراً عمرو بن عاص اور ان کے بیٹے کو مدینہ طلب کیا۔ جب وہ آئے، تو حضرت عمر نے اس مصری کو کوڑا دے کر فرمایا: "مارو اسے!" مصری نے اسے خوب مارا، حضرت عمر فرماتے رہے: دو کریموں کے بیٹے کو اور مارو! پھر حضرت عمر نے فرمایا: یہ کوڑا عَمرو بن عاص کے سر پر بھی مارو! لیکن مصری نے کہا کہ میرا بدلہ پورا ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا: تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنانا شروع کر دیا، حالانکہ ان کی مائیں تو انہیں آزاد جنا کرتی تھیں؟ حضرت عَمرو بن عاص نے عرض کیا کہ مجھے اس واقعے کا علم نہ تھا۔[8]

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اسلام کی نظر میں سب برابر ہیں، ظالم چاہے کتنے ہی بڑے عہدے پر فائز ہو اس سے ظلم کا بدلہ ہر حال میں لیا جائے گا۔

5 غیر مسلموں کو دعوت واخلاق کے ذریعے تربیت

اسلام صرف مسلمانوں کی تربیت نہیں کرتا بلکہ غیر مسلموں تک بھی دعوتِ دین کے ذریعے حق کی پہچان اور اخلاقی روشنی پہنچانا اس کا مشن ہے۔ غیر مسلموں سے خیر خواہی، حسنِ سلوک، اور بہترین اخلاق کے ساتھ پیش آنا اسلامی تربیت کا اہم حصہ ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت میں ہمیں اس کی کئی روشن مثالیں نظر آتی ہیں کہ آپ نے اپنی نرم مزاجی، عدل، اور اپنے اخلاقِ حسنہ سے کافروں کے دل جیت لیے اور وہ بھی دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

---

(1) مسلم، ص416، حدیث:2473 (2) احیاء العلوم، 4/53 (3) بخاری، 4/510، حدیث:7310 (4) معجم کبیر، 10/197، حدیث 10447 (5) مسلم، ص535، حدیث:3251 (6) مسند احمد، 8/285، حدیث:22274 (7) بخاری، 4/398، حدیث:6979 (8) کنز العمال، الجزء:12، 6/294، حدیث:36005۔

Go To Index

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

عقلمند اپنے دل کا جائزہ لیتا رہتا ہے

عقلمند شخص وقتاً فوقتاً اپنے دل کا جائزہ لیتا ہے، اپنے نفس کو ممنوعہ چیزوں سے باز رکھتا ہے، اور اسے مختلف قسم کی اطاعتوں اور نیک کاموں پر قائم رکھتا ہے، جب عمل میں سستی یا کمزوری آئے تو وہ چوکنا اور بیدار ہونا ضروری سمجھتا ہے۔

(فرمانِ حضرت ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ)(روضۃ العقلاء، ص29)

بحث و تکرار سے بچو

نہ کسی حلیم وبُردبار سے بحث کرو اور نہ ہی کسی بے وقوف شخص سے کیونکہ بردبار تم سے بیزار آجائے گا اور بے وقوف تم کو (زبانی) تکلیف پہنچائے گا۔(فرمانِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)

(احیاء العلوم، 3/140)

مکافاتِ عمل کا یقین ہونا چاہیے

اس شخص کی طرح عمل کرو جسے یقین ہو کہ نیکی پر اسے جزا دی جائے گی اور گناہ پر اس کی پکڑ ہو گی۔(فرمانِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)(احیاء العلوم، 3/140)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

نفس کی لگام ڈھیلی نہیں کرنی چاہیے

نفس کی باگ (لگام) نرم کر لیجئے (تو) دبا لیتا ہے، اس وقت ضرورت، حاجت، معذوری، مجبوری سُوجھتی ہے اور باگ جب کَرّی (سخت) کر لیجئے دب جاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 13/339)

دعا سے عبادت کی لذّت حاصل کرو

دُعا میں صرف مُدّعا پر نظر نہ رکھے بلکہ نفسِ دُعا کو صرف مقصود بالذات جانے کہ وہ خود عبادت بلکہ مغز عبادت ہے مقصد ملنا نہ ملنا درکنار لذتِ مناجات نقدِ وقت (وقت کا سرمایہ) ہے۔(فضائلِ دعا، ص110)

شانِ درود

درود شریف سب سے بڑا مطلوب، بڑی شان والا، مستحب اور سب سے افضل ثواب (کا کام ہے)۔(فتاویٰ رضویہ، 23/395)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

عورتیں مویشی منڈی نہ جائیں

اس دور میں جو حالات ہیں اور منڈی میں جیسے حالات ہیں تو اس کے حساب سے عورتوں کو منڈی نہیں جانا چاہیے۔

(مدنی مذاکرہ، 23 ذوالقعدۃ الحرام، 1442ھ)

قبر کے امن کے لیے اسلام کے اصول اپنائیے

اگر قبر کے اندر امن چاہتے ہیں تو آپ کو امن والے اسلام کے جو بھی اصول ہیں اور جو اللہ و رسول کے احکامات ہیں ان پر عمل کرنا ہو گا، ان پر عمل کریں گے تو اِن شآءَ اللہ قبر کے اندر امن ہو گا۔(مدنی مذاکرہ، 23 ذوالقعدۃ الحرام، 1442ھ)

ادب علم کا نور ہے

جس سے علم حاصل کر رہے ہیں اس کا ادب واحترام کریں کہ اسی طرح علم آئے گا ورنہ علم نہیں آئے گا کیونکہ ادب علم کا نور ہے۔(مدنی مذاکرہ، 4 شوال المکرم، 1442ھ)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسلام یتیموں کا رکھوالا (قسط:01)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

اسلام کی عظیم خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اسلام کمزوروں کو تحفّظ فراہم کرتا ہے جیسا کہ یتیم معاشرے میں کمزور سمجھا جانے والا طبقہ ہے اور یتیم قدیم زمانے سے ہی مظلوم رہے ہیں۔ اسلام سے قبل لوگ ان کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے، ان کی زمین و جائیداد پر قبضہ جما لیتے، انہیں بنیادی ضَروریات سے محروم کر دیا کرتے تھے۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ یتیم لڑکیوں کے ساتھ طرح طرح کے ظلم کرتے، ان سے نکاح کرتے تو نہ مہر ادا کرتے اور نہ ان کی دیگر ضَروریات پوری کرتے تھے۔ ایک ظلم یہ بھی کیا کرتے کہ اپنی زیرِ کفالت یتیم لڑکیوں سے اُن کے مال کی وجہ سے نکاح کرلیتے حالانکہ اُن کی طرف انہیں کوئی رغبت نہیں ہوتی تھی، نکاح اس لیے کرلیتے کہ اس یتیم کو ملنے والا وراثت کا مال کسی دوسرے کو نہ دینا پڑے، پھر اُن یتیم لڑکیوں کے حقوق پورے نہ کرتے اور اُن کے مال کا وارث بننے کے لیے اُن کے مرنے کا انتظار کرتے رہتے۔ اس برائی اور ظلم کو اسلام نے ختم کیا ہے اور قرآنِ کریم میں اس کی ممانعت نازل ہوئی ہے۔[1] دوسری صورت یہ بھی ہوتی کہ اگر یتیم بچی خوش شکل و خوبصورت نہ ہوتی تو اس کا نکاح کسی اور سے اس لیے نہیں کرتے تھے کہ اس بچّی کا مال اسے دینا پڑے گا۔ یہ رویہ بھی رائج تھا کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتوں سے شادیاں کرتے جب اُن کا بوجھ نہ اٹھا سکتے تو جو یتیم لڑکیاں اُن کی سرپرستی میں ہوتیں اُن کے مال خرچ کر ڈالتے۔[2]

یتیموں کے سرپرست بوٹی دے کر بکرے کی فکر میں رہتے۔ یتیم کا عمدہ مال خود لے لیتے اور اس کی جگہ اپنا ردی اور گھٹیا مال رکھ دیتے۔ یتیم کے بکریوں کے ریوڑ میں سے موٹی تازی بکری لے لی اور بدلے میں دُبلی پتلی دے دی۔ کھرا درہم نکال لیا اور اس کی جگہ کھوٹا درہم یتیم کے مال میں رکھ دیا اور کہتے کہ درہم کے عوض درہم ہو گیا اور بکری کے بدلے بکری ہو گئی۔

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

اسلام وہ دینِ رحمت ہے جس نے یتیموں کو صرف ہمدردی کا مستحق قرار نہیں دیا بلکہ ان کے حقوق کو باقاعدہ شرعی تحفّظ عطا فرمایا۔ قراٰنِ کریم نے بار بار یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کے مال کی حفاظت اور ان کی عزّت و تکریم کا حکم دے کر یہ واضح کر دیا کہ اسلام محض دعویٰ نہیں کرتا بلکہ عملی طور پر یتیموں کا رکھوالا ہے۔

یتیم کو عزّت نہ دینا باعثِ ذِلّت

قراٰنِ کریم میں ذلّت کے اسباب میں سے ایک سبب یتیموں کو عزّت نہ دینا قرار دیا گیا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَۙ(۱۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزّت نہیں کرتے۔[3] اس آیت کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: تم میں سے اللہ پاک کی بارگاہ میں جو ذلیل ہے وہ وہ نہیں جو مال کی کمی کا شکار ہے بلکہ اللہ پاک کے ہاں تمہاری ذلّت کا سبب یہ ہے کہ تم یتیم کی عزّت نہیں کرتے اور دولت مند ہونے کے باوُجود اُن کے ساتھ اچھے سُلوک نہیں کرتے اور انہیں اُن کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ اُمَیَّہ بن خَلَف کے پاس قُدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔[4]

یتیموں کا مال بدلنے والوں کی مذمت

جو لوگ یتیموں کا مال دبا لیتے تھے یا ان کا اچھا مال رکھ لیتے اور گھٹیا مال دے دیتے تھے، ان کے رد میں اللہ کریم نے فرمایا: ﴿وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا(۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔[5]

قبیلہ غطفان کے ایک آدمی کی نگرانی میں اُس کے یتیم بھتیجے کا بہت زیادہ مال تھا، جب وہ یتیم بالغ ہوا تو اس نے اپنا مال طلب کیا، چچا نے دینے سے انکار کر دیا، یہ معاملہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پہنچا تو اِس پر یہ آیت نازل ہوئی جسے سن کر اُس شخص نے یتیم کا مال اُس کے حوالے کر دیا اور کہا کہ ہم اللہ و رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتے ہیں اور گناہ کبیرہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔[6]

یتیم اور قراٰنِ کریم

قراٰن پاک میں یتیم اور اس کی جمع کے الفاظ بیس سے زیادہ بار آئے ہیں جن میں یتیموں کے حقوق، احکام، حسن سلوک، مال کی حفاظت، اس میں خُرد بُرد نہ کرنے کے احکام، ان کا مال ناحق کھانے کی وعید، ان کی کفالت اور ان کے ساتھ انصاف کرنے کی تاکید کی گئی ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْۚ- وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْاؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں۔[7] ایک مقام پر یوں فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠(۱۰)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے۔[8]

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّه۪ٗ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـٴُـوْلًا(۳۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔[9]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔

---

(1) صاوی، 2/359، النسآء، تحت الآیۃ: 3 (2) خازن، 1/342 النسآء، تحت الآیۃ: 3

(3) پ30، الفجر: 17 (4) خازن، 4/377، الفجر، تحت الآیۃ: 17 (5) پ4، النسآء: 2

(6) خازن، 1/341، النسآء، تحت الآیۃ: 2 (7) پ4، النسآء: 6 (8) پ4، النسآء: 10

(9) پ15، بنی اسرآءیل: 34۔

Go To Index

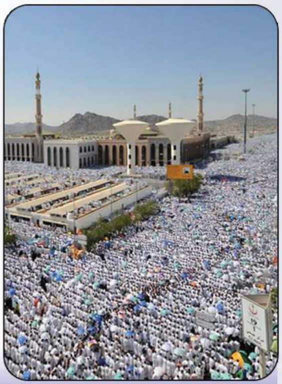

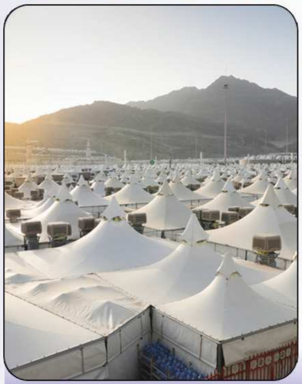

افضل عمل
(The Best of Deeds)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ایک بزرگ کیچڑ والی جگہ سے اپنے کپڑوں کو بچا بچا کر راستہ کے کنارے سے گزر رہے تھے کہ اچانک ان کا ایک پاؤں پھسل کر کیچڑ میں آلودہ ہو گیا پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کیچڑ میں ڈال دیئے اور کیچڑ کے درمیان سے گزرنے لگے، وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا یہ بندہ کی مثال ہے کہ بندہ بھی گناہوں سے بچتا رہتا ہے پھر کسی ایک گناہ کا شکار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ گناہوں میں غرق ہو جاتا ہے انسان پر لازم ہے کہ وہ غفلت سے توبہ کرے جب انسان اسے جان لے گا تو ہمیشہ توبہ پر استقامت نصیب ہو گی، دنیا میں غافل لوگ آخرت میں نقصان اٹھائیں گے۔[1]

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ مَا اُکْرِهَتْ عَلَیْهِ النُّفُوْسِ یعنی افضل عمل وہ ہے جس پر نفس کو مجبور کیا جائے۔[2]

شیخ ابو طالب مکی رحمۃُ اللہِ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: کیونکہ نفس اپنی خواہشات کی خلاف ورزی پسند نہیں کرتا، نفسانی خواہش حق کی ضد ہے اور اللہ پاک حق کو پسند فرماتا ہے، تو نفس پر سختی خواہش کے خلاف اور حق کے مطابق ہوگی کیونکہ حق کی محبت افضل اعمال میں سے ہے۔[3]

نفس کو قابو کرنے کے علاوہ بھی دیگر افضل اعمال کا احادیث و روایات میں بیان ہوا: ان میں سے 7 بیان کی جارہی ہیں: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا، وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، مسلمان کا دل خوش کرنا، کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا، زبان کی حفاظت کرنا، بھوکے مسکین کو کھانا کھلانا قرض سے نجات دینا اور اس کا غم دور کرنا، شیخین کریمین سے محبت کرنا۔

ان کی روایات پڑھیے:

1 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے۔[4]

2 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے: میں نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا عمل؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔[5]

3 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُسْلِمِ یعنی اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کو خوش کرنا ہے۔[6]

4 حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: کونسا

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

اسلام اچھا ہے؟ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ یعنی کھانا کھلاؤ اور ہر جانے انجانے شخص کو سلام کرو۔[7]

5 مصطفےٰ جانِ رحمت، شمع بزم ہدایت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ صحابہ سے استفسار فرمایا: اللہ پاک کو سب سے پیارا عمل کون سا ہے؟ سب نے سکوت فرمایا اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہ دیکھ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ حِفْظُ اللِّسَان یعنی وہ عمل زبان کی حفاظت ہے۔[8]

حضرت سیدنا علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زبان کی حفاظت سے مراد جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ممنوعہ چیزوں سے بچانا ہے، زبان کی عدم حفاظت دل کو فاسد کرتی ہے، اور دل کے فساد کے باعث بدن بھی فساد کا شکار ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام پر نازل کردہ صحیفوں میں یہ بات بھی تھی کہ عقلمند شخص کے لیے لازم ہے کہ وہ جہاں دیدہ، اپنے سے مطلب رکھنے والا، زبان کی حفاظت کرنے والا ہو اور کام کی بات کے علاوہ باتیں کم کرتا ہو۔[9]

6 سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو سب سے پیارا عمل کسی بھوکے مسکین کو کھانا کھلانا، اس کو قرض سے نجات دلانا یا اس کا غم دور کرنا ہے۔[10]

حضرت سیدنا علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسکین کو کھانا کھلانے کا ذکر اس لیے مقدم فرمایا کہ یہ روح کی حرمت کی حفاظت کا سبب ہے۔ قرض سے نجات دینے کی تین صورتیں ہیں: **1** خود ادا کردے **2** اگر وہ اس کا قرضدار ہے تو قرضہ معاف کر دے **3** ایسا راستہ بتادے جس سے قرض با آسانی اتر جائے۔ مزید فرماتے ہیں: ”کرب“ اس غم کو کہتے ہیں جو دل میں بسیرا کرلے۔ حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک عورت تیل لے کر ایک صوفی جو کہ اکابرین میں سے تھے کے پاس آئی اور بولی: اس سے مسجد میں چراغ روشن کر دیجئے، فرمایا: تجھے کیا زیادہ پسند ہے؟ وہ روشنی جو چھت تک پہنچے؟ یا وہ روشنی جو عرش تک پہنچے؟ بولی: جو عرش تک سب روشن کر دے، فرمایا: اگر اس تیل کو قندیل میں ڈالیں گے تو اس کی روشنی چھت تک جائے گی، لیکن اگر اس تیل کو کسی بھوکے فقیر کے کھانے میں استعمال کیا جائے تو اس کی روشنی عرش تک جائے گی، پھر انہوں نے اس تیل سے کسی فقیر کے کھانے کا انتظام فرمادیا۔[11]

7 حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے خواب میں حضرت سیدنا حمزہ اور حضرت سیدنا جعفر رضی اللہُ عنہما کی زیارت کرائی گئی۔ ان دونوں حضرات کے سامنے ایک طشتری (پلیٹ) رکھی تھی جس میں مزیز جد (زمرد کے جیسا ایک قیمتی پتھر) کی طرح بیر موجود تھا اور ان دونوں نے اس میں سے کچھ کھایا پھر وہ بیر انگور میں تبدیل ہو گیا دونوں نے اسے تناول کیا پھر وہ انگور تازہ کھجور میں تبدیل ہو گیا اور انھوں نے اس سے کھایا میں نے ان سے پوچھا آپ دونوں کے نزدیک سب سے افضل عمل کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں کہنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا؟ جواب دیا: اَلسَّلامُ علیكَ یا رسول الله (یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو) میں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا عمل سب سے افضل ہے جواب دیا: امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہُ عنہما سے محبت کرنا۔[12]

---

(1) قوت القلوب، 1/316 (2) ذم الھویٰ، ص56، رقم:148 (3) قوت القلوب، 1/378 (4) بخاری، 1/21، حدیث: 26 (5) بخاری، 1/196، حدیث: 527 (6) معجم کبیر، 11/59، حدیث: 11079 (7) بخاری، 1/16، حدیث: 12 (8) شعب الایمان، 4/245، حدیث: 4950 (9) دیکھئے: فیض القدیر، 1/216، تحت الحدیث: 201 (10) معجم کبیر، 3/218، حدیث: 3187 (11) فیض القدیر، 1/216، تحت الحدیث: 199 (12) فردوس الاخبار، 1/129، حدیث: 1220۔

خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ کا اجر و ثواب (قسط:01)

مولانا شہزاد یونس عطاری مدنی*

اللہ پاک کی عظمت و جلال کے سامنے دل کا پگھلنا، اس کی ہیبت سے آنکھوں کا بہہ جانا اور اس کے خوف سے روح کا لرز جانا، یہ ایمان کی وہ کیفیت ہے جو بندے کو اپنے رب سے قریب کر دیتی ہے۔ خشیتِ الٰہی میں بہائے گئے آنسو محض پانی کے قطرے نہیں، بلکہ یہ دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی وہ گواہی ہے جو اللہ پاک کی عظمت کے اعتراف پر مبنی ہوتی ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس عمل کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ایسے اَجر و ثواب کی خوش خبری سنائی ہے جو کسی بھی مومن کے دل میں اس نیکی کی طلب پیدا کر دے۔

آیئے! ملاحظہ فرمائیں کہ احادیثِ نبویہ میں اس مبارک عمل کے کیسے کیسے انعامات بیان ہوئے ہیں:

1 عرشِ الٰہی کے سائے میں جگہ پانے والے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ پاک اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا: 1 انصاف کرنے والا حکمران 2 وہ نوجوان جس کی پرورش اللہ پاک کی عبادت میں ہوئی 3 وہ شخص جس کا دل مساجد میں لگا رہے، 4 دو ایسے آدمی جو اللہ پاک کی خاطر محبت رکھتے ہوں، اسی پر جمع ہوں اور اسی پر جدا ہوں 5 وہ شخص جسے کسی معزز اور خوبصورت عورت نے بلایا تو اس نے کہہ دیا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں 6 وہ شخص جس نے اتنے پوشیدہ طریقے سے صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور 7 وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ پاک کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔[1]

سبحان اللہ! کتنی عظیم بشارت ہے ان بندوں کے لیے جو تنہائی میں اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے خوفِ الٰہی میں آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن جب سورج سروں کے قریب ہو گا، جب لوگ اپنے اعمال کے بوجھ تلے پسینے میں نہائے ہوں گے، اس وقت یہ خوش نصیب بندے اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ٹھنڈک اور سکون سے ہوں گے۔ یہ اللہ پاک کا خاص کرم ہے ان پر جنہوں نے دنیا میں اس کی یاد میں آنسو بہائے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔

2 آگ سے نجات کا پروانہ

صحابیِ رسول حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، کراچی

Go To Index

کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جہنّم کی آگ اس آنکھ پر حرام کر دی گئی جو اللہ پاک کے خوف سے بہہ پڑی یا رو پڑی، اور جہنّم کی آگ اس آنکھ پر حرام کر دی گئی جو اللہ پاک کی راہ میں (پہرہ دیتے ہوئے) جاگتی رہی۔[2]

اللہ اکبر! کتنا عظیم انعام ہے! جو آنکھ خوفِ خدا میں روئے، اسے جہنّم کی آگ سے مکمل حفاظت عطا کی گئی۔ یہ اللہ کریم کی رحمت کا اظہار ہے کہ اس کے خوف میں بہایا گیا ایک چھوٹا سا آنسو بھی جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ کے مقابلے میں ڈھال بن جاتا ہے۔

3 جہنم میں داخلہ ناممکن ہو جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنّم میں داخل نہیں ہو گا جو اللہ پاک کے خوف سے رویا، یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے (یعنی یہ ناممکن ہے)، اور اللہ پاک کی راہ میں لگنے والی گرد و غبار اور جہنّم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔[3]

سبحان اللہ! یہ حدیث مبارکہ ہمیں اپنے دل میں خوفِ الٰہی پیدا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تحت لکھتے ہیں: جس طرح نکلا ہوا دودھ دوبارہ تھن میں نہیں جا سکتا، اسی طرح اللہ پاک کے ڈر سے رونے والا جہنّم میں نہیں جا سکتا اور جو شخص اللہ پاک کی راہ میں غبار آلود ہوا، اس پر دوزخ کا دھواں اور اس کی آلودگی اثر نہیں کرے گی۔[4]

4 آنکھوں کا جہنم نہ دیکھنا

حضرت معاویہ بن حَیْدَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین آنکھیں ایسی ہیں جو جہنّم کی آگ نہیں دیکھیں گی: 1 وہ آنکھ جس نے اللہ پاک کی راہ میں پہرے داری کی، 2 وہ آنکھ جو اللہ پاک کے خوف سے روئی، اور 3 وہ آنکھ جو اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے رُکی رہی۔[5]

حضرت علّامہ مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں آگ سے بہت دُور رکھا جائے گا، اور جو آگ سے دُور کیا گیا وہ جنّت کے قریب ہو گیا۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خوف سے رونے کا مطلب محض عورتوں جیسا رونا نہیں ہے کہ انسان تھوڑی دیر کے لیے روئے اور پھر نیک عمل چھوڑ دے، بلکہ اس سے مراد وہ خوف ہے جو دل میں گھر کر جائے یہاں تک کہ اس خوف کے غلبے کے سبب آنکھوں سے آنسو نکل آئیں اور وہ خوف انسان کو گناہ کرنے سے باز رکھے اور نیکیوں پر مداومت (یعنی ہمیشگی) کی ترغیب دے۔[6]

5 اللہ کو سب سے محبوب چیزیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں: ایک وہ آنسو کا قطرہ جو اللہ پاک کے خوف سے نکلا ہو اور ایک اللہ پاک کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ۔ اور دو نشان: ایک اللہ کی راہ میں لگنے والا نشان، اور اللہ پاک کے فرائض میں سے کسی فریضے میں لگنے والا نشان۔[7]

حدیث پاک میں مذکور دو نشان سے مراد:

ایک "اللہ کی راہ میں لگنے والا نشان" جیسے اللہ پاک کی رضا کے لیے اُٹھنے والا کوئی قدم یا غبار یا جہاد میں لگنے والا کوئی زخم یا دین کا علم سیکھنے کے دوران سیاہی کا لگنے والا نشان۔ اور دوسرا نشان جو اللہ پاک کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کا ہو، جیسے: سردی کے موسم میں وضو کرنے سے ہاتھوں اور پیروں کا پھٹ جانا، گرمی میں وضو کی تری کا جسم پر باقی رہنا، تپتی ہوئی زمین پر سجدہ کرنے سے پیشانی کا جھلسنا، روزے دار کے منہ کی بو، اور حج کے سفر میں پاؤں کا گرد آلود ہونا۔[8]

---

(1) بخاری، 1 / 480، حدیث: 1423 (2) مسند احمد، 6 / 99، حدیث: 17213 (3) ترمذی، 3 / 236، حدیث: 1639 (4) اشعۃ اللمعات، 3 / 364 (5) معجم کبیر، 19 / 416، حدیث: 103 (6) فیض القدیر، 3 / 426، تحت الحدیث: 3518 (7) ترمذی، 3 / 253، حدیث: 1675 (8) مرقاۃ المفاتیح، 7 / 399، تحت الحدیث: 3837۔

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

1 بلی کی خرید و فروخت کا حکم اور حدیث پاک کی شرح

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بلی کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ ہم نے سنا ہے کہ حدیث پاک میں بلی کی قیمت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: بلی کی خرید و فروخت کرنا، جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ رہی بات ان احادیث کریمہ کی جن میں بلی کی قیمت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے ان کے محدثینِ کرام نے چند جوابات دیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا جواب: جس بلی کی خرید و فروخت ممنوع ہے وہ غیر نافع بلی ہے جیسے وحشی بلی۔

دوسرا جواب: یہ ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی کہ جب بلی کو ناپاک جانور قرار دیا گیا تھا بعد میں جب اس کے جوٹھے کی پاکی کا حکم دیا گیا تو اس کی قیمت حلال ہو گئی۔

تیسرا جواب: یہاں جو ممانعت کی گئی ہے وہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے یعنی اس کا فروخت کرنا، جائز تو ہے مگر غیر مناسب ہے، یہ جانور تو یونہی بطورِ ہبہ دے دینا چاہیے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”نھی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم عن اکل الھرۃ وثمنھا“ یعنی: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ، 3/285)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ”یا تو کتے بلی سے مراد غیر نافع کتے بلی ہیں جیسے دیوانہ کتا، وحشی بلی کہ اگر اسے باندھ کر رکھو تو چوہوں کا شکار نہ کر سکے اور اگر کھول دو تو بھاگ جائے اور یا مطلقاً کتا بلی مراد ہے اور نہی کراہت تنزیہی کے لیے ہے یعنی ان کا فروخت کرنا غیر مناسب ہے، یہ جانور تو یوں ہی بطور ہبہ دے دینا چاہئیں۔“

(مراٰۃ المناجیح، 4/254)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”کُتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، ان سب کی بیع جائز ہے۔“

(بہارِ شریعت، 2/809)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 بلیو ٹوتھ والا آئینہ بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

میں کہ ہم شیشوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں، آج کل مارکیٹ میں Bluetooth Mirror بھی فروخت ہوتے ہیں جو کہ موبائل فون سے Connect ہو جاتے ہیں، نیز اس میں لائٹ کی سہولت اور اینٹی فاگ (Anti Fog) کی سہولت بھی موجود ہوتی ہے، عام طور پر لوگ نہاتے وقت Bluetooth کو میوزک سننے اور دیگر گناہوں بھری چیزیں سننے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ کیا ان کو بیچنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں کسٹمر کا Bluetooth Mirror کو خرید کر اسے گناہ کے کاموں میں استعمال کرنا متعین نہیں، اس کے دیگر جائز استعمالات بھی موجود ہیں نیز Bluetooth استعمال کرنے والے کے لئے بھی اسے میوزک وغیرہ کے علاوہ جائز چیزوں میں استعمال کرنا ممکن ہے مثلاً کوئی آنے والی کسی ضروری فون کال کو اس اسپیکر کے ذریعے سن سکتا ہے اگرچہ بیت الخلا میں کلام کرنا بہت معیوب بات ہے لیکن ایسا کرنا گناہ نہیں ہے۔

لہٰذا اس شیشے کو فروخت کرنا ایسا ہی ہے جیسے چھری چاقو وغیرہ فروخت کرنا، استعمال کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ اسے جائز کاموں میں استعمال کرے یا ناجائز کاموں میں، جس طرح استعمال کرے گا اس کا ذمہ بھی اسی پر ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 کمیٹی تاخیر سے دینے پر جرمانے کی شرط لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید اپنے پاس کمیٹی ڈالنا چاہتا ہے، اس نے ممبران کو وقت پر قسط دینے کا پابند بنانے کے لیے تحریری طور پر یہ شرط رکھی ہے کہ اگر کوئی ممبر مقررہ تاریخ (مثلاً دس تاریخ) کے بعد اپنی قسط ادا کرے گا تو اسے ہر دن کے حساب سے دو سو روپے بطورِ جرمانہ دینا ہو گا تمام ممبران کو اس تحریر پر دستخط بھی کرنے ہوں گے۔ البتہ زید کی نیت یہ ہے کہ وہ حقیقت میں کسی سے جرمانہ نہیں لے گا بلکہ یہ شرط محض ممبران کو وقت پر کمیٹی کی قسط ادا کرنے کی ترغیب دینے کے لیے لگائی گئی ہے۔ کیا اس طرح کی شرط لگانا جبکہ جرمانہ لینے کا کوئی ارادہ نہ ہو تو شرعاً جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں کمیٹی ممبران پر تاخیر سے کمیٹی جمع کروانے پر اضافی رقم لینے کی شرط لگانا، جائز نہیں اگرچہ زید کی نیت اضافی رقم لینے کی نہ ہو۔

اس مسئلہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کمیٹی کی رقم جمع کروانے والے کی دو صورتیں بنتی ہیں:

1 ایک صورت یہ ہے کہ اس کی کمیٹی نکلی نہیں ہے، ایسی صورت میں تاخیر سے جمع کروانے پر اضافی رقم لینے کی شرط مالی جرمانہ ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔

2 دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے کچھ کمیٹیاں بھریں اور کمیٹی نکل آئی، ایسی صورت میں جو اس کو اضافی رقم ملی ہے وہ اس پر قرض ہے، اب جو قسطیں ادا کر رہا ہے، وہ اپنا قرض اتار رہا ہے، ایسی صورت میں تاخیر سے کمیٹی جمع کروانے پر اضافی پیسے لینے کی شرط سود ہے کہ یہ قرض پر مشروط اضافی نفع لینا ہے اور سود حرام و گناہ ہے۔

اب چونکہ کمیٹی کی قسط تاخیر سے جمع کروانے والے پر اضافی رقم کی شرط لگانے کی صورت میں سود اور مالی جرمانہ دونوں کا احتمال موجود ہے اور دونوں غیر شرعی عمل ہیں۔ لہٰذا زید کا اس طرح کی شرط لگانا اور باقی افراد کا یہ غیر شرعی کام کرنے پر رضامندی ظاہر کرنا حرام فعل ہے اگرچہ زید کی نیت اضافی رقم وصول کرنے کی نہ ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

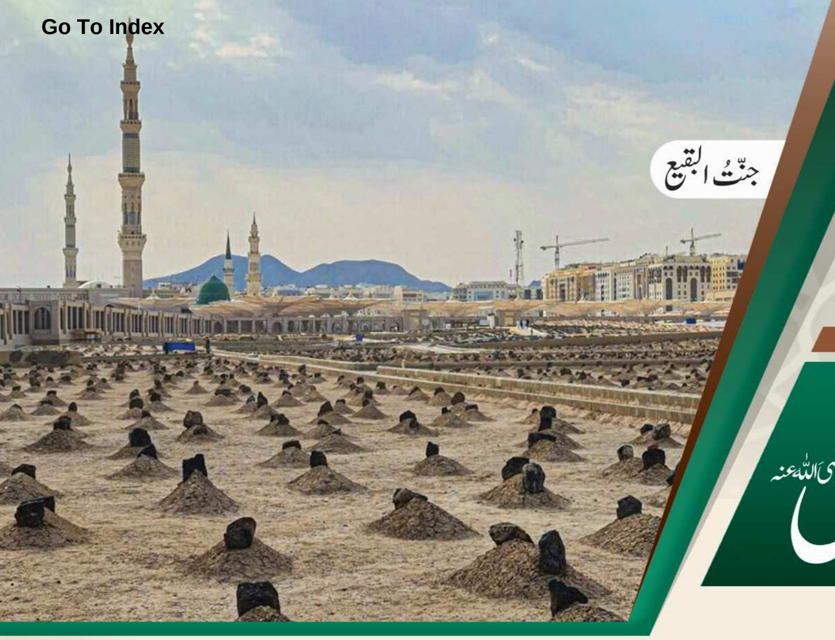

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

ایک مرتبہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عَمْرو بن معدیکرِب رضی اللہُ عنہ سے ایک عظیم صحابیِ رسول کے متعلّق رائے طلب کی تو انہوں نے یوں عرض کی: وہ تو نہایت ہی اعلیٰ صفات کے حامل ہیں، قرض و خراج وغیرہ وُصول کرنے میں سختی سے کام نہیں لیتے، سیاہ و سفید دھاری دار کمبل والے (معزّز) عربی ہیں، ہمّت و بہادری میں شیر ہیں، فیصلہ ہمیشہ انصاف سے کرتے ہیں برابر برابر تقسیم کرتے ہیں، ہم پر ایسے شفیق ہیں جیسے بیوہ عورت کی اپنے بچّوں پر شفقت، نیز ہمارے حُقوق ہم کو اس طرح دیتے ہیں جیسے چیونٹیاں اپنے سوراخوں تک سامان لے جاتی ہیں۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ صفات والے یہ صحابیِ رسول حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے آپ کا قد چھوٹا لیکن شخصیت بارُعب تھی، آپ کا جسم مضبوط اور سر بڑا تھا (جو آپ کے مدبّر اور طاقت ور ہونے کی غمازی کرتا تھا)، آپ کی اُنگلیاں موٹی، رنگ گندمی اور سر کے بال گھنگھریالے تھے جبکہ جسم پر بکثرت بال موجود تھے۔(2)

قبولِ اسلام اور مشقّت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ ابتدائے اسلام میں ایمان لے آئے تھے۔(3) اس وقت عمر مبارک 17 سال تھی۔(4) کافرہ والدہ نے آپ کو دینِ متین سے پھیرنے کی بھرپور کوشش کی، کہنے لگی: اے سعد! یہ کیا دین ہے جسے تو نے قبول کرلیا، جب تک تو اس دین کو چھوڑ کر پہلے والے دین پر نہیں آئے گا تب تک نہ میں کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی یا پھر بھوکی پیاسی مر جاؤں گی پھر لوگ تجھے شرم دلاتے ہوئے کہیں گے: اے ماں کے قاتل! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ کو سمجھایا کہ تُو ایسا مت کر، میں کسی بھی قیمت پر اپنے دین کو نہیں چھوڑوں گا، ایک دن گزر گیا والدہ نے کچھ نہیں کھایا پیا اور ساتھ ہی سائے میں بیٹھنا بھی چھوڑ دیا، پھر دوسرا دن بھی گزر گیا مگر والدہ نے اپنے حلق سے کچھ نیچے نہ اتارا۔ پھر میں والدہ کے پاس آیا اور کہا: اے میری ماں! تو اس بات کو جان لے کہ اگر تیری 100 جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں دینِ اسلام سے نہ پھروں گا، اب تیری مرضی ہے تو کھا! یا نہ کھا۔ جب والدہ آپ رضی اللہ عنہ سے مایوس ہوگئی تو اس نے کھانا پینا شروع کر دیا۔(5)

اوصاف و اعزازات پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزازی کلمات ملے ہیں: سعد بن ابی وقاص جنّتی ہیں ان کے رفیق حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داؤد علیہما السّلام ہوں گے۔(6) آپ رضی اللہ عنہ بہترین تیر انداز تھے(7) غزوۂ اُحد کے دن تیر اندازی کا یہ جوہر خوب نکھر کر سامنے آیا پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنگِ اُحد میں خود آپ سے ارشاد فرما رہے تھے: اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یعنی تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں! تیر مارو۔(8) سن 17 ہجری میں امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کے حکم سے کوفہ شہر کی بنیاد آپ نے رکھی تھی۔(9)

درِ رسول کے پہریدار ہجرت کے بعد مدینۂ منورہ میں دشمنوں کی طرف سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے خطرہ تھا۔ ایک

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

رات آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود کلامی فرمائی کہ کاش! میرے اصحاب میں سے کوئی نیک شخص آج رات ہمارا پہرہ دے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابھی ہم اسی حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ (باہر) ہتھیار ملنے کی آواز آئی۔ پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استفسار فرمایا: کون ہے؟ آواز آئی: سعد بن ابی وقاص۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا بات تمہیں یہاں لے آئی؟ انہوں نے عرض کی: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کفار سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ میرے دل میں پیدا ہوا تو میں بغرضِ نگہبانی چلا آیا۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہ عنہ کی جاںنثاری پر خوش ہو کر دعا دی اور پھر آرام فرمانے لگے۔[10]

محتاط زندگی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا اپنی روزی کو حلال اور پاک کرنے کا یہ عالَم تھا کہ جانوروں کے لیے لائی گئی سوکھی گھاس میں اگر آپ کی نگاہ گندم کے کسی خوشے پر پڑ جاتی تو خدّام سے فرماتے: اس خوشے کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے تم نے اسے کاٹا ہے۔[11] آپ رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے باہر تشریف لاتے تو کامل رُکوع و سجود کے ساتھ مختصر نماز ادا فرماتے لیکن جب گھر میں نماز ادا فرماتے تو طویل نماز پڑھتے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: ہم قوم کے امام و راہنما ہیں لوگ ہماری پیروی کرتے ہیں۔[12]

جہادی و سیاسی کارنامے آپ رضی اللہ عنہ نے معرکۂ بدر، جنگِ اُحد اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہونے کا شرف پایا۔[13] امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے عراق کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا تو آپ کو اس کا امیر بنایا، چنانچہ قادسیہ، عراق اور ملکِ فارس کے دیگر شہروں کی فتح اللہ کریم نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مقدّر فرمائی۔[14] حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ 2 مرتبہ کوفہ کے گورنر بنے جبکہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں آپ کو ایک مرتبہ کوفہ کا گورنر بنایا۔[15] آپ رضی اللہ عنہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ملکی معاملات اور جنگوں سے الگ تھلگ رہے۔[16]

روایات میں احتیاط حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایات اور مسائل بیان کرنے میں بہت احتیاط کرتے تھے ایک مرتبہ آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے خاموشی اختیار کی، پھر فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں تو تم اس میں اضافہ کر کے 100 حدیثیں بنا لوگے۔[17] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مدینۂ منوّرہ سے مکۂ مکرّمہ تک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا لیکن حدیث بیان کرنے میں آپ رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ اتنے عرصے میں آپ نے فقط ایک ہی حدیث بیان فرمائی۔[18]

مرویات کی تعداد آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ 270 احادیثِ مبارکہ ہیں، بخاری و مسلم میں بالاتفاق 15 ہیں، انفرادی طور پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے 5 احادیث بخاری شریف میں جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 18 روایات مسلم شریف میں شامل کی ہیں۔[19]

وفات مبارکہ بوقتِ وفات آپ رضی اللہ عنہ نے اون کا ایک پرانا جبہ منگوایا پھر فرمایا: مجھے اسی کا کفن دینا کہ جب میں نے غزوۂ بدر میں مشرکین سے مقابلہ کیا تھا تو یہ میرے بدن پر تھا، اور کفن کے لیے ہی میں اسے حفاظت سے رکھتا رہا ہوں۔[20] ایک قول کے مطابق 58 ہجری میں مدینۂ منوّرہ سے دس میل دور مقامِ عقیق میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی پھر آپ کی نعش مبارکہ کو مدینے لایا گیا یہیں نمازِ جنازہ ادا کی گئی آج بھی جنّتُ البقیع کی پاکیزہ مٹی نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے دامن میں لیا ہوا ہے۔[21] آپ نے 82 سال کی عمر پائی اس دنیا سے رُخصت ہونے والے مہاجر صحابۂ کرام میں آپ رضی اللہ عنہ سب سے آخِری صحابی ہیں۔[22]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 20/352، ثمار القلوب، ص644 (2) ریاض النضرۃ، 2/320 (3) الاستیعاب، 2/171 (4) تاریخ ابن عساکر، 20/293 (5) تفسیر بغوی، 3/396، العنکبوت، تحت الآیۃ: 8- تاریخ ابن عساکر، 20/331 (6) الریاض النضرۃ، 1/35 (7) سیر اعلام النبلاء، 3/63 (8) مسلم، ص1009، حدیث: 6233 (9) وفیات الاعیان، 1/212 (10) مسلم، ص1009، حدیث: 6231 (11) تاریخ ابن عساکر، 20/340 (12) تاریخ ابن عساکر، 20/361 (13) سیر السلف الصالحین، 1/110 (14) تاریخ ابن عساکر، 20/294 (15) الاستیعاب، 2/172 (16) سیر اعلام النبلاء، 3/76 (17) طبقات ابن سعد، 3/106 (18) تاریخ ابن عساکر، 20/361 (19) تہذیب الاسماء واللغات، 1/208 (20) سیر السلف الصالحین، 1/111 (21) سیر السلف الصالحین، 1/110، تاریخ ابن عساکر، 20/371 (22) سیر اعلام النبلاء، 3/77، 78۔

Go To Index

حضرت عُثمانِ غنی کے 10 اوصاف

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہیں جن کی زندگی رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے مشعلِ راہ بن جاتی ہے۔ ان عظیم ہستیوں میں ایک نام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ اسلام کے تیسرے خلیفہ، جلیل القدر صحابی اور ان خوش نصیب افراد میں شامل ہیں جنہیں دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی گئی۔ یوں تو آپ کے سینکڑوں اوصاف ہیں جن کو احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے البتہ دس منتخب اوصاف ملاحظہ کیجیے:

1 پیکرِ حیا "شرم و حیا" حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کا استعارہ اور پہچان ہے۔ آپ اس امت میں سب سے زیادہ باحیا ہیں یہاں تک کہ فرشتے بھی آپ سے حیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میری اُمّت میں حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ صادق، عثمان ہیں۔[1] ایک اور طویل حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔[2]

آپ کی شرم و حیا کا یہ عالَم تھا کہ آپ غسل خانہ میں بھی تہبند باندھ کر غسل کرتے تھے۔[3]

2 بے مثال سخاوت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ انتہائی سخی اور فیاض تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جب مسلمانوں کو مالی مشکلات کا سامنا تھا تو آپ نے کھلے دل سے مدد کی۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں مزید پیش کیں۔[4] اسی طرح مدینہ میں مسلمانوں کے لیے پانی کی کمی تھی تو آپ نے بئرِ رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ عہدِ صدیقی میں ایک بار قحط پڑ گیا تو جناب عثمانِ غنی نے کھانے پینے کی اشیاء سے لَدے ہوئے ایک ہزار اونٹ مسلمانوں پر صدقہ کر دیئے۔

3 عبادت گزاری اور تقویٰ عبادت گزار ایسے تھے کہ دن میں نفلی روزہ رکھا کرتے اور صرف رات کے ابتدائی حصے میں آرام کرتے پھر اُٹھ کر ساری رات عبادت میں مصروف رہتے۔[5] قراٰن کے عاشق ایسے کہ ایک رکعت میں ختمِ قراٰن کر لیتے تھے۔[6] جس وقت آپ کو شہید کیا گیا اُس وقت بھی قراٰن کی تلاوت فرما رہے تھے۔[7] تقویٰ اور فکرِ آخرت ایسی تھی کہ عَشَرَۂ مُبَشَّرہ (دس جنتی صحابہ) میں شامل ہونے اور دنیا ہی میں کئی بار مالکِ جنّت رسولِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی زبان اقدس سے جنّت کی بشارت پانے کے باوجود جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا سے اِس قدر روتے کہ آنسوؤں سے داڑھی تَر ہو جاتی۔[8]

4 جامع القراٰن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم ترین کارنامہ "جمعِ قراٰن اور تحفّظِ قراٰن" ہے، اسی بنا پر آپ کو "جامع القراٰن" کہا جاتا ہے۔ آپ کے دورِ مبارک میں اسلام دور دراز علاقوں تک پھیل چکا تھا، مختلف قبائل اور اقوام کے اپنی طرز اور لب و لہجے میں قراٰن پڑھنے سے ایک نئی صورتحال پیدا ہو رہی تھی، حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے قراٰنِ مجید کی حفاظت اور امتِ مُسلِمہ کو اِختلاف سے بچاتے ہوئے حضرت صدیق اکبر کا جمع کیا ہوا نسخہ حضرتِ سیّدتُنا حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے منگوا کر اس سے کئی نسخے تیار کروائے اور انہیں اسلامی ریاست میں پھیلا دیا۔ یوں پوری اُمّت کو قراٰنِ مجید کے ایک نسخے پر جمع فرما دیا۔[9] اس اقدام کی بدولت قراٰن آج تک ایک ہی شکل میں محفوظ ہے۔ اسی نسخے کو تاریخ میں "مصحفِ عثمانی" کے نام سے یاد

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

Go To Index

کیا جاتا ہے۔

5 ذوالنورین یہ آپ کا ایسا وصف ہے کہ آپ کے علاوہ دُنیا میں کسی کو بھی نہیں ملا کہ آنحضرت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ آپ کے علاوہ دنیا میں کسی بھی شخص کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں نہیں آئیں۔ اسی لیے آپ کو ذوالنّورین بھی کہا جاتا ہے۔

6 خدمتِ خلق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت ”خدمتِ خلق“ کا وہ روشن مینار ہے جس کی مثال تاریخِ انسانی میں ملنا مشکل ہے۔ جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے آئے تو اُنہیں وہاں پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑا جبکہ ایک یہودی بہت مہنگے داموں پانی بیچا کرتا تھا، آپ نے وہ رومہ نامی کنواں 35 ہزار درہم میں خرید وقف کر دیا۔[10] نیز آپ رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو غلام آزاد کیا کرتے، اگر کسی جمعہ ناغہ ہو جاتا تو اگلے جمعہ دو غلام آزاد کرتے تھے۔[11]

7 صبر واستقامت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا صبر واستقامت بھی تاریخِ اسلام کا ایک بے مثال باب ہے۔ حضرت عثمان غنی کے چچا حکم بن ابی العاص نے قبولِ اسلام کی وجہ سے آپ کو رسیوں سے جکڑ دیا اور سخت تشدد کرتے ہوئے دینِ اسلام چھوڑنے کا کہا تو آپ نے اُسے صاف صاف کہہ دیا: میں دینِ اسلام کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی کبھی اس سے جدا ہوں گا۔[12] آپ نے پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اپنا گھر بار، مال و دولت اور کاروبار سب کچھ اللہ کی خاطر چھوڑ دینا اور اجنبی علاقوں میں قیام کرنا آپ کے صبر و رضا کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ خلافت کے آخری ایام میں باغیوں نے مدینہ منورہ کا گھیراؤ کر لیا۔ آپ کے پاس طاقت تھی، جانثار صحابہ اور غلام لڑنے کے لیے تیار تھے، لیکن آپ نے سختی سے منع کر دیا کہ ”میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے شہرِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں خون کا ایک قطرہ بھی گرے۔“ باغیوں نے آپ کے گھر کا پانی بند کر دیا (وہی عثمان جنہوں نے مدینہ کو پانی پلانے کے لیے کنواں خریدا تھا، آج پیاسے تھے)۔ آپ نے اس تکلیف کو خاموشی اور صبر سے برداشت کیا یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔

8 سادگی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عرب کے امیر ترین تاجر ہونے کے باوجود انتہا درجے کے سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ آپ سادہ لباس زیبِ تن فرماتے تھے۔[13] کھانے میں سادگی ایسی کہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سِرکہ اور زیتون پر گُزارہ کرتے۔[14]

9 عاجزی وانکساری خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں کوئی پروٹوکول یا شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ نہیں تھا۔ آپ کے دورِ خلافت میں اسلامی سلطنت ایران سے لے کر افریقہ تک پھیل چکی تھی، لیکن آپ کا طرزِ زندگی وہی رہا جو مکہ کے ایک سادہ مسلمان کا تھا۔ آپ کئی بار مسجدِ نبوی کے کچے فرش پر آرام فرمالیتے تھے، جس کی وجہ سے آپ کے پہلو پر کنکریوں کے نشان پڑ جاتے۔ بعض اوقات مٹی کی ڈھیری کا تکیہ بنا کر سو جاتے۔

10 نفیس طبیعت کے مالک آپ رضی اللہ عنہ طبعاً ہی سچے، ایماندار اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی نہ کبھی شراب پی، نہ بدکاری کے قریب گئے، نہ کبھی چوری کی نہ گانا گایا اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا۔[15]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ اقتدار، دولت اور مقام کے باوجود عاجزی، تقویٰ اور خدمتِ خلق کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت اور امت کی فلاح کے لیے وقف کر دی۔ آج کے دور میں جب معاشرہ مختلف اخلاقی اور سماجی مسائل کا شکار ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی ہمارے لیے ایک روشن مثال بن سکتی ہے۔ اگر ہم ان کی حیا، سخاوت، صبر اور عدل جیسے اوصاف کو اپنی زندگی میں اپنالیں تو نہ صرف ہماری انفرادی زندگی بہتر ہو سکتی ہے بلکہ معاشرہ بھی امن، محبت اور اخوت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

---

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، 17/77، حدیث: 32691 (2) مسلم، ص1004، حدیث: 6209 (3) مسند امام احمد، 1/160، حدیث: 543 (4) مراٰۃ المناجیح، 8/395 (5) الزھد لامام احمد، ص156، رقم: 688 (6) معجم کبیر، 1/87، حدیث: 130 (7) معجم ابن الاعرابی، ص370 (8) ترمذی، 4/138، حدیث: 2315 (9) دیکھیے: سنن کبریٰ للبیہقی، 2/61، حدیث: 2374 (10) معجم کبیر، 2/41، حدیث: 1226 (11) تاریخ ابن عساکر، 39/28 (12) تاریخ ابن عساکر، 39/26 ملخصاً (13) دیکھئے: معرفۃ الصحابہ، 1/79 (14) الزھد لامام احمد، ص155، رقم: 684 (15) الریاض النضرۃ، 2/33، تاریخ ابن عساکر، 39/27، 225۔

حضرت عبدُاللہ بن سائب رضی اللہُ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

کم عمری میں جن خوش نصیب شخصیات کو اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی ہونے کا شَرف ملا اُن میں حضرت عبدُ اللہ بن سائب رضی اللہُ عنہما بھی شامل ہیں، آیئے! ان کے بچپن کی مختصر سیرت پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبتِ صحابۂ کرام سے روشن کرتے ہیں: **مختصر تعارف** آپ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے، آپ صحابیِ رسول حضرت سائب بن ابو سائب کے بیٹے اور قاریِ مکہ ہیں، آپ نے فتحِ مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ (طبقات ابنِ سعد، 6/4- سیر اعلام النبلاء، 4/477) **تعدادِ روایات** آپ سے 7 احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔ (خلاصۃ تذہیب تہذیب الکمال، ص198) **حُضور کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی** ایک روایت میں آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں مکۂ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی، سورۂ مؤمنون شروع کی حتّٰی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کھانسی آگئی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رکوع فرمادیا۔ (مسلم، ص190، حدیث:1022- مشکاۃ المصابیح، 1/175، حدیث:837) مشہور مفسّر مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی فتحِ مکہ کے دن آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فجر کی نماز میں) قراءَت زیادہ کرنا چاہتے تھے مگر درمیان میں کھانسی آجانے کی وجہ سے رکوع فرمادیا کہ اگر امام کو دورانِ نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے جس سے وہ دراز قراءَت نہ کرسکے تو رُکوع کردے۔ (دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 2/53) **وصال** آپ رضی اللہُ عنہ نے 70 ہجری کے بعد مکۂ مکرّمہ میں صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کی شہادت سے پہلے وفات پائی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 5/147- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/47)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2026ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ آصف (ضلع ننکانہ)، بنتِ عاشق علی (خوشاب)، محمد عقیل احمد (مظفر گڑھ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت امیر حمزہ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا تھے 2 10 شوال المکرم 1272ھ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ احمد رضا (کراچی) ❁ محمد عاطف عطّاری (سکھر) ❁ ارشاد حسین (بھکر) ❁ بنتِ غلام مرتضیٰ (لاہور) ❁ اطہر حسین (عمر کوٹ) ❁ حامد رضا (میلسی) ❁ بنتِ محمد ظہیر (راولپنڈی) ❁ بنتِ دلپزیر (میرپور) ❁ بنتِ محبوب احمد (فیصل آباد) ❁ باسط (نواب شاہ) ❁ ابو بکر عطّاری (نارووال) ❁ بنتِ سرفراز عطّاری (گوجرانوالہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2026ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنت محمد توفیق (لاہور)، ارمان محمد (کراچی)، عبدالرحمٰن (حافظ آباد)۔ **درست جوابات** 1 عیدیں، اللہ کا تحفہ، ص52 2 آگ کا شعلہ، ص54 3 اُحد پہاڑ کے پاس، ص55 4 بچوں کو دوسروں کا احساس کرنا سکھایئے، ص58 5 آگ کا شعلہ، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ محمد ارحم عطّاری (ٹوبہ ٹیک سنگھ) ❁ محمد طیب (میرپور) ❁ عبدالرحمٰن (رحیم یار خان) ❁ حسان رضا (لاہور) ❁ بنتِ ندیم (نارووال) ❁ بنتِ محمد بلال (نواب شاہ) ❁ حافظ محمد مہتاب (ڈسکہ) ❁ بنتِ یوسف (ٹنڈو الہیار) ❁ بنتِ سلیم (ملتان) ❁ بنتِ امین (قصور) ❁ بنتِ عباس (پاکپتن) ❁ بنتِ شبیر (ننکانہ)۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

ذُوالحجۃِ الحرام اسلامی سال کا بارھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 116 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ تا 1446ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے جنگ مَرْجِ راہط: ذُوالقعدہ 64ھ کو مروانی فوج نے حضرت ضحّاک بن قیس فِہری رضی اللہ عنہ کی فوج پر حملہ کیا، 20 دن جنگ جاری رہی، بالآخر 15 ذوالحجہ 64ھ کو مروانی فوج غالب آئی اور حضرت ضحّاک رضی اللہ عنہ دیگر صحابۂ کرام مثلاً حضرت ربیعہ بن غاز جُرَشی، حضرت زمل بن عمرو عذری اور حضرت معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہم وغیرہ کے ہمراہ شہید ہوگئے۔(1)

1 حضرت سعد بن خولہ قرشی عامری رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی عامر بن لؤی کے فرزند تھے یا اس کے حلیف تھے اور اصل میں فارسی (عجمی) تھے، یہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن میں شامل، قدیم الاسلام، حبشہ و مدینہ کی جانب ہجرت کرنے والے، غزوۂ بدر، احد، خندق اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے، ان کی وفات حجۃ الوداع (ذوالحجہ 10ھ) میں ہوئی، حضرت سُبَیْعَہ بنتِ حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ تھیں۔(2)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

2 شیخ الصوفیہ حضرت ابوعبدُ اللہ احمد بن عطاء روذباری رحمۃُ اللہ علیہ مشہور ولی اللہ حضرت ابو علی روذباری کے بھانجے، ولی، محدّث، قاری، عالمِ دین اور اعلیٰ اخلاق و شمائل کے مالک تھے، فقر میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ نے ذوالحجہ 369ھ کو صور (Tyre, Lebanon) میں وصال فرمایا۔(3)

مزار حضرت پیر مخدوم موسیٰ نواب سہروردی رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت خواجہ حافظ دوست محمد للّٰہی رحمۃُ اللہ علیہ

3 نواب الاولیاء حضرت پیر مخدوم موسیٰ نواب سہروردی رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 584ھ کو کوٹ کروڑ ضلع لیہ، پنجاب میں ہوئی اور 25 ذوالحجہ 667ھ کو وصال فرمایا، مزار سرواہی شریف، سنجرپور، تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں ہے۔ آپ شیخ الاسلام شیخ بہاؤالدّین زکریا ملتانی کے مرید و خلیفہ، مخدوم عبد الرشید حقانی کے بھائی ہیں۔(4)

4 کثیرُ الفیض حضرت خواجہ حافظ احمد یسوی نقشبندی کشمیری رحمۃُ اللہ علیہ ولیِ کامل، صاحبِ کرامت، کثیر المریدین اور منبعِ انوار و تجلیات ہیں۔ وصال 3 ذوالحجہ 1114ھ یا 1116ھ کو کشمیر میں فرمایا۔(5)

5 حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 14 رمضان 1142ھ کو بستی چوٹالہ، مہار شریف، چشتیاں ضلع بہاولنگر میں ہوئی۔ آپ کھرل خاندان سے تعلّق رکھتے تھے، آپ نے علمِ دین مہار شریف، لاہور اور دہلی سے حاصل

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)
ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کیا۔ دہلی میں فخرِ جہاں، محب النبی حضرت خواجہ فخر الدّین دہلوی چشتی نظامی سے بیعت اور خلافت حاصل کی، مہار شریف آکر خانقاہ کی بنیاد رکھی، خواجہ سلیمان تونسوی آپ کے ہی مرید و خلیفہ ہیں، آپ کا وصال 3 ذوالحجہ 1205ھ کو ہوا، مزار مبارک مہار شریف میں مرجعِ عام و خاص ہے۔[6]

6 حضرت خواجہ حافظ دوست محمد للّٰہی رحمۃُ اللہِ علیہ بانی خانقاہ للّٰہی خواجہ غلام نبی للّٰہی کے صاحبزادے، حافظِ قراٰن، عالمِ دین، عارف باللہ اور والدِ گرامی کے جانشین تھے، پیدائش 1266ھ اور وصال 18 ذوالحجہ 1318ھ کو ہوا، والد کے پہلو میں تدفین کی گئی۔[7]

7 حضرت سخی ابراہیم جیلانی وجڑی والا رحمۃُ اللہِ علیہ حضور غوث الاعظم کی اولاد سے ہیں، آپ بڑے سخی، فیاض اور صاحب نظر تھے، آپ کے پاس آنے والے حاجت مند خالی ہاتھ نہ جاتے، آپ کو گنجے کا گھوٹ یعنی گنجو پہاڑ کا دولہا بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا عرس 9 ذوالحجہ کو ہوتا ہے، مزار گنجو ٹکر پہاڑ، نورائی شریف، حیدر آباد، سندھ میں ہے۔[8]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

8 امام و محدث شیخ ابو عبد الملک بکر بن مضر مصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 100ھ اور وفات 9 ذوالحجہ 174ھ کو ہوئی۔ صحابی حضرت شرحبیل بن حسنہ کے غلاموں سے تھے، آپ علم و عمل کے جامع، عبادت گُزار، صدوق، ثقہ اور حجّت تھے۔ کئی محدثین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔[9]

9 امام ابو یمان حکم بن نافع حمصی بُہرانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 138ھ اور وصال ماہ ذوالحجۃ الحرام 222ھ کو حمص میں ہوا۔ آپ نے جلیل القدر ائمہ احادیث سے سماعت کرکے محدّثِ کبیر کے منصب پر فائز ہوئے، آپ کے تلامذہ میں امام بخاری، امام یحییٰ بن معین اور امام عثمان بن سعید دارمی جیسے محدثین شامل ہیں۔[10]

10 قدوۃُ المسلمین امام ابو عبد اللہ محمد بن رافع قشیری نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 170ھ کے بعد ہوئی اور طویل عمر پاکر آپ کا وصال ذوالحجۃ الحرام 245ھ میں ہوا، امام محمد بن یحییٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ استاذ المحدثین، جلیل القدر اور بارعب تھے۔ امام ابو بکر محمد بن نعیم مدنی نے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو قراٰنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔[11]

11 جلالُ المِلّت و الدین، حضرت علّامہ ابو محمد عمر بن محمد خبازی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے فقیہ، جامع اصول و فروع، صاحبِ عبادت و تقویٰ اور عارف باللہ تھے۔ آپ نے مدرسہ خاتونیہ دمشق میں 25 ذوالحجہ 691ھ کو وفات پائی۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب میں المغنی فی اصول فقہ مشہور ہے۔[12]

12 شیخ محمد فاضل شہید گجراتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش تقریباً 1084ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ عالمِ کبیر، بہترین تاجر، اسلامی شاعر، شارح کتب تھے۔ آپ کی شہادت 24 یا 25 ذوالحجہ 1129ھ کو ہوئی۔ تدفین مسجد بی بی جی، احمد آباد، گجرات، ہند میں کی گئی۔ چھ کتب میں معدن الفضائل فی شرح الشمائل الترمذی اہم ہے۔[13]

13 فاضلِ بریلی شریف استاذُ العلماء حضرت مولانا محمد عبد اللہ چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1340ھ کو لنگرانہ چک (نزد محمدی شریف، ضلع جھنگ) میں ہوئی اور وصال 25 ذوالحجۃ الحرام 1393ھ کو سیال شریف (ضلع سرگودھا) میں ہوا، آپ درسِ نظامی کے استاذ، شیخُ الاسلام خواجہ قمرُ الدّین سیالوی کے مرید اور محدثِ اعظم پاکستان کے شاگرد تھے۔[14]

---

(1) اسد الغابۃ، 3/49، 2/256، 307- الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 6/151- البدایۃ والنہایۃ، 5/757 تا 760 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/153- طبقات ابن سعد، 3/311- معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، 2/406 (3) طبقات الصوفیہ، ص 370 (4) ویکیپیڈیا، مضمون: پیر موسیٰ نواب (5) خزینۃ الاصفیاء، 3/225 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 4/97 تا 101 (7) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص 139 (8) تذکرہ اولیائے سندھ، ص 325، 326 (9) تذکرۃ الحفاظ للذہبی، 1/176 (10) تاریخ کبیر للبخاری، 2/328، 329- تہذیب الکمال، 3/63 تا 67- اسامی شیوخ البخاری للصغانی، ص 99 (11) سیر اعلام النبلاء، 10/166 تا 168 (12) تاریخ الاسلام للذہبی، 52/115- البدایۃ والنہایۃ، 9/220 (13) معدن الفضائل، ص 25 تا 28 (14) تذکرہ اکابر اہلسنت، ص 270۔

Go To Index

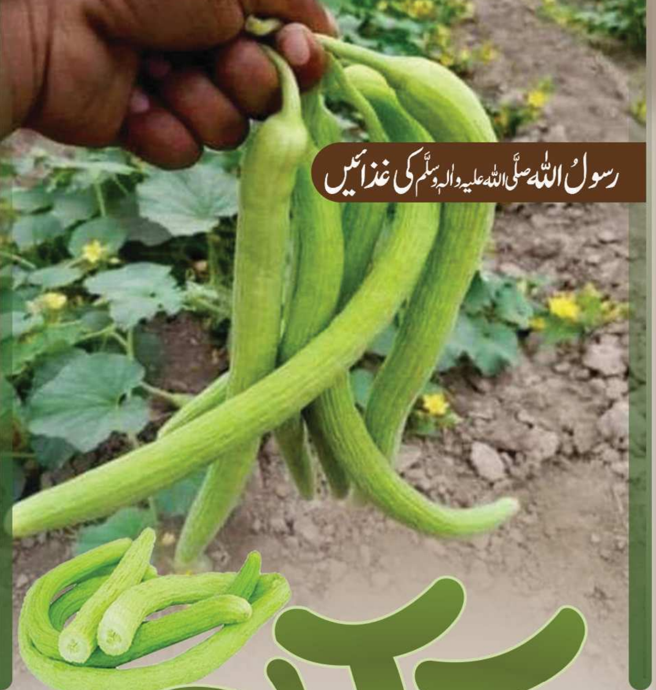

ککڑی

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ غذاؤں میں سے ایک "ککڑی شریف" بھی ہے۔ اس مبارک سبزی کا ذِکر قراٰنِ کریم میں بھی آیا ہے۔[1] یہ ایک معروف سبزی ہے جو لمبی، پتلی، گول اور مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کا رنگ ہلکا سبزی مائل سفید ہوتا ہے۔

چھوٹی ککڑی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھی۔[2]

نوٹ: کتبِ حدیث ولغت میں ککڑی اور کھیرے کے لیے مختلف الفاظ وارد ہیں جیسا کہ "القثاء، قثاء الصّغار، ضغابیس، الخیار" وغیرہ۔ شروحاتِ حدیث اور لغات کی توضیحات سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ککڑی اور کھیرا ایک ہی سبزی ہیں البتہ انواع کا فرق ہے اور کھجور کے ساتھ ملا کر کھانے میں ککڑی اور کھیرا دونوں ہی کو مراد لینا درست ہے۔ یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ککڑی یا کھیرے کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا۔[3]

ککڑی میں ہر بیماری سے شفا حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ککڑی کو لازم پکڑلو کیونکہ اللہ پاک نے اس میں ہر بیماری سے شِفا رکھی ہے۔[4]

ککڑی کے ساتھ کھجور ملا کر کھانا حضرت عبدُ اللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا۔[5]

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھجور طبعاً گرم وخشک ہے اور ککڑی سَرد و تَر، ان دونوں کے ملنے سے اعتدال ہو کر فائدہ بڑھ جاتا ہے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ککڑی اور کھجور کو کبھی تو معدہ میں جمع فرمایا کہ بیک وقت کبھی کھجور کھائی کبھی ککڑی اور چبانے میں جمع فرمایا کہ کھجور منہ شریف میں رکھ لی اور ککڑی بھی کتر لی اور دونوں ملا کر چبائیں، کبھی کھجور اور تربوز بھی ملا کر کھائے ہیں، کھجور ککڑی ملا کر کھانا صحت کے لیے بہت ہی مفید ہے۔[6]

ککڑی پر نمک لگا کر کھانا حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ککڑی کو نمک کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔[7]

ککڑی اور کھجور ملا کر کھانے کے فوائد امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: کھجور اور کھیرا یا ککڑی، نیز کھجور اور تربوز ایک ساتھ کھانا سنّت ہے۔ اس میں بھی حکمتوں کے مدنی پھول ہیں۔ الحمد للہ ہمارے عمل کے لیے تو اس کا سنّت ہونا ہی کافی ہے۔ اِطبّاء کا کہنا ہے کہ اس سے جنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلا پن دُور ہوتا ہے۔[8]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: (رخصتی سے قبل میں بہُت کمزور تھی) میری امّی جان رضی اللہُ عنہا مجھے فَربہ کرنے کی کوشش کرتیں تاکہ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس بھیج سکیں جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے کھجور اور ککڑی ملا کر کھلانا شروع کر دی جس سے میں (چند روز میں ہی) فَربہ ہوگئی۔[9]

بارگاہِ رسالت میں ککڑی کے تحفے حضرت رُبَیع بنتِ مُعوِّذ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک تھال میں تازہ کھجوریں اور روئیں دار ککڑیاں رکھ کر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو ہدیہ میں پیش کیں تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنی ہتھیلی بھر کر زیورات یا سونا مجھے عطا فرمایا اور فرمایا: اسے زیور بنالو۔[10] ایک صحابی کے کھیت میں لمبی ککڑی پیدا ہوئی، تحفہ کے طور پر بارگاہِ رسالت میں حاضر کی، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اس کے عِوَض میں ایک لپ بھر سونا عنایت فرمایا۔[11]

ککڑی کو خربوزے پر ترجیح دیتے حضرت محمد بن اَبو حاتم رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک زمین کا ٹکڑا تھا جس کا آپ ہر سال 700 درہم کرایہ لیا کرتے تھے، کرایہ دار بعض اوقات امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے لیے ایک یا دو ککڑیاں لایا کرتا تھا کیونکہ امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کو پکی ہوئی ککڑی بہت پسند تھی اور آپ اس کو خربوزے پر ترجیح دیتے تھے، امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ اس شخص کو ککڑی لانے کے سبب ہر سال 100 درہم دیا کرتے تھے۔[12]

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی نسبت کا ادب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار کہیں مَدْعُو (یعنی دعوت پر بلائے گئے) تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تَناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے مگر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِسْتِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے اِس لیے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔[13]

ککڑی کے فوائد ککڑی کا مِزاج دوسرے دَرَجے میں سَرد و تَر ہے۔[14] ❁ ککڑی نظامِ ہاضمہ کو نَرم اور بہتر بناتی ہے، جس سے قبض کا خطرہ کم ہو جاتا ہے ❁ ککڑی کو کھانے کے دوران بطورِ سلاد استعمال کرنا مفید ہے ❁ ککڑی جسم سے فاسد مادے خارج کرنے میں مدد دیتی ہے ❁ چھوٹی ککڑی جس پر رُواں ہوں وہ بہت نرم اور فائدہ مند ہوتی ہے ❁ ککڑی تیزابیت (سینے کی جلن) کے لیے مفید ہے ❁ ککڑی کھانے سے جگر اور معدے کی گرمی دور ہوتی ہے ❁ بھوک بڑھاتی ہے ❁ صفرا کو دُور کرتی ہے ❁ ککڑی میں پوٹاشیم کے اَجزاء کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں جو بلڈ پریشر کو نارمل رکھتے ہیں ❁ ککڑی موسمِ گرما کی سبزی ہے اسے گرمی کے موسم میں ضَرور استِعمال کرکے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ❁ ککڑی پیاس بجھاتی ہے ❁ گرمی سے ہونے والی پیشاب کی تکلیف میں ککڑی کاٹ کر اس کے اوپر لیموں کا رس اور کالا نمک چھڑک کر کھانے سے اِن شآءَ اللہ الکریم فائدہ ہو گا ❁ ککڑی کے یہ سارے فوائد بغیر پکائے چھلکے کے ساتھ کھانے میں ہی ہیں کیونکہ چھلکا اتارنے اور پکانے سے اس کے بہت سے فائدے ضائع ہو جاتے ہیں۔[15]

نوٹ: ہر غذا اور دوا اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے ہی استعمال کیجیے۔ نیز اس مضمون کی طبّی تفتیش حکیم رضوان فردوس نے فرمائی ہے۔

---

(1) دیکھیے: پ 1، البقرۃ: 61 (2) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح، 6 / 350 (3) المصباح المنیر، 2 / 490، لسان العرب، 3 / 343 (4) کنز العمال، جز 10، 5 / 19، حدیث: 28277 (5) بخاری، 3 / 540، حدیث: 5447 (6) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح، 6 / 20 (7) اخلاق النبی وآدابہ لابی الشیخ الاصبہانی، ص 127، حدیث: 648 (8) مدنی پنج سورہ، ص 356، 357 (9) دیکھیے: ابن ماجہ، 4 / 37، حدیث: 3324- دیکھیے مراٰۃ المناجیح، 6 / 20 (10) دیکھیے: مسند امام احمد، 44 / 572، حدیث: 27023 (11) دیکھیے: صراط الجنان، 7 / 589 (12) دیکھیے: سیر اعلام النبلاء، 10 / 308 (13) دیکھیے: فیضان سنت، 1 / 457، 458 (14) دیکھیے: خزائن الادویہ، 3 / 343 (15) مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ۔

”588 ہجری میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بنائے گئے مدرسہ صلاحیہ کا موجودہ ایک منظر“

چند قدیم مدارس و جامعات (قسط:01)

مولانا احمد رضا شامی عطّاری مَدَنی*

مَدارسِ اسلامیہ کو اسلام کے قلعے کہا جاتا ہے، کیوں کہ یہ اسلامی تعلیمات نسل دَر نسل منتقل کرنے کے اہم مراکز ہیں، ان ہی کے ذریعے اسلامی علوم و فنون کی نشرواشاعت کا سلسلہ آغازِ اسلام سے جاری ہے، اپنی اصل کے اعتبار سے مدرسہ کسی عمارت اور بلڈنگ کا نام نہیں بلکہ ایک استاذ اور شاگرد کے رابطے کا نام ہے، جہاں استاذ اور شاگرد تعلیمِ دین کے لئے مل بیٹھیں وہی جگہ مدرسہ کہلاتی ہے۔

روئے زمین پر مَدارسِ اسلامیہ کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی اسلام کی تاریخ، چونکہ اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف وحیِ الٰہی کی ابتدا ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) ﴾ (ترجَمۂ کنزُالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔(پ30، العلق:1)) سے کی گئی، اس لئے تعلیم و تعلّم کا سلسلہ شروعِ اسلام سے کسی نہ کسی صورت میں جاری رہا، بعض صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم ایمان لانے والے نئے مسلمانوں کو مختلف گھروں میں قراٰن اور تعلیماتِ اسلامیہ کا انفرادی طور پر درس دیتے تھے۔

یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ تاریخِ اسلام میں پہلی بار باضابطہ اس مبارک عمل کی ابتدا مسجدِ نبوی سے ہوتی ہے، جب ستر صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم مسجدِ نبوی کے چبوترے پر قراٰن کی تعلیم و تعلّم کا سلسلہ شروع کرتے ہیں، یہ چبوترہ دن کے وقت ایک درس گاہ اور رات میں ان علمِ دین کے طالبوں کی اقامت گاہ تھا، عربی میں چبوترے کو صُفَّہ کہتے ہیں اس لئے اسلام کا یہ پہلا مدرسہ ”صُفَّہ“ کے نام سے مشہور ہوا، اور اس میں پڑھنے والے ”اَصحابِ صُفَّہ“ کہلائے۔

اس کے بعد یہ سلسلہ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے اسلام کی خاطر مختلف جہتوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ وسیع ہوتا رہا، یہاں تک کہ حضرت سیّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے فقہا اور علما کو مساجد میں مجالسِ علم قائم کرنے کا فرمان جاری کیا، اس لئے مکۂ معظمہ اور مدینۂ منوّرہ کے ساتھ ساتھ کوفہ، بصرہ، دمشق اور فُسطاط جیسے اسلامی شہروں میں تعلیم و تعلّم کے مراکز قائم کئے گئے۔

دورِ صحابہ کے بعد مشہور درس گاہوں میں کوفہ میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی درس گاہ اور مدینہ میں امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کی درس گاہ مرجعِ خلائق تھیں، امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں افغانستان سے لے کر دِمَشق و حِمص تک کے طلبہ علمی پیاس بجھانے آتے تھے تو امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ سے فیض یاب ہونے کے لئے بُخارا و سَمَرقند اور تیُونس و قُرطُبہ سے تشنگانِ علم جوق در جوق حاضر ہوتے تھے، حضرات تابعین اور ان کے بعد کے

* مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ کراچی

اَدْوار میں اس سلسلے نے اس قدر فروغ پایا کہ دمشق میں جامع بنی اُمَیَّہ اور قاہرہ مصر میں جامع ابنِ طُولُون جیسے اہم علم و فن کے مراکز وجود میں آئے جہاں جلیلُ القدر عُلما باضابطہ طلبہ کو مختلف علوم کا درس دیتے تھے۔ آگے چل کر اسی علم دوستی اور سرکاری سرپرستی کے نتیجے میں علمائے کرام نے کائناتِ ارضی کے گوشہ گوشہ میں اشاعتِ علم کے مراکز قائم کئے، صرف دمشق جیسے شہر میں 150 اور قاہرہ میں 75 مدارس موجود تھے اور اس وقت سے جو یہ سلسلہ شروع ہوا تھا آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی دنیا کے کم و بیش ہر ملک میں رائج ہے۔

قدیم زمانہ میں درس و تعلیم کے لئے الگ سے مستقل عمارتیں نہیں تھیں بلکہ اس کام کے لئے زیادہ تر مساجد سے کام لیا جاتا تھا جہاں باقاعدہ مجلسیں لگائی جاتیں اور لوگ ان مبارک حلقوں میں حصولِ تعلیم کے لئے شرکت کرتے تھے۔

اسلامی مدارس و جامعات باضابطہ طور پر کب وجود میں آئے اس سلسلے میں مؤرخین کی آراء مختلف ہیں، کچھ لوگ یہ سہرا مَلِک شاہ سلجوق کے وزیر نظامُ المَلِک طُوسی کے سر سجاتے ہیں کہ اس نے سب سے پہلے 459 ہجری میں بغداد میں مدرسہ نظامیہ قائم کیا، مگر کچھ مؤرخین جیسے علّامہ تقی الدّین سبکی اور علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی اس کا رد کرتے ہیں، کیونکہ چوتھی صدی ہجری کے اَواخر میں مدارس کے لئے علیحدہ اور مستقل عمارت بنانے کی ابتدا نیشاپور میں ہوئی، یہاں پہلا مدرسہ نیشاپور کے ناصر اَلدَّوْلَہ ابوالحسن (سالِ وفات: 378ھ) نے امام محمد بن حسین فُورَک کے لئے بنایا، یوں ہی سلطان محمود غزنوی نے متھرا کی فتح سے جا کر 410ھ میں ایک عالیشان مدرسہ بنوایا، دمشق میں چوتھی صدی کے آخر میں امیر شجاع اَلدَّوْلَہ صادِر بن عبد اللہ نے 391ھ میں حنفیوں کا مدرسہ صادِرِیَّہ قائم کیا، اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے بے شمار مشہور و معروف مدارس و جامعات نظر آتے ہیں، یہاں 10 ویں صدی ہجری کے ایک بزرگ عبد القادر بن محمد النعیمی الدمشقی کی کتاب ”الدارس فی تاریخ المدارس“ میں مذکور صرف دارُ القرآن، دارُ الحدیث اور مدارس کے نام ملاحظہ کیجئے:

چند قدیم دُوْرُالقرآن الکریم:

دارُ القرآن الخَیضَریہ، دارُ القرآن الکریم الجَزَرِیہ، دارُ القرآن الکریم الرَّشَائیہ، دارُ القرآن الکریم السَّنْجَاریہ، دارُ القرآن الکریم الصَّابُونیہ۔

چند قدیم دُوْرُالحدیث الشریف:

دارُ الحدیث الاَشرفیہ البَرّانیہ، دارُ الحدیث البَہَائیہ، دارُ الحدیث الحِمصِیہ، دارُ الحدیث السَّامِرِیہ، دارُ الحدیث الفَاضِلِیہ، دارُ الحدیث النُّورِیہ، دارُ الحدیث النَّفِیسِیہ، دارُ الحدیث النَّاصِرِیہ۔

چند قدیم دور القرآن والحدیث:

دارُ القرآن و الحدیث التنکزیہ، دارُ القرآن و الحدیث الصَّبابِیہ، دارُ القرآن و الحدیث المَعبَدِیہ۔

احناف کے چند قدیم مدارس:

المدرسۃُ الاَسَدِیہ، المدرسۃُ الاِقبالِیہ، المدرسۃُ الآمَدِیہ، المدرسۃُ البَدرِیہ، المدرسۃُ البَلْخِیہ، المدرسۃُ التاجِیہ، المدرسۃُ الجلالیہ، المدرسۃُ الجَمالِیہ، المدرسۃُ الرَّیحانِیہ۔

شوافع کے چند قدیم مدارس:

المدرسۃُ الاَصفَہانیہ، المدرسۃُ الاَمجَدِیہ، المدرسۃُ الاَمِینِیہ، المدرسۃُ التَّقوِیہ، المدرسۃُ الحَلَبِیہ، المدرسۃ الخَلِیلِیَہ، المدرسۃُ الشَّرِیفِیہ، المدرسۃ الصالحیہ۔

مالکیہ کے قدیم مدارس:

الزَّاوِیۃُ المَالِکِیہ، المدرسۃُ الصَّلاحِیہ۔

حنابلہ کے قدیم مدارس:

المدرسۃُ الجَوزِیۃ، المدرسۃُ الجَاموسیہ، المدرسۃ الحنبلیۃ الشَّرِیفیۃ، المدرسۃ الصاحِبِیۃ، المدرسۃ الصَّدْرِیۃ، المدرسۃُ العالِمۃ، المدرسۃ المِسمارِیۃ۔

کتب کا تعارف

فقہی مسائل (قسط:02)
اور امیرِ اہلِ سنّت کے رسائل

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی*

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت نے نماز کے مسائل اور روز مرہ زندگی کے دیگر کئی فقہی پہلوؤں پر مختصر رسائل میں عصرِ حاضر کی ضرورت کے مطابق تربیت فرمائی ہے اور آسان انداز میں شرعی مسائل کی تفہیم فرمائی ہے، ان میں سے چند رسائل کا تذکرہ گزشتہ ماہ کے شمارے میں ہوا، مزید کا تعارف ملاحظہ کیجیے:

مسافر کی نماز (صفحات:19) شریعتِ اسلامیہ نے شرعی مسافر کو بہت ساری آسانیاں فراہم کی ہیں، انہی میں سے ایک نماز میں قصر کرنا بھی ہے۔ اس کے بنیادی مسائل اس رسالے میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ ایک قرآنی آیت، 5 نبوی ارشادات اور 35 اقوال و شرعی احکام پر مشتمل رسالے میں قصر نماز کی حکمت و وجہ، شرعی مسافت اور شرعی مسافر کی تعریف، وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت کے مسائل، عرب یا دیگر ممالک میں رہنے والوں کا مسئلہ، چلتی گاڑی میں نماز کا حکم اور سفر و قصر نماز کے دیگر احکام بیان ہوئے ہیں۔

نمازِ عید کا طریقہ (صفحات:12) اس مختصر رسالے میں نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)، اس کے واجب ہونے، اس کے خطبے اور اس کے وقت کے احکام، نمازِ عید سے پہلے اور بعد کی سنّتیں، جماعتِ عید ادھوری ملنے یا بالکل نہ ملنے کے مسائل، عید کے مستحبات و آداب اور تکبیرِ تشریق کے احکام شامل ہیں۔ رسالہ ایک حدیثِ پاک، ایک قول، 41 شرعی و فقہی احکام، 2 وظائف اور 3 مدنی پھولوں پر مشتمل ہے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ (صفحات:21) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر لازم حقوق میں سے ایک حق فوت ہو جانے والے مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا بھی ہے۔ نمازِ جنازہ کے متعلق یہ رسالہ 2 آیاتِ قرآنیہ، 8 ارشاداتِ نبویہ، 22 شرعی و فقہی احکام، 10 اقوالِ بزرگانِ دین اور 3 واقعات و حکایات پر مشتمل ہے جس میں نمازِ جنازہ کی اہمیت، شرعی حیثیت، اجر و ثواب، میت کو نہلانے، کفن پہنانے، خوشبو لگانے، جنازے کے ساتھ جانے اور کندھا دینے کی فضیلت، اس کا طریقہ، جنازہ دیکھ کر پڑھنے کا وِرد، نمازِ جنازہ کا طریقہ، اس کی دعائیں، اس کے مختلف احکام و مسائل جیسے جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا، چند جنازوں کی اکٹھی نماز، صفیں کتنی ہوں، جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟ مردہ بچے کے احکام، مرتد کی نمازِ جنازہ کا شرعی حکم، تعداد بڑھانے کے لیے تاخیر کرنا وغیرہ ایسی بہت سی معلومات

*رکنِ مجلس اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

Go To Index

اس مختصر رسالے میں درج ہیں۔

مسجدیں خوشبودار رکھیے (صفحات:24) مسجد کا نام سنتے ہی ایک پاکیزہ مقام کا تصوّر اُبھرتا ہے، حدیثِ پاک میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا فرمایا گیا ہے۔ اس رسالے میں مسجدوں کو خوشبودار رکھنے کی بھرپور ترغیب دلائی گئی ہے جس میں 7 احادیثِ طیبہ، 23 فقہی احکام، 4 فرامین اور ایک حکایت درج ہے۔ منہ، بغل، جسم اور لباس وغیرہ کی بدبو کے ساتھ مسجد میں داخلے کے شرعی احکام، کچی پیاز اور کچا لہسن وغیرہ کھا کر مسجد جانے کا مسئلہ، مسجد کے استنجاخانوں کے متعلق ہدایات، منہ کی بدبو معلوم کرنے کا طریقہ اور اس کا طبی و روحانی علاج، منہ کی صفائی کا طریقہ، دانتوں کی صفائی، خوشبودار تیل بنانے کا طریقہ، خوشبو لگانے کی نیتوں اور مواقع کا بیان اور بہت ساری معلومات رسالے کا حصہ ہیں۔

قسم کے بارے میں مدنی پھول (صفحات:42) قسم ایک حکمِ شرعی ہے اور اس کے باقاعدہ مسائل ہیں۔ 6 آیاتِ مبارکہ، 15 احادیثِ کریمہ، 46 شرعی احکام و اقوال اور 8 حکایات پر مشتمل یہ رسالہ ایسی ہی معلومات کے متعلق ہے۔ قسم کی تاریخ، تعریف اور اقسام کی تفصیل، سچی قسم کی اہمیت و عظمت اور جھوٹی قسم کی قباحتیں اور نقصانات، بات بات پر قسم کی عادت، قسم کے نافذ ہونے اور نہ ہونے کے احکام، غیرِ خدا کی قسم جیسے ماں باپ کی قسم، کفارۂ قسم کی تفصیلات اور بہت کچھ اس مختصر رسالے میں بیان ہوا ہے۔

عقیقے کے بارے میں سوال جواب (صفحات:22) عقیقہ سنتِ مُستحبّہ ہے، حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کے عقیقے فرمائے اور عقیقہ کی ترغیب دی ہے۔ اس رسالے میں 10 احادیثِ مبارکہ، 33 فقہی احکام اور 5 اقوال و فرامین کی روشنی میں عقیقے کے فضائل و مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ عقیقہ کا معنیٰ و مفہوم، اس کا وقت، اس کے جانور کے مسائل، گوشت کی تقسیم کا طریقہ، عقیقے کا جانور کون ذبح کرے اور کھال کس کو دی جائے؟ بچّے کے کان میں اذان دینے کا طریقہ اور نام رکھنے کے مدنی پھول۔ نیز عقیقے کی دعا وغیرہ کے علاوہ بھی کافی معلومات درج ہیں۔

ابلق گھوڑے سوار (صفحات:49) بقرعید میں قربانی اسلامی شعار ہے، شریعت کا ایک واجب ہے اور اس میں غریبوں کی خیر خواہی ہے۔ اس رسالے میں 2 آیاتِ قراٰنیہ، 20 احادیثِ کریمہ، 60 شرعی احکام، 7 اقوال بزرگانِ دین اور 5 حکایات بیان ہوئی ہیں۔ قربانی کے فضائل، قربانی میں اخلاص، قربانی کا نصاب، قربانی واجب ہونے کے شرائط و احکام، ذبح کا شرعی طریقہ و مسائل، جانوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک، قربانی میں عقیقے کا حصہ، اجتماعی اور حصے والی قربانی کے ضروری مسائل، کھالوں کے مَصارِف، قصّاب کے لیے ہدایات، حلال جانور کے 22 اجزا جن کا کھانا منع ہے اور بھی بہت کچھ اس رسالے میں پڑھا جاسکتا ہے۔

حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول (صفحات:22) زندگی گزارنے کے لیے کمانا ضروری ہے مگر مسلمان کی کمائی شریعت کے مطابق ہونی چاہیے۔ مال کمانے کے دو طریقے معروف ہیں: تجارت اور ملازمت۔ اس رسالے میں دوسری صورت کے شرعی احکام بیان ہوئے ہیں۔ ایک قراٰنی آیت، 9 احادیثِ طیبہ اور 52 فقہی اقوال کی روشنی میں بالترتیب حلال کمائی کے فضائل اور حرام روزی کی مذمت و نقصانات، سیٹھ اور نوکر، افسر و ملازم، مینیجر، انچارج اور نگران اور تنخواہ دار اور دہاڑی دار نوکروں کے مسائل، چھٹی کرنے اور تاخیر سے آنے یا جلد چلے جانے پر کٹوتی کی تفصیل، کام میں کوتاہی اور سستی کے احکام، امام و مُؤذن کے اجارہ اور مسجد انتظامیہ کے مسائل، وقتِ ملازمت میں ذاتی کاموں یا ادارے کی چیزوں کے ذاتی استعمال کی شرعی حیثیت اور ملازمت سے تعلق رکھنے والے کثیر ضمنی مسائل واحکام بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

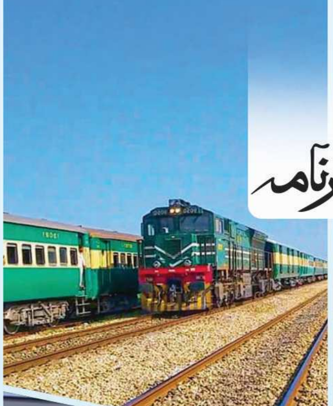

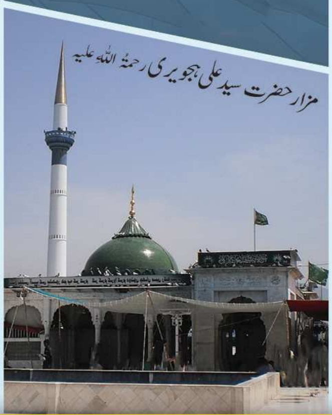
مزار حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

ذہنی آزمائش سیزن 17

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

ٹیلی ویژن کی رنگین دنیا میں جہاں ہر طرف محض تفریح کے نام پر وقت کے ضیاع کا سامان بکھرا پڑا ہے، وہیں مدنی چینل کا پروگرام "ذہنی آزمائش" ایک تازہ ہوا کے جھونکے کی مانند ہے۔ مسابقتی انداز، سوال و جواب کا دل آویز سلسلہ اور شرکاء کا جوش و جذبہ اس پروگرام کو لاکھوں ناظرین کی آنکھوں کا تارا بنائے ہوئے ہے۔ سیزن در سیزن اس پروگرام نے اپنی مقبولیت میں نہ صرف اضافہ کیا بلکہ عوام الناس کے دلوں میں دینی علم سیکھنے اور جاننے کی چاہت بھی جگائی۔

اس کے سترہویں (17th) سیزن کی ریکارڈنگ کا سلسلہ جب شروع ہوا تو اس کے ساتھ ایک ایسے سفر کا بھی آغاز ہوا جس میں کئی مقامات پر نیکی کی دعوت عام کرنے کے مواقع ملے۔ دسمبر 2025 کی سردیوں میں کراچی سے شروع ہونے والا یہ سفر خانیوال، کبیر والا، ساہیوال، لاہور، فیصل آباد، سیالکوٹ، گجرات، میرپور کشمیر اور جہلم سے ہوتا ہوا اسلام آباد میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ ہر شہر میں بیان، ہر پڑاؤ پر ملاقاتیں، ہر موڑ پر نیکی کی دعوت اور اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری، یہ سب مل کر اس سفر کو روح پرور بنا دیتے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

کراچی سے کبیر والا کا سفر 8 دسمبر 2025 کو کراچی سے خانیوال کے لئے بذریعۂ ٹرین روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر اسلامی بھائیوں کو سبق آموز مدنی پھول پیش کیے۔ خانیوال پہنچنے کے بعد شعبہ رابطہ برائے تاجران کے تحت ہونے والے اجتماع میں سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد خانیوال سے کبیر والا کی طرف روانگی ہوئی اور وہاں ایک اسلامی بھائی کی دلجوئی کی نیت سے اُن کے کاروبار کے لیے دعائے خیر و برکت کی گئی۔ اس کے بعد کبیر والا میں ہونے والے ذہنی آزمائش پروگرام کے سیٹ کا وزٹ کیا گیا۔ نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد اَلحمدُ لِلّٰہ! حضرت سید احمد کبیر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ پروگرام شروع کرنے سے قبل ذہنی آزمائش پروگرام کے سیگمنٹ **"امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ"** کی تیاری کی گئی۔ آج کا یہ پروگرام بہاولپور اور خانیوال کی ٹیموں کے درمیان تھا اور اس مقابلے میں خانیوال کی ٹیم دو نمبروں سے آگے رہی۔

کبیر والا سے ساہیوال کا سفر 9 دسمبر کی صبح کبیر والا سے ساہیوال پہنچنا ہوا اور وہاں COMSATS University کیمپس میں فیکلٹی ممبرز، اساتذہ اور طلبہ کے درمیان سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بیان کے بعد COMSATS University ساہیوال کیمپس کے ڈائریکٹر جناب نجیب الرّحمٰن سے خصوصی ملاقات ہوئی اور انہیں مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اے ایمان والو!"** بطورِ تحفہ پیش کی گئی۔ پھر نمازِ ظہر ادا کرنے کے بعد فیضانِ مدینہ ساہیوال میں حاضری ہوئی اور وہاں ہونے والے تربیتی اجتماع میں سنتوں بھرا بیان کیا۔ نمازِ مغرب کے بعد شخصیات سے ملاقات ہوئی اور اُن کے ہاں دعائے خیر و برکت کی گئی۔ اس کے بعد خادم ڈیریز اسمال انڈسٹری میں بزنس کمیونٹی کے درمیان سنتوں بھرا بیان کیا۔ اجتماع سے فراغت کے بعد دعوتِ اسلامی کے مرکز کے لیے حال

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

*رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

ہی میں خریدی گئی جگہ کا وزٹ کیا۔ آخر میں کاروباری شخصیات کے درمیان مدنی حلقے کا اہتمام ہوا جس میں دینی کاموں کا ذہن دیا گیا۔

ساہیوال سے جڑانوالہ کا سفر ساہیوال سے لیٹ نائٹ جڑانوالہ پہنچے اور اگلی صبح 10 دسمبر کو یہیں کافی مصروفیات رہیں۔ ایک مقام پر نکاح پڑھایا اور اس کے بعد ایک مقامی ہال میں حاضری ہوئی جہاں شعبہ رابطہ برائے تاجران کے تحت ہونے والے اجتماع میں سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس کے بعد جڑانوالہ میں ہی دارالمدینہ پراجیکٹ کے لیے خریدی جانے والی جگہ کا وزٹ کرنے کے لیے روانہ ہوئے اور لیٹ نائٹ وہاں پہنچے۔ وہاں سے فراغت کے اوقات میں ذہنی آزمائش پروگرام کے سیگمنٹ **”امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“** کی تیاری کی گئی اور پھر پروگرام کے لیے روانگی ہوئی۔ فیصل آباد اور ملتان کی ٹیموں کے درمیان ہونے والا یہ ذہنی آزمائش سیزن 17 کا پروگرام کافی دیر تک جاری رہا اور بالآخر فیصل آباد کی ٹیم دو نمبروں کے اضافے سے یہ مقابلہ جیت گئی۔

جڑانوالہ سے لاہور کا سفر 11 دسمبر کو جڑانوالہ سے لاہور کا سفر ہوا اور صبح COMSATS University کیمپس میں فیکلٹی ممبرز، اساتذہ اور طلبہ کے درمیان سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد منڈی فیض آباد ننکانہ میں واقع رائس ملز میں بزنس کمیونٹی کے درمیان سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کیا۔ پھر ضلع قصور کے شہر کوٹ رادھا کشن جانا ہوا اور وہاں ہاکی گراؤنڈ میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد لاہور میں تاجر اسلامی بھائیوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔

12 دسمبر بروز جمعہ جوہر ٹاؤن لاہور پہنچنا ہوا اور وہاں دلکش و خوبصورت جامع مسجد فیضانِ نوری رضوی میں نمازِ جمعہ سے قبل سنتوں بھرا بیان کیا۔ نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔ اس کے بعد مسجد کے ساتھ متصل دارالافتاء اہلسنت کا وزٹ کیا گیا۔ پھر لاہور کے مشہور و معروف بزرگ داتا صاحب حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مزار کے احاطے سے متصل مسجد میں نماز ادا کی گئی اور مزار پر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے دعا کی گئی۔

لاہور سے پتوکی کا سفر اس کے بعد ذہنی آزمائش پروگرام کے لیے پتوکی کی روانگی ہوئی۔ پروگرام سے قبل ذہنی آزمائش پروگرام کے سیگمنٹ **”امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“** کی تیاری کی گئی اور پھر لاہور اور قصور کی ٹیموں کے درمیان ذہنی آزمائش پروگرام سیزن 17 شروع ہوا۔ لاہور کی ٹیم آٹھ نمبروں سے یہ مقابلہ جیت کر آگے رہی۔

پتوکی سے فیصل آباد کا سفر پروگرام سے فراغت کے بعد پتوکی سے فیصل آباد کے لیے روانگی ہوئی۔ 13 دسمبر کی صبح فیصل آباد میں تاجران کے درمیان ہونے والے اجتماع میں سنتوں بھرا بیان کیا اور آخر میں دعا و سلام اور ملاقات کا سلسلہ بھی رہا۔ پھر دعوتِ اسلامی کے امتحانی بورڈ کنز المدارس کا وزٹ کیا اور اس کے بعد نمازِ ظہر ادا کی۔ نماز سے فراغت کے بعد فیصل آباد کے اسلامی بھائیوں کے درمیان نمازِ عصر تک عمومی ملاقاتوں کا سلسلہ رہا، پھر عصر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد اسلامی بھائیوں کی دلجوئی کی نیت سے اُن کے گھروں میں جا کر ملاقاتیں کیں، انہیں دینی ذہن دیا اور اُن کے لیے دعائیں کیں۔

فیصل آباد سے منڈی بہاؤالدین کا سفر 14 دسمبر کی صبح فیصل آباد سے منڈی بہاؤالدین کی طرف روانگی ہوئی اور دورانِ سفر ملکوال میں قیام کیا، جہاں ایک اسپتال کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ اس کے بعد منڈی بہاؤالدین پہنچ کر ذہنی آزمائش پروگرام کے سیٹ کا وزٹ کیا۔ آج منڈی بہاؤالدین میں ذہنی آزمائش سیزن 17 کا سیمی فائنل ہونا تھا۔ پروگرام سے قبل ذہنی آزمائش پروگرام کے سیگمنٹ **”امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ“** کی تیاری کی گئی۔ اس کے بعد سیمی فائنل مقابلہ لاہور اور خانیوال کی ٹیموں کے درمیان شروع ہوا جس میں لاہور کی ٹیم سبقت لے گئی۔

منڈی بہاؤالدین سے سیالکوٹ کا سفر 15 دسمبر کی صبح منڈی بہاؤالدین سے سیالکوٹ کے لیے روانگی ہوئی۔ سیالکوٹ میں دعوتِ اسلامی کے تحت معذور بچوں کے لیے Faizan Rehabilitation Centre کی برانچ کا قیام عمل میں آیا،

اُس کی افتتاحی تقریب کے موقع پر سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد جامع مسجد تاجدارِ مدینہ میں سنتوں بھرا بیان کیا دعا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد ملاقات کا سلسلہ بھی رہا۔

سیالکوٹ سے وزیر آباد کا سفر پھر سیالکوٹ سے وزیر آباد جانا ہوا اور وہاں کاروباری شخصیات کے درمیان دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

وزیر آباد سے گجرات کا سفر 16 دسمبر کی صبح گجرات پہنچنا ہوا اور ریور گارڈن کے علاقے میں واقع ایک مسجد میں نمازِ ظہر ادا کی اور قافلے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ دینی حلقے میں شرکت کی۔ پھر ایک اسلامی بھائی کے گھر دعائے خیر و برکت کے لیے حاضری دی اور نمازِ مغرب کے بعد شرکائے قافلہ کے ساتھ سنتوں بھرے بیان میں شرکت کی۔ پھر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی پڑنواسی کی تقریبِ نکاح میں شرکت کی جہاں زوجین کے لیے دعا کی۔ ریور گارڈن میں تاجران کے درمیان اجتماع میں سنتوں بھرا بیان کیا اور اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ایک اور مقام پر بزنس کمیونٹی کے لوگوں کو نیکی کی دعوت دی گئی۔ پھر قمر العلوم جامعہ معظمیہ میں حاضری ہوئی اور وہاں حضرت پیر محمد بشیر الدین معظمی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ وہاں ناظم قمر العلوم جامعہ معظمیہ صاحبزادہ محمد ظہیر الدین معظمی صاحب سے ملاقات بھی ہوئی۔ پھر حضرت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اس کے بعد مرحبا مارکی ہال میں گجرات کے اسلامی بھائیوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔

گجرات سے کشمیر کا سفر 17 دسمبر کو گجرات سے میر پور کشمیر روانگی ہوئی اور وہاں چیمبر آف کامرس میں بزنس کمیونٹی کے درمیان سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد کھڑی شریف میں حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی، صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا مانگی اور چلہ گاہ کی زیارت بھی کی۔ پھر ایک تقریبِ نکاح میں شرکت کی اور زوجین کے لیے برکت کی دعا کی۔ کھڑی شریف میں فیضانِ مدینہ کے افتتاح کے موقع پر پہلی نماز کے لیے اذان دینے کی سعادت ملی اور بعد نماز سنتوں بھرا بیان کیا۔ فراغت کے اوقات میں ذہنی آزمائش پروگرام کے سیگمنٹ "امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ" کی تیاری کی۔ جامع مسجد گلزارِ مدینہ کھڑی شریف میں نماز ادا کی اور پھر فیضانِ مدینہ جی جاتلاں پہنچنا ہوا جہاں ذہنی آزمائش سیزن 17 کا دوسرا سیمی فائنل حیدر آباد اور فیصل آباد کی ٹیموں کے درمیان ہونا تھا۔ اس مقابلے میں حیدر آباد کی ٹیم نے 6 نمبروں سے جیت کر فائنل کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ اس کے بعد ایک کمرشل ایریا میں حاضری ہوئی جہاں اسلامی بھائیوں نے بھرپور استقبال کیا، انہیں نیکی کی دعوت پر مشتمل مدنی پھول دیئے گئے۔

کشمیر سے جہلم اور دینہ کا سفر 18 دسمبر کو جہلم پہنچنا ہوا اور رات میں نیکی کی دعوت اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ بزنس کمیونٹی کے درمیان ایک سیشن ہوا جس میں شرکاء کو نیکی کی دعوت پیش کی گئی۔ اس کے بعد جہلم میں دعوتِ اسلامی کے ادارے فیضان آن لائن اکیڈمی کا وزٹ کیا۔ پھر جہلم سے دینہ جاتے ہوئے جی ٹی روڈ پر واقع الفضل مارکیٹ میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دینہ سے اسلام آباد کا سفر ذہنی آزمائش سیزن 17 کا فائنل مقابلہ اسلام آباد میں ہونا تھا، اس لیے بیان کے بعد دینہ سے فیضانِ مدینہ اسلام آباد پہنچ کر ذہنی آزمائش پروگرام کی ریہرسل کی۔

19 دسمبر کو نمازِ جمعہ کے بعد اسلام آباد گولڑہ شریف میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی اور وہاں دعا و ایصالِ ثواب کیا۔ اس کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر چلے گئے اور پھر وہاں سے ذہنی آزمائش سیزن 17 کے فائنل مقابلے کے لیے روانگی ہوئی جو حیدر آباد اور لاہور کی ٹیموں کے درمیان ہونا تھا۔ اس فائنل مقابلے میں ایک اصلاحی خاکہ بھی پیش کیا گیا اور بالآخر ایک نمبر کے فرق سے حیدر آباد کی ٹیم نے یہ فائنل مقابلہ جیت لیا۔ تقریباً رات 12 بجے ذہنی آزمائش کا یہ طویل سفر اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد ایک نئے سفر کا آغاز ہوا اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے سلسلے میں اسلام آباد ایئرپورٹ سے بیرونِ ملک روانگی ہوئی۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

وعدہ وفائی قراٰن کی روشنی میں

مبشر عبد الرزاق عطاری
(درجہ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی، لاہور)

اسلام ایک متوازن نظامِ اخلاق کا علم بردار ہے، جس میں انسان کے فطری اور طبعی تقاضوں کی بہتری اور اعلیٰ و عمدہ معاشرتی زندگی کے لیے اچھے اخلاق کی بہترین تعلیم موجود ہے، کیونکہ تربیت یافتہ با اخلاق معاشرہ ہی پر سکون زندگی کا ضامن ہوتا ہے دینِ اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں سے ایک وعدہ وفائی بھی ہے، باہم اعتماد کی فضا قائم رکھنے، ایک مہذب اور باکردار معاشرے کی تشکیل کے لیے وعدہ وفائی کو اپنانا نہایت اہمیت کا حامل ہے، اسی لیے اسلام نے اِیفائے عہد پر بہت زور دیا ہے، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسلمان سے وَعدہ کرو یا کافر سے، عزیز سے وعدہ کرو یا غیر سے، اُستاذ، شَیخ، نبی، اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے تمام وعدے پورے کرو۔ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کرسکے تو وہ گنہگار نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/483، 492)

قراٰنِ پاک میں متعدد مقامات پر ایفائے عہد (وعدہ پورا کرنے) کی فضیلت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! ہم بھی وعدہ وفائی کا قراٰنی بیان پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

ایفائے عہد

جس معاشرے میں عہد کی پاس داری اور وعدے کی وفاداری ہوتی ہے اس کو ترقی کی جانب بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا اور جو معاشرہ اس عمدہ اخلاق سے محروم ہوتا ہے وہ بہت جلد تباہی و بربادی کا شکار ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے عہد پورا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔ (پ6، المآئدۃ: 1)

عظیم نیکی

وعدے کو پورا کرنا ایک عظیم نیکی اور اخلاقی فریضہ ہے جیسے اللہ پاک قراٰنِ پاک میں نیک اعمال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور وہ لوگ جو عہد کرکے اپنا عہد پورا

Go To Index

کرنے والے ہیں۔(پ2،البقرۃ:177)

انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کا وصف

وعدہ پورا کرنا عمدہ فعل اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا عظیم الشان وصف ہے جیسا کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے بارے میں ارشاد ہے:﴿وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ٘-اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا(۵۴)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا۔(پ16، مریم:54)

محبوبِ الٰہی

وعدہ پورا کرنا اور امانت کا ادا کرنا دونوں چیزیں پرہیز گاری کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور پرہیز گاری اللہ تعالیٰ کو نہایت محبوب ہے تو جو اللہ تعالیٰ کی پسند پر چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب و مقرب بن جائے گا، چنانچہ ارشادِ باری ہے:﴿مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ(۷۶)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: جو اپنا وعدہ پورا کرے اور پرہیز گاری اختیار کرے تو بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے۔

(پ3،اٰل عمرٰن:76)

فلاح و کامیابی

اللہ پاک کی رضا، دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی اور جنّتُ الفردوس حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ وعدہ وفائی بھی ہے جیسا کہ اللہ پاک قراٰنِ پاک میں اہلِ جنت کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ(۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

(پ18، المؤمنون:8)

پیارے اسلامی بھائیو! جائز وعدے کو پورا کرنا ضروری جبکہ وعدہ خلافی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہمیں چاہئے کہ جس سے بھی وعدہ کریں اسے بہر صُورت نبھایا کریں، اللہ پاک ہمیں وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوفِ خدا کی نبوی ترغیبات

محمد فیضان علی عطاری
(درجہ سادسہ مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضان مدینہ فیصل آباد)

خوف سے مراد وہ قلبی کیفیت ہے جو کسی ناپسندیدہ امر کے پیش آنے کی توقع کے سبب پیدا ہو، مثلاً پھل کاٹتے ہوئے چھری سے ہاتھ کے زخمی ہو جانے کا ڈر، جبکہ خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے۔

(خوفِ خدا، ص14)

خوفِ خدا ایمان کی روح اور تقویٰ کی اصل ہے۔ یہ وہ باطنی کیفیت ہے جو انسان کو گناہوں سے روکتی، اطاعت پر آمادہ کرتی اور اللہ پاک کے قُرب کی طرف لے جاتی ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی تعلیمات اور ارشادات کے ذریعے خوفِ خدا کی عظیم اہمیت سے آگاہ فرمایا اور اسے اُخروی نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی مناسبت سے 4 احادیث پڑھیے:

1 خوفِ خدا اور عرش کا سایہ

قیامت کے دن جہاں ہر طرف نفسی نفسی کے عالم میں ہر کوئی پریشان ہو گا، وہاں خوفِ خدا رکھنے والوں کے لیے خاص انعام ہو گا، حدیث میں 7 ایسے افراد کا ذکر ہوا جنہیں عرش کا سایہ نصیب ہو گا جب اور کوئی سایہ نہ ہو گا، ان میں سے خوفِ خدا رکھنے والے کے متعلق رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ یعنی ایسا شخص جس نے اللہ پاک کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے (اسے بھی بروز قیامت

عرش کا سایہ ملے گا)۔(بخاری، 4/337، حدیث:6806)

2 خوفِ خدا نجات کا ذریعہ

پیارے آقا جانِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خوفِ خدا کو بندے کی نجات کا قوی ذریعہ قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللهِ غَالِيَةٌ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللهِ الْجَنَّةُ یعنی جسے خوف ہوتا ہے وہ اول وقت ہی میں سفر پر نکل پڑتا ہے اور جو اول وقت ہی میں سفر کا آغاز کر دیتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ سُن لو کہ اللہ کا سامان بڑی قیمت والا ہے، جان لو کہ اللہ کا سامان جنت ہے۔(ترمذی، 4/204، حدیث:2458)

اس حدیث مبارکہ میں خوفِ خدا کو منزلِ مقصود (رضائے الٰہی اور جنت) تک پہنچنے کا محرک بتایا گیا ہے۔ جو بندہ اللہ پاک سے ڈرتا ہے، وہ سستی و کاہلی کو ترک کر کے اول ہی سے کامیابی حاصل کرنے کے لیے نیکی کی راہ اختیار کرتا ہے۔

3 حکمت کی اصل

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکمت کی اصل بیان کرتے ہوئے فرمایا: رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ یعنی حکمت کی اصل اللہ پاک کا خوف ہے۔

(شعب الایمان، 1/470، حدیث:744)

4 میرے بعد بھی ڈرتے رہنا

صحابۂ کرام کو خوفِ خدا کی تعلیم دیتے ہوئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: اگر تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو تو میرے بعد بھی اللہ پاک سے بہت ڈرتے رہنا۔(احیاء العلوم، 4/198)

موجودہ دور میں خوفِ خدا کی ضرورت

فی زمانہ جہاں انسان ظاہری ترقی کے عروج پر جا رہا ہے، وہیں دوسری طرف باطنی زوال کا بھی شکار ہے۔ گناہ کو معمولی سمجھا جانے لگا ہے اور اللہ پاک کی پکڑ کو فراموش کیا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں خوفِ خدا کو اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خوفِ خدا ہی وہ قوت ہے جو انسان کو بے راہ روی سے بچا کر سیدھی راہ پر قائم رکھتی ہے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! جو بندہ اللہ پاک سے ڈرتا ہے، وہ دنیا میں بھی محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں بھی سرخرو ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دل میں خوفِ خدا کو زندہ رکھے، کیونکہ یہی خوف اصلاحِ نفس، حسنِ عمل اور نجاتِ ابدی کی کنجی ہے۔

اللہ پاک ہمیں پیارے آقا جانِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے خوفِ خدا کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مطالعۂ سیرت کی ضرورت و اہمیت

سید محمد ارسلان عطاری

(درجہ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضان عثمان غنی کراچی)

مطالعۂ سیرتِ نبوی ہر مسلمان کے لیے روحانی، اخلاقی اور عملی راہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیرت کا مطلب ہے حضور جانِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کا مطالعہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاق، عبادات، معاملات، قیادت، صبر اور حکمت کو سمجھنا۔ جب ہم سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اسلام کی تعلیمات عملی شکل میں نظر آتی ہیں۔

قراٰن کا عملی نمونہ

اللہ تعالیٰ نے قراٰن مجید میں فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ21، الاحزاب:21)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی ہمارے لیے کامل نمونہ ہے۔ نماز کیسے پڑھنی ہے؟

لوگوں سے کیسا برتاؤ کرنا ہے؟ مشکل حالات میں کیسا صبر کرنا ہے؟ یہ سب معلومات ہمیں سیرت النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملتی ہیں۔ سیرت کا مطالعہ دراصل قراٰن کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔

ایمان میں اضافہ

سیرت کا مطالعہ دل میں محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ایمان کی تازگی پیدا کرتا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(بخاری، 1/17، حدیث: 15)

جب انسان آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جدوجہد، رحمت، عدل اور قربانیوں کو جانتا ہے تو دل میں محبت اور عقیدت بڑھتی ہے اور یہی محبت ایمان کو مضبوط کرتی ہے۔

اخلاقی تربیت کا ذریعہ

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (مسند بزار، 15/364، حدیث: 8949) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت میں سچائی، امانت، حلم، درگزر اور عدل نمایاں ہیں۔ مکہ کے سخت ترین حالات میں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صبر اور عفو کا مظاہرہ کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر عام معافی اس کی روشن مثال ہے۔ آج کے دور میں جب معاشرہ اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہے، سیرت کا مطالعہ ہمیں عملی اخلاق سکھاتا ہے۔

مشکلات میں راہنمائی

سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ مشکلات میں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مکہ میں ظلم و ستم، شعبِ ابی طالب کا محاصرہ، طائف کی تکلیفیں ان سب میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صبر اور اللہ پر توکل کا راستہ اختیار کیا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مثالی معاشرہ قائم کیا، جس کی بنیاد اخوت، عدل اور مشاورت پر تھی۔ یہ سب واقعات ہمیں زندگی کے مسائل کا حل دیتے ہیں۔

معاشرتی اور قیادت کے اصول

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صرف روحانی پیشوا نہیں بلکہ بہترین راہنما بھی تھے۔ آپ علیہ السّلام نے مدینہ میں ایک منظم ریاست قائم کی، جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق متعین کیے گئے۔ صلح حدیبیہ جیسے معاہدے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دوراندیشی کی مثال ہیں۔ سیرت کا مطالعہ ہمیں اچھی قیادت، حکمت اور برداشت کا درس دیتا ہے۔

نوجوانوں کے لیے رول ماڈل

آج کے نوجوانوں کو مختلف فکری اور اخلاقی چیلنجز کا سامنا ہے۔ سیرت النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نوجوانوں کو پاکیزگی، محنت، دیانت اور مقصدیت کا راستہ دکھاتی ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جوانی امانت و صداقت کی مثال تھی، اسی لیے آپ کو صادق و امین کہا جاتا تھا۔ اگر ہمارے نوجوان سیرت النبی کا مطالعہ کریں اور تعلیمات کو اپنائیں تو ان کی زندگی سنور سکتی ہے۔

مطالعۂ سیرت صرف ایک تاریخی مطالعہ نہیں بلکہ زندگی سنوارنے کا عملی نصاب ہے۔ یہ ایمان کو مضبوط کرتا ہے، اخلاق کو بہتر بناتا ہے اور مشکلات میں راستہ دکھاتا ہے۔ قراٰن ہمیں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی کا حکم دیتا ہے اور پیروی اسی وقت ممکن ہے جب ہم آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو جانیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ باقاعدگی سے سیرت کا مطالعہ کرے، اس پر غور کرے اور اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیرتِ طیبہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

1 مولانا حافظ ممتاز رضوی مدنی (امام وخطیب جامع مسجد عبد الغفار، سرجانی ٹاؤن، کراچی): بفضلہٖ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مطالعہ سے مستفید ہونے کا موقع میسر آتا ہے، اس کی ایک نمایاں خصوصیّت یہ ہے کہ اس میں اسلامی لٹریچر کی کئی کتب کا خلاصہ ہوتا ہے اور دنیاوی اعتبار سے بھی کافی راہنمائی ملتی ہے، حسنِ معاشرت پر کافی توجّہ دی جاتی ہے، اس میں بڑوں کے ساتھ ساتھ بچّوں کے لیے بھی ان کی ذہنی سطح کے مطابق تربیَت کے خوبصورت مضامین ہوتے ہیں۔

متفرق تاثرات و تجاویز (اقتباسات)

2 بچوں کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں **"بچّوں کے لیے پیاری حدیث"** کا سلسلہ قابلِ تحسین اور لائقِ صد آفرین ہے، ہمارے بچوں کا تعلّق حدیثِ رسول کے ذریعے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جتنا مضبوط ہوگا، یہ ننھی کلیاں آنے والے فتنوں میں اتنی ہی محفوظ و مستحکم رہیں گی۔ (نعمان عالم، کراچی) 3 مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے گزارش ہے کہ جس طرح دعوتِ اسلامی کے کتب ورسائل کے شروع میں خطبہ و دُرود پاک کی فضیلت شامل کی جاتی ہے اور بعض کتب و رسائل کے ہر صفحے کے اوپر دُرودِ پاک کی فضیلت لکھی جاتی ہے ایسے ہی ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں بھی دُرود پاک کے فضائل شامل کیے جائیں تاکہ قارئین کو دُرودِ پاک پڑھنے کی بھی ترغیب ملے۔ (رستم شہزاد عطاری، خود کفالت ذمہ دار، مدرسۃ المدینہ بوائز، ڈویژن سرگودھا) 4 ماہنامہ فیضانِ مدینہ انسان کے اخلاق وکردار کو سنوارنے والا ایک جامع میگزین ہے جو ہر عمر اور ذہن کے لیے مفید ہے، اس کے مطالعے سے گُناہ سے نفرت، نیکی کی محبّت، اتباعِ شریعت اور دین کی خدمت کا جذبہ ملتا ہے۔ (فرمان علی، کراچی) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں مجھے یہ Topics **"مدنی مذاکرے کے سوال جواب، دارُالافتاء اہلِ سنّت** اور **اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"** بہت پسند ہیں اور میں سب سے پہلے انہیں Topics کو پڑھتی ہوں۔ (بنتِ رحمت علی، گکھڑ منڈی، پنجاب) 6 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے کہ اس میں کئی موضوعات پر مشتمل کثیر علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آتا ہے، اس میں مرد و عورت، بڑے اور بچّوں سب ہی کے لیے دلچسپ مضامین شامل کیے جاتے ہیں، کافی سارے شرعی مسائل بھی سیکھنے کو ملتے ہیں، اس میگزین کے ذریعے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گُزارنے کا طریقہ سیکھنے کو ملتا ہے۔ (اُمِّ یوسف) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے بہت سی اسلامی معلومات حاصل ہو رہی ہیں، اس میں مجھے **نگرانِ شوریٰ کا آرٹیکل** اور **بچّوں کے مضامین** بہت پسند ہیں۔ (بنتِ غلام رسول)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

جس نے دھوکا دیا!

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔[1]

پیارے بچو! کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔[2] دھوکے کو فریب، دغا، مکاری اور مکر وغیرہ بھی کہتے ہیں۔

پیارے بچو! اللہ کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کچھ بُرے کاموں پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "وہ ہم میں سے نہیں" اس کا مطلب کیا ہے؟ اسے بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی وہ ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت سے نہیں کیونکہ گُناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔[3]

دھوکا دینا گناہ کا کام ہے اور اللہ پاک اور رسولِ کریم علیہ السّلام کو یہ بہت ناپسند ہے۔ اس بُری عادت سے معاشرے میں بے برکتی آتی ہے۔ فریب دینے والا دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل ہوتا ہے۔ قیامت کے دن ایسا شخص ذلیل و خوار ہوگا، مکاری اور چالبازی مؤمن کی شان نہیں۔ جو شخص دوسروں کو دھوکا دیتا ہے، لوگ اس پر بھروسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں، دوست اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور آخر کار اس کی عزت بھی جاتی رہتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دھوکے سے سختی سے منع فرمایا ہے، ایک بار کا واقعہ ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بازار سے گزرے اور ایک اناج کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اندر سے اناج گیلا تھا۔ آپ نے اس اناج والے سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے بتایا کہ اناج پر بارش پڑ گئی تھی۔ پیارے نبی علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم نے گیلا اناج اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ دیکھ سکتے؟ (اور دھوکا نہ کھاتے۔)[4]

پیارے بچو! امتحانات میں نقل کرنا، اپنی ڈیلی رپورٹ والی کاپی میں خود ہی امی ابو کے دستخط کر لینا، امی نے کوئی سامان لانے کے لیے پیسے دیے تو بقیہ بچنے والے پیسے چھپا لینا، یہ سب دھوکا ہے۔

اچھے بچو! پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات پر عمل کریں، کبھی کسی کو دھوکا نہ دیں، اس حدیث پاک کو یاد کر لیں، اپنے بھائی بہنوں اور دوستوں کو بھی یہ حدیث سنائیں اور انہیں بھی اس برے کام سے منع کریں۔

اللہ پاک ہمیں دھوکا دہی اور ہر گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مسلم، ص64، حدیث:283 (2) فیض القدیر، 6/240، تحت الحدیث:8879
(3) مراٰۃ المناجیح، 6/560 (4) دیکھیے: مسلم، 64، حدیث:284۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

آخری نبی کا پیارا معجزہ

ہڈیوں پر دستِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

پیارے بچّو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار معجزات عطا فرمائے۔ ان معجزات میں کبھی بھوکوں کے لیے کھانا بڑھ جاتا ہے تو کبھی اللہ پاک مُردہ کو بھی زندہ فرما دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم ایک ایسے ہی حیرت انگیز معجزے کے بارے میں سنتے ہیں۔

حضرتِ سیّدُنا جابِر رضی اللہُ عنہ ایک بار حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو چہرۂ مصطفےٰ پر بھوک کے آثار دیکھے، انہوں نے گھر آکر اپنی زوجہ سے فرمایا کہ میں نے چہرۂ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آثار بدلے ہوئے دیکھے ہیں غالباً بھوک سے، تو کیا گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ ان کی زوجہ نے عرض کی: یہ ایک بکری ہے اور تھوڑے سے جَو، بہرحال بکری ذَبح کر دی گئی، جَو پیس کر روٹیاں پکا کر سالن میں بھگو کر ثَرید تیّار کیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ ثَرید کا برتن بارگاہِ رسالت میں لائے اور پیش کر دیا۔

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جابر! جاؤ دوسرے صحابہ کو بُلا لاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ میں صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو بُلا لایا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تھوڑے تھوڑے افراد کو کھانے کے لیے اندر بھیجتے جاؤ، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا کہ جب چند افراد کھانا تناول فرما کر رخصت ہوتے تو دوسرے داخل ہو جاتے، جب سب کھانا کھا چکے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بکری کی جمع شدہ ہڈّیوں پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا تو دیکھتے ہی دیکھتے بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جابر رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: لو یہ اپنی بکری لے لو۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ میں بکری لے کر گھر پہنچا تو زوجہ نے بکری دیکھ کر حیرت سے کہا: یہ کیا! یہ بکری واپس کیسے آگئی؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ وُہی بکری ہے جو ہم نے ذَبح کی تھی۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک سے دُعا کی تو اللہ پاک نے اسے ہمارے لیے دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔

(دیکھئے: الخصائص الکبریٰ 2/112)

پیارے بچّو! اس مبارک واقعے سے ہمیں کئی پیاری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

- انسان کو چاہیے کہ اپنی محبوب ہستیوں اور بُزرگوں کی حالت پر نظر رکھے تاکہ اگر کبھی ان کی خدمت کا موقع ملے تو یہ سعادت حاصل کر سکے۔
- انسان کے پاس اگرچہ وسائل و ذرائع کم ہوں مگر اسے چاہیے کہ اپنی گنجائش کے مطابق دوسروں کی مدد کے جذبات دل میں ضَرور رکھے اور موقع پر پریشان حالوں کے کام آئے۔
- گھر کے معاملات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں تو زندگی میں سہولت اور گھر میں بَرَکت رہتی ہے۔
- مہمان نوازی اور کھانا کھلانا اسلام کے عمدہ اوصاف ہیں، ہمیں چاہیے کہ خوش دلی سے مہمان نوازی کیا کریں۔
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنے نبی سے بے پناہ محبّت کرتے تھے اور آپ کی معمولی سی تکلیف بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔
- حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بہت خیر خواہ تھے، بھوک پیاس یا کسی بھی قسم کے پریشان کن لمحات میں انہیں تنہا نہ چھوڑتے بلکہ ان کی پریشانی دُور فرمایا کرتے تھے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہر چیز اپنے لیے چاہنا اور دوسروں کے حقوق کا خیال نہ رکھنا ایک بُری عادت ہے جس کی وجہ سے لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس بچّے میں یہ عادت ہوتی ہے وہ صرف اپنی خواہشات کو اہم سمجھتا ہے اور دوسروں کی ضَرورتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے، گھر میں بہن بھائیوں کے ساتھ جھگڑے اور ناچاقی بھی اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلام ہمیں دوسروں کے حقوق اَدا کرنے اور ایثار کا درس دیتا ہے۔ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اپنی خواہش ترک کر دے اور دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ پاک اس کو بخش دے گا۔ (تاریخ دمشق، 31/142)

بچّوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کا خیال کرنا اور ایثار کرنا سیکھیں اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

ق	ح	ق	و	ق	م	ا	ن	ا
ا	و	س	ر	ط	ز	ش	ف	م
ل	ح	ت	ھ	ن	ح	ا	ت	ر
خ	د	ر	م	ی	ز	ب	ی	ن
ا	ر	ج	ح	ر	م	ر	ش	ت
ن	س	ی	ل	ج	ق	ج	ر	س
ی	ت	ح	ہ	ک	آ	خ	ر	ت
ک	ق	ب	و	ل	ق	ت	ش	ڑ
ا	ی	ث	ا	ر	س	ز	ر	ت

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”حرم“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: (1) حقوق (2) ایثار (3) ترجیح (4) آخرت (5) درس۔

Go To Index

قطرہ قطرہ موتی

مولانا حیدر علی مدنی*

کلاس روم میں داخل ہوتے ہی سر بلال نے سلام اور حال احوال کے بعد بچّوں کو کل کے سبق کی دہرائی کرنے کا کہا اور خود وائٹ بورڈ کی طرف متوجّہ ہو گئے تھے۔ عموماً سر بلال صرف سیاہ اور نیلا مار کر ہی استعمال کرتے تھے لیکن آج نیلے اور سیاہ کے ساتھ ساتھ سبز اور سرخ رنگ کے بورڈ مار کرز بھی سر بلال کی مٹّھی میں دکھائی دے رہے تھے۔

بچّوں پر ایک بھرپور نظر ڈالی کہ کہیں کوئی کتاب کی آڑ میں باتوں میں تو نہیں مگن اور پھر بلیک مار کر سے وائٹ بورڈ کی دائیں طرف ایک بڑا سا گول دائرہ بنا دیا اور پھر اس دائرے میں لائن کھینچ کر اسے دو خانوں میں بانٹ دیا تھا، بڑے والے خانے میں سرخ مار کر سے 97 فیصد جبکہ چھوٹے والے میں سبز مار کر سے 3 فیصد لکھ دیا تھا۔ پھر اس 3 فیصد والے خانے کو مزید دو حصّوں میں بانٹ کر چھوٹے والے خانے میں ایک 1 فیصد لکھ دیا۔

بچے جو سبق دہرا چکے تھے اور اب حیرانی اور دلچسپی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ وائٹ بورڈ کی طرف متوجّہ ہو چکے تھے، اب سر بلال نے وائٹ بورڈ کی دوسری طرف لکھا: آزادی کے وقت، اور اس کے سامنے پانچ بالٹیاں بنا دی تھیں۔ پھر نیچے 2026 لکھ کر اس کے آگے ایک بالٹی بنا دی اور سب سے نیچے 2040 لکھ کر اس کے آگے ایک گلاس بنا دیا تھا۔

تو بچّو آپ کو پتا ہے ناں یہ کون سا ہجری مہینا ہے؟ سر بلال وائٹ بورڈ سے فارغ ہو کر پوچھنے لگے۔

اُسید رضا: جی سر یہ حج اور قربانی کا مہینا ہے۔

سر جی اس مہینے میں تو ہم مزے مزے سے بکرے کی باربی کیو پارٹی کرتے ہیں، اس مہینے کو بھلا کیسے بھول سکتے ہیں، **کامران** نے کہا تو سبھی مسکرا پڑے۔

سر بلال: جی جی بچو یہ ذُوالحجۃ الحرام کا مہینا ہے جس میں مسلمان حج اور قربانی جیسی اہم عبادات کرتے ہیں۔ اور آپ کو پتا ہے ناں جب بھی کوئی حج یا عمرہ کی عبادت کر کے واپس گھر لوٹتا ہے تو اپنوں کے لیے آبِ زم زم کا تحفہ لازمی لاتا ہے لیکن کیا آپ کو آبِ زم زم کی تاریخ پتا ہے؟ آج سے بہت سال پہلے اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت اسماعیل اپنے بچپنے میں اور ان کی والدہ ایک صحرا (Desert) میں تھے، خوراک اور پانی سب ختم ہو گیا تھا اب ننھے اسماعیل نے پیاس سے رونا شروع کیا تو ماں نے بے تابی سے اِدھر اُدھر پانی کی تلاش میں چکر لگانا شروع کیے، دوسری طرف ننھے اسماعیل نے زمین پر پاؤں مارنا شروع کر دیے اور وہیں سے اللہ پاک نے میٹھے پانی کا چشمہ جاری کر دیا، ماں نے یہ دیکھا تو چشمے کے اِرد گرد پتّھر لگا دیے، اسی چشمے کا پانی آج بھی آبِ زم زم کے نام سے جانا جاتا ہے جسے ہر مسلمان انتہائی شوق اور ادب سے پیتا ہے۔ اور آپ کو پتا ہے اسی چشمے کی وجہ سے اس صحرا میں رفتہ رفتہ آبادی ہونا شروع ہو گئی اور وہیں پہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی آج تک ساری دنیا سے مسلمان اس کا حج کرنے جاتے ہیں۔

سر بلال نے کلاس میں بچوں کے درمیان چکر لگاتے ہوئے بات جاری رکھی: تو بچو پانی ایک ایسی نعمت ہے جو ہمیشہ سے انسان کی بنیادی ضَرورت رہی ہے اور صرف مکّہ پاک ہی نہیں، تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں جتنی بھی پرانی قومیں ہیں وہ پانی کے پاس ہی رہائش اختیار کرتی تھیں جیسے دریائے فرات، نیل اور دریائے سندھ وغیرہ۔ لیکن بچو اتنی اہم بنیادی ضَرورت جس کی خاطر پہلے قبیلوں میں لڑائیاں بھی چھِڑ جاتی تھیں وہ آج کتنی آسانی سے ہمارے گھروں کے نل میں آجاتا ہے شاید اسی لیے ہمیں اس کی قدر و قیمت نہیں ہے چلیں پھر آج اس کی قدر و قیمت جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب سر بلال وائٹ بورڈ کے پاس آچکے تھے، بچو آپ کو پتا ہے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

Go To Index

اس وقت دنیا میں پانی کا جتنا ذخیرہ ہے اس کا اکثر یعنی ستانوے فیصد پانی تو ویسے ہی کھارا ہے یعنی پینے کے لائق ہی نہیں ہے، باقی رہا تین فیصد تو اس میں سے بھی دو فیصد تو برف یعنی گلیشیئرز کی صورت میں ہے یعنی صرف ایک فیصد پانی ایسا ہے جو ہمارے پینے لائق ہے۔

اب ہم آتے ہیں پاکستان کی طرف تو جب پاکستان بنا تھا تب ہمارے پاس پانی کا کتنا ذخیرہ تھا اور آج کتنا ہے اسے ایک مثال سے سمجھتے ہیں، آزادی کے بعد ہر پاکستانی کے پاس گویا پینے لائق پانی کی پانچ بالٹیاں تھیں، جو کم ہوتے ہوتے آج ایک بالٹی رہ گیا ہے لیکن اس سے بھی خطرناک صورتحال تو یہ ہے کہ اگر ہم مستقبل میں زندہ رہے یا ہماری آئندہ نسلوں کے لیے یہ بالٹی بھی کم ہو کر صرف ایک گلاس رہ جائے گی۔ یعنی جیسے آج ہم لمبی لمبی قطاروں میں لگ کر پیٹرول وغیرہ ڈلواتے ہیں اللہ نہ کرے ایک ایسا دن آسکتا ہے کہ پینے لائق پانی خریدنے کے لیے لمبی لمبی قطاریں لگی ہوں گی اور ایسا بھی ہو سکتا ہے سونے Gold کی طرح اس کی قیمت اتنی زیادہ ہو کہ بہت سارے لوگ خرید ہی نہ پائیں۔

پھر سر بلال نے 2026 کے سامنے بنائی ہوئی بالٹی کے نیچے پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرے بنانا شروع کر دیئے اور ساتھ کہنے لگے: تو بچو جیسے مٹھی سے ریت پھسلتی ہے ناں ویسے ہی ہمارے ہاتھ سے پانی بھی نکلتا جا رہا ہے، ہاں ہم چاہیں تو اسے روک سکتے ہیں۔

وہ کیسے سر؟ کلاس مانیٹر معاویہ نے جلدی سے پوچھا۔

اگر ہم پانی سمجھداری سے استعمال کرنا شروع کر دیں جیسے برش کرتے، چہرے وغیرہ پر صابن لگاتے وقت پانی کا نل بند کرنا شروع کر دیں، گلاس جگ وغیرہ میں بچا ہوا پانی نہ پھینکیں، صحن، موٹر بائیک، گاڑی دھوتے ہوئے پانی ضرورت کے مطابق ہی استعمال کریں نہ کہ پائپ لگا کر نل کھلا چھوڑ دیں۔

یاد رکھیں بچو! پانی اللہ کی بہت پیاری نعمت ہے اور جب کوئی قوم نعمت کی قدر نہیں کرتی تو وہ نعمت اس سے چھینی بھی جا سکتی ہے، اور ایسا نہ ہو کہ ماضی کی طرح مستقبل Future میں بھی پانی پر جنگیں ہونے لگیں، آج وعدہ کریں کہ قطرے قطرے کی حفاظت کریں گے ہم اپنی خاطر آئندہ نسلوں کی خاطر!!!

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملوں کو مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے۔

(1) فریب دینے والا دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل ہوتا ہے (2) مہمان نوازی اور کھانا کھلانا اسلام کے عمدہ اوصاف ہیں (3) اسلام ہمیں دوسروں کے حقوق ادا کرنے اور ایثار کا درس دیتا ہے (4) بچو پانی ایک ایسی نعمت ہے جو ہمیشہ سے انسان کی بنیادی ضرورت رہی ہے (5) مایوسی اسلام کی نظر میں ایک ناپسندیدہ کیفیت ہے۔

- کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◂ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی ”مجلس تقسیم رسائل“ کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ ان شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

جواب دیجیے

(ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں، تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے)

سوال 01: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کس عمر میں اسلام قبول کیا تھا؟

سوال 02: وہ کون سے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جو ایک رکعت میں قراٰنِ کریم ختم فرمالیا کرتے تھے؟

- کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◂ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی ”مجلس تقسیم رسائل“ کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

Go To Index

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لیے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لیے	معنیٰ	نسبت
محمد	باقِر	علم کے گہرے راز کھولنے والا	اہلِ بیت کے چشم و چراغ کا لقب
محمد	وارِث	مددگار، حمایتی	مشہور صوفی بزرگ حضرت سیّدُنا وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک نام
محمد	مُظَفَّر	کامیابی	امامِ علم و فن خواجہ مظفر حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک نام

بچیوں کے 3 نام

اُمَامَہ		ارادہ کرنے والی	نواسیِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بابرکت نام
سائرہ		سیر کرنے والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
رابِعہ		شفقت کرنے والی	مشہور ولیّہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا کا بابرکت نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2026ء)

نام مع ولدیت:______________ عمر:____ مکمل پتا:____

موبائل/واٹس ایپ نمبر:__________________________ (1) مضمون کا نام:_____________________________ صفحہ نمبر:______

(2) مضمون کا نام:___________________________ صفحہ نمبر:______ (3) مضمون کا نام:_____________________________ صفحہ نمبر:______

(4) مضمون کا نام:___________________________ صفحہ نمبر:______ (5) مضمون کا نام:_____________________________ صفحہ نمبر:______

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2026ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:.............................. ولدیت:.............................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..............................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

بچوں کی مایوسی اور والدین کی ذمہ داری

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

اُمید اور حوصلے کے ساتھ زندگی گزارنے والا مسلمان اللہ کریم اور اس کے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند ہے جبکہ مایوسی اسلام میں ناپسندیدہ عمل ہے۔ اللہ پاک نے اپنی رحمت سے مایوس ہونے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ (پ24، الزمر: 53)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مایوسی اسلام کی نظر میں ایک ناپسندیدہ کیفیت ہے جس سے چھوٹوں بڑوں سب کو بچنا چاہیے۔ مایوسی کی وجوہات چھوٹوں اور بڑوں میں مختلف ہوسکتی ہیں اور انہیں ختم کرنے کے طریقے بھی دونوں کے لیے مختلف ہوسکتے ہیں۔ ہم اس مضمون میں بچوں کی مایوسی کی وجوہات اور انہیں ختم کرنے کے طریقوں پر بات کریں گے۔

جب بچوں کے چہرے، لہجے یا حرکات و سکنات سے مایوسی کے آثار ظاہر ہوں تو ایسے وقت میں والدین کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ اگر والدین دانشمندی، صبر اور محبت کے ساتھ بچوں کی رہنمائی کریں تو بچے کی مایوسی ختم ہوسکتی ہے اور وہ دوبارہ اعتماد کے ساتھ تعلیم اور دیگر کاموں کی طرف متوجہ ہوسکتے ہیں۔

بچوں کی مایوسی کی وجوہات اور ان کا حل

بعض اوقات بچے اسکول یا مدرسے سے مایوس ہو کر گھر لوٹتے ہیں اس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں۔

تعلیمی کمزوری پہلی وجہ تعلیمی کمزوری ہے۔ بعض بچے پڑھائی میں دوسروں کی نسبت کمزور ہوتے ہیں، اس لیے وہ اسباق کو اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے۔ جب وہ بار بار کوشش کے باوجود کامیابی حاصل نہیں کر پاتے تو ان کے دل میں مایوسی پیدا ہو جاتی ہے۔

حل: ایسی صورت میں والدین کو چاہیے کہ وہ غصہ یا ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے بجائے نرمی، شفقت اور سمجھداری سے کام لیں۔ بچے سے پیار سے بات کریں، اس کی بات پوری توجہ کے ساتھ سنیں، بچے کو تسلی دیں اور سمجھائیں کہ کمزوری یا ناکامی پر مایوس ہونے کے بجائے محنت اور کوشش جاری رکھو اور اللہ سے دعا کرو تاکہ مشکل آسان ہو۔

امتحان میں ناکامی دوسری اہم وجہ امتحان میں ناکامی یا کم نمبر آنا ہے۔ تعلیمی نظام میں امتحانات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، اس لیے جب بچے کو کم نمبر ملتے ہیں تو اسے شرمندگی اور مایوسی کا احساس ہوتا ہے۔ بعض اوقات اساتذہ کی سختی یا ڈانٹ ڈپٹ بھی بچے کے دل کو متأثر کرتی ہے، خاص طور پر اگر بچے کی طبیعت حساس (Sensitive) ہو۔

حل: ایسی صورت میں والدین کو چاہیے کہ بچے کی ناکامی کی وجوہات پر غور کرتے ہوئے ان کو دور کریں۔ اگر بچہ کسی مضمون میں کمزور ہے تو اس کی مدد کریں، اس کے لیے اضافی وقت نکالیں، اسے آسان انداز میں سمجھائیں یا کسی اچھے استاد

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

سے رہنمائی دلوائیں۔ ساتھ ہی بچے کی حوصلہ افزائی کریں اور اس کی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر بھی اس کی تعریف کریں۔

کلاس فیلوز کا رویہ اسی طرح بعض بچے اپنے ساتھیوں کے رویے کی وجہ سے بھی مایوس ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم جماعت بچے اس کا مذاق اڑائیں یا اسے کمتر سمجھیں تو اس کے دل میں احساسِ کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔

حل: ایسی صورت میں والدین بچے کو یہ احساس دلائیں کہ دوسروں کے مذاق یا برے رویے سے کسی کی قدر و قیمت کم نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ بچے کو حوصلہ دیں کہ وہ صبر اور اچھے اخلاق کے ساتھ دوسروں کا سامنا کرے۔ اگر مسئلہ زیادہ بڑھ جائے تو اساتذہ یا اسکول / مدرسہ انتظامیہ سے بھی بات کریں تاکہ بچوں کے درمیان اچھا ماحول قائم ہو سکے۔

ہوم ورک کا بوجھ بعض اوقات اسکول کا ماحول، زیادہ ہوم ورک یا کھیل کود کے مواقع کی کمی بھی بچے کے دل میں بوجھ اور اکتاہٹ پیدا کر دیتی ہے۔

حل: ایسی صورتِ حال میں والدین بچے کے لیے آسانی پیدا کریں، مناسب وقت دیں، پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیل کود اور آرام کا بھی موقع دیں، کیونکہ کھیل سے بچے کا ذہن تازہ ہوتا ہے اور اس کی طبیعت خوشگوار رہتی ہے۔ اگر واقعی ہوم ورک ضرورت سے زیادہ ہو یا بچہ بہت زیادہ دباؤ محسوس کرے تو والدین اساتذہ سے نرمی کے ساتھ بات کر کے مناسب حل تلاش کریں۔

بعض اوقات بچے کی مایوسی میں اسکول اور مدرسے کا عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ کچھ اور وجوہات ہو سکتی ہیں جن کی وجہ سے بچہ مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

گھریلو ماحول کا خراب ہونا اگر گھر میں والدین کے درمیان جھگڑے ہوں، سختی زیادہ ہو یا بچے کو محبت اور توجہ نہ ملے تو وہ اندر ہی اندر پریشان اور مایوس ہو جاتا ہے۔

حل: ایسی صورتِ حال میں والدین کو چاہیے کہ گھر کا ماحول پر سکون اور محبت بھرا بنائیں۔ بچوں کے سامنے جھگڑا کرنے سے بچیں۔

بڑوں کی طرف سے حد سے زیادہ توقعات کبھی والدین یا بڑے بچوں سے ایسی توقعات رکھتے ہیں جو ان کی طاقت سے زیادہ ہوتی ہیں۔ جب بچہ خود کو ان توقعات پر پورا اترتا نہیں دیکھتا تو وہ اپنے کو ناکام سمجھ کر مایوس ہو جاتا ہے۔

حل: ایسی کیفیت میں والدین کو چاہیے کہ بچے کی صلاحیت اور عمر کو دیکھ کر توقعات رکھیں۔ اسے آہستہ آہستہ ترقی کرنے کا موقع دیں اور اس پر غیر ضروری دباؤ نہ ڈالیں۔

مسلسل ڈانٹ ڈپٹ اور تنقید اگر بچے کی ہر بات پر تنقید کی جائے اور اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے تو وہ مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

حل: ایسی صورتِ حال میں والدین کو چاہیے کہ مسلسل ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں، نرمی اور حکمت سے اصلاح کریں۔ صرف غلطیوں پر نظر نہ رکھیں بلکہ اچھائیوں کی تعریف بھی کریں تاکہ اس کا حوصلہ بلند رہے۔

جسمانی یا ذہنی کمزوری بعض بچوں کی طبیعت کمزور ہوتی ہے یا وہ جلد تھک جاتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود یا پڑھ نہیں پاتے جس کی وجہ سے دل برداشتہ اور مایوس ہو جاتے ہیں۔

حل: اگر بچہ جسمانی یا ذہنی کمزوری کی وجہ سے مایوس ہو تو والدین کو چاہیے کہ تعلیم کا بلاوجہ دباؤ کم کریں اور بچے کے صحت مند ہونے تک کھانے، پینے اور آرام پر اضافی توجہ دیں اور ضرورت پڑے تو ڈاکٹر یا استاد سے مشورہ لیں۔

محترم والدین! بچوں کی مایوسی کا سبب کوئی بھی ہو آپ نے اپنا بہترین کردار ادا کرنا ہے۔

اللہ پاک ہمیں اور ہمارے بچوں کو مایوسی سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

بیٹیوں کی تربیت

پڑوسیوں سے حسنِ سلوک

اُمِّ میلاد عطاریہ*

بچپن میں اولاد اُس موم کی طرح ہوتی ہے جسے ہر سانچے میں ڈھالا جاسکتا ہے اسی لیے اولاد کی تربیت کا بہترین اور سنہرا وقت ان کا بچپن ہوتا ہے۔ بِالخصوص بیٹیاں جو صرف اپنی اکیلی ذات تک محدود نہیں رہتیں بلکہ ان کے ساتھ کئی زندگیاں جُڑی ہوتی ہیں، ایک بیٹی کی اچّھی اور بہترین تربیت ہوگی تو ہی وہ ایک بہترین معاشرے کی تشکیل کا سبب بنے گی۔

بیٹیوں کی تربیت میں جو اہم جہات شامل ہیں ان میں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تربیت بھی ہے۔

سب سے پہلے تو اپنی بیٹیوں کو سکھائیں کہ پڑوسی / ہمسائے یہ وہ قریبی لوگ ہیں جن کے ساتھ روز مرّہ زندگی میں میل جول ہوتا ہے اور ان کے حقوق (جیسے بیماری میں عیادت، خوشی غمی میں شرکت) اسلام اور معاشرتی اقدار میں بہت اہم ہیں۔ بیٹی کو بتائیں کہ یہ حکم ہمیں اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ سے ملا ہے۔ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی اِترانے والا بڑائی مارنے والا۔[1]

اس آیتِ مقدّسہ کے تحت تفسیراتِ احمدیہ میں ہے کہ قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دُور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلّہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو، رشتہ دار نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ ہے۔[2]

پڑوسی کے حقوق نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان ہی پڑوسی کے حقوق واضح کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب مُحتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو اور جب مُصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بُلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اس کو ایذا نہ دو، مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چُھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچّے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچّوں کو رنج ہوگا۔ تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مکمل طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ کی مہربانی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑوسیوں کے مُتَعلِّق مسلسل وَصیّت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گُمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کر دیں گے۔ پھر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پڑوسی تین قسم کے ہیں، بعض کے تین حق ہیں، بعض کے دو اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اور رشتہ دار ہو، اس کے 3 حق ہیں۔ حقِ جوار (یعنی پڑوس)، حقِ اسلام اور حقِ قَرابت۔ مسلم پڑوسی کے دو حق ہیں، حقِ جوار اور حقِ اسلام اور کافر پڑوسی کا صرف ایک حق جوار ہے۔[3]

بیٹیوں کو درج ذیل باتوں کی تربیت لازمی دیں

❁ بیٹی کو سکھایا جائے کہ جب بھی گھر میں کوئی اچھی چیز یا کھانا پکے، تو اس میں سے ہمسایوں کا حصہ ضرور نکالے، چاہے وہ چیز تھوڑی ہی کیوں نہ ہو، یہ عمل باہمی محبت کو بڑھاتا ہے اور حسد و کینہ جیسے جذبات کا خاتمہ کرتا ہے۔

❁ بیٹیوں کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ پڑوس میں ہونے والی خوشی اور غمی دونوں میں پیش پیش رہیں۔ اگر پڑوس میں خواتین یا ان کے بچے بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرنا، اور اگر کوئی پریشانی ہو تو اپنی استطاعت کے مطابق مدد کرنا ایک بہترین اسلامی صفت ہے جو بیٹی کی شخصیت کو نکھارتی ہے۔

❁ بیٹی کو سکھایا جائے کہ پڑوسی کی عزت اور راز کی حفاظت کرنا اس کی ذمہ داری ہے، تاکہ معاشرے میں اعتماد کی فضا قائم ہو۔ ہمسایوں کے گھر کے اندرونی معاملات یا ان کے عیبوں پر نظر نہ رکھی جائے اور نہ ہی ان کی غیبت کی جائے۔

❁ پڑوسی کو قول یا فعل سے تکلیف نہ دینا ایمان کی علامت ہے۔ بیٹی کو تربیت دی جائے کہ وہ ایسی باتوں سے بچے جس سے ہمسایوں کو اذیت ہو، جیسے گھر کا کچرا ان کے دروازے کے سامنے پھینکنا، اونچی آواز میں باتیں کرنا یا ان کی رازداری (Privacy) میں مخل ہونا۔

❁ بیٹی کو بچپن ہی سے یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ جب بھی وہ کسی پڑوسن سے ملے، چاہے وہ عمر میں بڑی ہوں یا چھوٹی، سلام میں پہل کرے۔ چہرے پر مسکراہٹ اور لہجے میں نرمی رکھ کر بات کرنا صدقہ ہے، اور یہ رویہ پڑوس میں اس کی عزت اور محبت کو مستحکم کرتا ہے۔

❁ پڑوسی کے چھوٹے بچوں کے ساتھ شفقت و نرمی برتنے کا ذہن دیا جائے۔

❁ عموماً پڑوس میں چھوٹی موٹی چیزوں (جیسے نمک، چینی یا برتن) کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ بیٹی کو سکھایا جائے کہ اگر کوئی پڑوسی کچھ مانگنے آئے تو تنگ دلی کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ خوش دلی سے ان کی ضرورت پوری کرے۔ اسے یہ بھی سمجھایا جائے کہ اگر کسی سے کوئی چیز ادھار لی ہے تو اسے بروقت اور بہتر حالت میں واپس کرے۔

❁ ایک ذمہ دار بیٹی کو اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ اس کے گھر سے اُٹھنے والی آوازیں ہمسایوں کے آرام میں مخل نہ ہوں۔ خاص طور پر سوتے وقت، بیماری کی صورت میں یا امتحانات کے دنوں میں شور نہ کرنا اور ٹی وی وغیرہ کی آواز دھیمی رکھنا پڑوسی کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔

❁ تربیت کا سب سے مشکل لیکن اعلیٰ ترین پہلو یہ ہے کہ اگر کسی پڑوسن کا رویہ نامناسب ہو، تو بیٹی کو تحمل اور برداشت سکھائی جائے۔ اسے سمجھایا جائے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق برائی کا جواب خاموشی یا نیکی سے دینا دشمن کو بھی دوست بنا دیتا ہے۔

❁ والدین خود ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں کیونکہ بچے نصیحت سے زیادہ عمل سے سیکھتے ہیں۔ کبھی کبھار بیٹی کے ہاتھ سے ہمسایوں کے گھر کھانا یا تحفہ بھجوائیں تاکہ اس کی جھجک ختم ہو۔ ہفتے میں ایک بار اس سے پوچھیں کہ آج اس نے اپنے پڑوسیوں کے لیے کیا اچھا کام کیا۔

بہترین دینی تربیَت کے لیے ہر ہفتے بعد نمازِ عشا مدنی مذاکرہ دیکھتے رہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ پڑوسیوں کے حقوق اور حسنِ سلوک کے تمام احکام کے ساتھ ساتھ غیر محرم سے پردہ بھی ہے، بیٹیوں کو پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تربیت میں یہ ضرور سکھائیں کہ پڑوسی خواتین ہی کے ساتھ مربوط رہیں۔

---

(1) پ5، النسآء: 36 (2) دیکھئے: تفسیرات احمدیہ، ص275، النسآء، تحت الآیۃ: 36
(3) دیکھئے: شعب الایمان، 7/ 83، 84، حدیث: 9560۔

Go To Index

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری بیوی صاحب نصاب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کر رہی میں نے اس کو سمجھایا بھی ہے، لیکن وہ نہیں مان رہی۔ میں نے اس سے کہا کہ چلو پھر میں تمہاری طرف سے قربانی کر دوں گا۔ وہ اس پر بھی راضی نہیں ہو رہی کیونکہ میں نے پہلے ہی کئی لوگوں کا لاکھوں میں قرض ادا کرنا ہے، اس لیے وہ مجھے منع کر رہی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں بیوی کو بتائے بغیر ہی اس کی طرف سے قربانی کر دوں۔ اگر میں ایسا کرتا ہوں، تو کیا میری بیوی کی طرف سے قربانی ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے اس دوسرے شخص کی اجازت ضروری ہے چاہے یہ اجازت صراحتاً یعنی واضح الفاظ میں ہو یا دلالۃً یعنی Understood ہو۔ اگر کسی کی طرف سے واضح انکار ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بھی آپ کی بیوی کی طرف سے صراحتاً یا دلالۃً اجازت نہیں ہے، بلکہ واضح الفاظ میں منع کر رہی ہے، اس لیے بیوی کی اجازت کے بغیر بیوی کی طرف سے قربانی کرنے کی صورت میں بیوی کا واجب ادا نہیں ہو گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/302-ردالمحتار، 9/524-فتاویٰ رضویہ، 20/453-بہارِ شریعت، 3/350-ابلق گھوڑے سوار، ص9)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 مخصوص ایام میں نیتِ احرام اور دیگر مناسک حج کا مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون حج تمتع کے لیے آئی عمرہ کر کے احرام کھول چکی تھی آٹھ ذی الحجہ کو اس عورت کو ماہواری شروع ہو گئی ہے۔ تو کیا وہ اسی ماہواری میں ہی حج کے احرام کی نیت کر کے منیٰ عرفات وغیرہ جا سکتی ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج کا احرام باندھنے کے وقت عورت حائضہ ہو جائے، تو وہ بھی دیگر حاجیوں کی طرح حج کے احرام کی نیت کر کے منی روانہ ہو گی۔ سنت یہ ہے کہ عام حجاج کی طرح نظافت کی خاطر غسل کر کے پھر نیت کرے۔ اگرچہ اصل غسل تو اس کو پاکی کے وقت کرنا ہو گا۔ یہ عورت سوائے طوافِ زیارت کے سب افعالِ حج ادا کرے گی طوافِ زیارت پاک ہونے پر ادا کرے گی۔ (تنویر الابصار متن در مختار، 3/630-حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، 1/513-فتاویٰ فقیہ ملت، 1/357)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت
نور العرفان، کھارادر کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی*

فیصل آباد میں دارُ المدینہ اسلامک اسکول کی نئی برانچ کا افتتاح یتیموں کے لیے بھی کوٹہ مختص کردیا گیا

دعوتِ اسلامی کی جانب سے 09 فروری 2026ء کو جواد کلب چوک فیصل آباد میں ”دارُ المدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکول“ کے ایک نئے کیمپس کا افتتاح کردیا گیا۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں چیئرمین کنزُ المدارس بورڈ و رکن شوریٰ مولانا حاجی محمد جنید عطّاری مدنی، تاجر حضرات، سیاسی و سماجی شخصیات، مقامی عاشقانِ رسول اور ذمہ داران دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی تعلیمات میں یتیموں کے احترام اور کفالت کو غیر معمولی روحانی اہمیت حاصل ہے۔ متعدد احادیث میں یتیم کو کھانا کھلانے، اس کی دلجوئی کرنے اور شفقت سے سر پر ہاتھ رکھنے کو عظیم اجر کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ دینِ اسلام میں یتیم کو رُلانا یا اس کے ساتھ ناانصافی کرنا سنگین گناہ قرار دیا گیا۔ خصوصاً یتیم کے مال میں خیانت، وقف فنڈز کا غلط استعمال یا وراثت میں حق داروں (بشمول بہنوں) کا حق مارنا سخت مذمت کا مستحق عمل ہے جو نہ صرف اللہ کی ناراضی بلکہ معاشرتی بگاڑ اور عدمِ استحکام کا باعث بنتا ہے۔ رکنِ شوریٰ نے افتتاح ہونے والے ادارے کی خصوصیت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یوں تو دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں دارُ المدینہ اسلامک اسکول کی 299 برانچز قائم ہیں لیکن اس ادارے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں یتیم بچوں کے لیے اسپیشل کوٹہ رکھا گیا ہے جہاں یتیم بچوں کو فری ایجوکیشن دی جائے گی، اس کے علاوہ ضرورت پڑنے پر رہائش، خوراک اور مکمل تربیت و کفالت کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام میڈیکل پروفیشنلز کے لیے خصوصی سیشن کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف اور طبی شعبے سے وابستہ دیگر افراد کے لیے ایک اہم تربیتی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ 21 اور 22 فروری 2026ء کو منعقدہ اس تقریب کا مقصد طبی ماہرین کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ان کو دینی و اخلاقی رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ اس سیشن میں رکنِ شوریٰ عبد الوہاب عطّاری سمیت بڑی تعداد میں ڈاکٹرز اور میڈیکل سے وابستہ عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تقریب کے پہلے دن نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مدَّ ظِلُّہُ العالی نے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کی اہمیت اور طبی عملے کی ذمہ داریوں پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مولانا عمران عطّاری نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا کہ ایک مسلمان ڈاکٹر کے لیے پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ دینی احکامات کی پاسداری بھی بہت زیادہ ضروری

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

ہے۔ تقریب کے دوسرے دن خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے دینی و اخلاقی اعتبار سے شرکا کی رہنمائی کی۔

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام راولپنڈی میں نیکی کی دعوت کا خصوصی سلسلہ

13 فروری 2026 کو راولپنڈی کے علاقہ شمس آباد میں ایک مقامی تاجر اسلامی بھائی کے گھر پر بزنس کمیونٹی سے وابستہ شخصیات کے لیے "نیکی کی دعوت" کے سلسلے میں خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس نشست میں نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری، اراکین شوریٰ حاجی محمد اسلم عطّاری، حاجی وقارُ المدینہ عطّاری، مختلف شعبوں سے وابستہ کاروباری حضرات اور دعوتِ اسلامی کے دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے اپنے بیان میں تجارتی معاملات میں شفافیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج کل بازاروں میں جھوٹ، بددیانتی، دھوکا دہی اور ملاوٹ کی شکایات عام ہیں۔ اگر بزنس کمیونٹی سے وابستہ افراد علمِ دین حاصل کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں، تو ان سماجی برائیوں کا جڑ سے خاتمہ ممکن ہے۔

FGRF کے زیرِ اہتمام ملاوی افریقہ میں رمضان راشن کی بڑے پیمانے پر تقسیم کاری

22 فروری 2026 کو فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن کے تحت افریقی ملک ملاوی کے ضلع تھائیولو (Thyolo) کے گاؤں چھولو (Cholo) اور گردونواح کے علاقوں میں مستحق خاندانوں کیلیے بڑے پیمانے پر امدادی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی مناسبت سے منعقدہ اس پروگرام میں 4 ہزار سے زائد خاندانوں میں راشن اور دیگر ضروری اشیائے خورونوش پر مشتمل بیگز تقسیم کئے گئے۔ اس مہم کا مقصد غریب اور نادار خاندانوں کو سحر و افطار میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ نگرانِ ملاوی مولانا عثمان عطاری کا کہنا ہے کہ رمضان کے ابتدائی چار دنوں میں ہی ہم 10 ہزار سے زائد خاندانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمارا ہدف ایک لاکھ خاندانوں تک راشن پہنچانا ہے تاکہ کوئی بھی گھرانہ اس بابرکت مہینے میں بھوکا نہ رہے۔" تقسیمِ راشن کے دوران مقامی افراد اور رضاکاروں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی اور مخیر حضرات (Donors) کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے یہ عظیم کام ممکن ہوسکا۔ مقامی آبادی نے FGRF کی ان فلاحی خدمات کو سراہتے ہوئے اسے انسانیت کے لیے ایک بڑی سہولت قرار دیا۔

افریقی ملک ملاوی کے شہر Limbe میں پُروقار گریجویشن تقریب کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام افریقی ملک ملاوی کے شہر لمبے (Limbe) میں قائم جامعۃُ المدینہ میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک پروقار گریجویشن تقریب (Graduation Ceremony) منعقد کی گئی۔ اس تقریب کا مقصد نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کی پذیرائی اور معاشرے میں دینی تعلیم کی اہمیت کو اُجاگر کرنا تھا۔ اس تقریب میں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃُ المدینہ کے اساتذہ، طلبہ، ان کے سرپرستوں کے علاوہ مقامی بزنس کمیونٹی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ نگرانِ ملاوی مشاورت مولانا عثمان عطّاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی۔ نگرانِ ملاوی مشاورت نے تقریب میں دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں جاری دینی اور فلاحی سرگرمیوں کے حوالے سے بریفنگ دی۔ تقریب کے اختتام پر تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں سرٹیفکیٹس اور تحائف تقسیم کئے گئے۔

Go To Index

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 99 مضامین کے مؤلفین

کراچی: سید محمد ارسلان، ابو صَفی محمد علی، اسرار احمد، امیر حمزہ عطاری، اویس شبیر، شاہد رضا عطاری، ضیاء المصطفیٰ، عبد السبحان عطاری، فراز عزیز پنہور، محمد احمد رضا، محمد امین، محمد اویس، محمد بلال، محمد حسن، حنظلہ حنیف، محمد عاقب، محمد عبد الغفور علوی، محمد عمیر عرفان، محمد فرحان، محمد فیضان عطاری، محمد مبشر عطاری، محمد نعمان، محمد نعیم رضا، محمد علی رضا، یاسر علی۔ لاہور: محمد عدیل عطّاری، ابو برہان عبد الرحمٰن عطاری، آصف شوکت علی، دانش عطّاری، زین العابدین عطّاری، عامر فرید، عبد اللہ، علی حیدر عطاری، مبشر عبد الرزاق عطاری، محمد اسماعیل، محمد آصف قادری رضوی، محمد اویس عطّاری، محمد جمیل عطاری، محمد جنید جاوید، محمد زوہیب عطاری، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد عمر رضا عطاری، محمد مدثر رضوی عطاری، وقار حسین عطاری۔ فیصل آباد: محمد حسان عطّاری، محمد مصدق قادری، محمد عبد المبین عطاری، محمد فیضان علی عطاری۔ متفرق شہر: محمد حسن علی (اٹک)، اسد بلال (سلانوالی)، حسن رضا عطّاری (حیدر آباد)، محمد لیاقت علی مدنی (گجرات)۔

ان مؤلفین کے مضامین دعوت اسلامی کی ویب سائٹ https://news.dawateislami.net/ پر یکم جون 2026ء تک اپلوڈ کر دیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے اگست 2026ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 74

01. حضرت یونس علیہ السّلام اور قراٰن
02. توحید کا نبوی بیان
03. مطالعہ میں لغت کی اہمیت

+923103330935

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 50

01. حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی انصار صحابہ سے محبت
02. بچوں پر بے جا سختی مت کیجئے
03. کسی کی سادگی کا ناجائز فائدہ مت اٹھایئے

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 مئی 2026ء

Go To Index

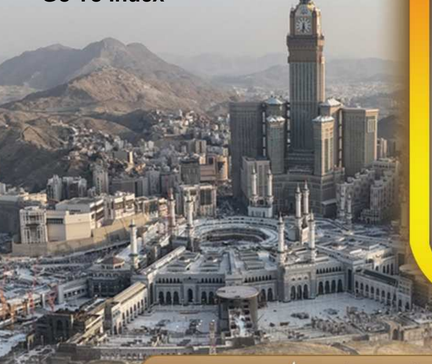

ذُوالحجۃِ الحرام کے چند اہم واقعات

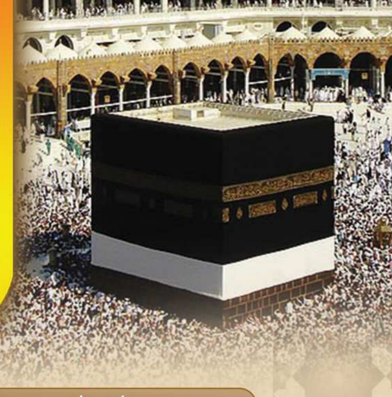

تاریخ/ماہ/سن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
4 ذُوالحجۃِ الحرام 1401ھ	یومِ وصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438، 1439ھ اور "سیّدی قُطبِ مدینہ"
7 ذُوالحجۃِ الحرام 114ھ	یومِ وصال تابعی بُزرگ، حضرت امام محمد باقر رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ اور "فیضانِ امام باقر"
11 ذُوالحجۃِ الحرام 921ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ شیخ بہاؤ الدّین انصاری قادری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ
14 ذُوالحجۃِ الحرام 1370ھ	یومِ وصال امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم حاجی عبدُ الرّحمٰن قادری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ اور "تعارف امیرِ اہلِ سنّت"
18 ذُوالحجۃِ الحرام 35ھ	یومِ شہادت مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت عثمان غنی ذُوالنورین رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438 تا 1445ھ اور "کراماتِ عثمانِ غنی"
18 ذُوالحجۃِ الحرام 1296ھ	یومِ وصال مرشدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ اور "شرح شجرۂ قادریہ رضویہ، صفحہ 116"
19 ذُوالحجۃِ الحرام 1367ھ	یومِ وصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438، 1439ھ اور "تذکرۂ صدرُ الافاضل"
20، 21، 22 ذُوالحجۃِ الحرام	عرس حضرت سیّد عبدُ اللہ شاہ غازی حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ
27 ذُوالحجۃِ الحرام 334ھ	یومِ وصال امام ابو بکر جعفر بن یونس شبلی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ
ذُوالحجۃِ الحرام 6ھ	وصالِ مبارکہ حضرت بی بی اُمِّ رومان رضی اللہُ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجۃِ الحرام 1439 اور 1440ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

ذُوالحجۃِ الحرام کی مناسبت سے قابلِ مطالعہ کتب و رسائل

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
May 2026

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2026ء

دعوتِ اسلامی

”قربانی کی کھالوں کا کیا کرے گی؟“

الحمدُ للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم ”دعوتِ اسلامی“ دنیا بھر میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر آتے دن اس کی دینی خدمات کے کاموں میں اضافہ ہو رہا ہے اور الحمدُ للہ! پاکستان اور دیگر ممالک میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا سلسلہ بڑھ رہا ہے۔

آپ کی طرف سے جمع کروائی گئی قربانی کی کھالوں کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم اسلامی تعلیم دینے والے

22 ہزار سے زائد دینی اداروں

اور ان میں اسلامی تعلیم حاصل کرنے والے

6 لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات کی تعلیم

جاری رکھنے میں معاونت فراہم کرے گی، ساتھ ہی دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبوں اور دینی کاموں میں بھی معاون اور مددگار ثابت ہوگی، ان شآءَ اللہ الکریم۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

978-969-722-916-1
01130341

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net